Posted on Kitab Nagri

Posted on Kitab Nagri

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Writers .Official

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp No : 0316-7070977

سزائے عشق

سعدی ابان

"بہار کی صبح تھی ٹھنڈی ہوائیں چل رہی تھی بادل نے سورج کو اپنی لپیٹ میں لیا ہوا تھا شاید ابھی ہلکی ہلکی بوندا باندی شروع ہو جانے والی تھی۔۔۔"

"اسے شروع سے ہی ایسا موسم بہت بھاتا تھا۔۔۔"

"بجلیاں کڑکنا شروع ہو گئی تھی اور وہ آواز سن کے کھڑکی کی جانب بڑھی۔۔۔"

"کھڑکی کے پٹ وا کرتے ہی یکلخت سرد ہوا کا جھونکا اس کے چہرے سے ٹکرایا۔۔۔"

"ہوا کے سرد جھونکے کو اپنی سانسوں میں اتارتے ہوئے اس نے ہاتھ کھڑکی سے باہر نکال لیے بارش کے قطروں کو وہ ہاتھوں پہ محسوس کر کے چھوٹے بچوں کی طرح خوش ہو رہی تھی۔۔۔"

"یکدم اس کے ذہن میں کوئی خیال ابھرا اور وہ کھڑکی کے پٹ مقفل کرتے ہوئے باہر کی جانب بھاگی۔۔۔"

"اس نے قدم ہال کے ڈور سے باہر رکھا ہی تھا کہ اس کی سماعت سے ماں جی کی آواز ٹکرائی۔۔۔۔"

"۔۔۔۔زائرہ۔۔۔۔"

"جی ماں جی۔۔۔۔وہ عجلت میں پیچھے مڑی اور گرتے گرتے بچی۔۔۔۔"

"باباسائیں بلا رہے ہیں تمہیں کوئی حساب کرنا ہے شاید گل جہان کہتے ہوئے مڑی ہی تھی جب اس کی سماعت سے زائرہ کی آواز ٹکرائی۔۔۔۔"

"پر ماں جی میں بارش میں بھیگنے جا رہی تھی زائرہ نے منہ بنایا۔۔۔۔"

"میری گڑیا پھر بھیگ لینا ناں یہ بارش تو اب ہفتہ بھر رہے گی باباسائیں کے پاس نا گئی تو ڈانٹے گے تمہیں گل جہان کہتی باورچی خانے کی جانب بڑھ گئی۔۔۔۔"

"زائرہ باہر ہوتی بارش کو حسرت بھری نگاہوں سے دیکھتی ہوئی باباسائیں کے کمرے میں چلی گئی۔۔۔۔"

"باباسائیں آپ نے مجھے بلایا تھا زائرہ نے ادھ کھلے دروازے سے اندر جھانکتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔"

"ہاں آؤ یہاں بیٹھو کچھ حساب کرنا ہے فصلوں کے بارے میں سبتین خان نے چشمے کے اوپر سے دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔"

"وہ آہستہ قدم اٹھاتی ان کے پاس جا کر بیٹھ گئی البتہ اس کا دھیان ابھی تک باہر ہونے والی بارش کی جانب تھا۔۔۔۔"

"۔۔۔۔*۔۔۔*۔۔۔*۔۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"زائرہ کا تعلق وادی چترال کے اونچے اونچے پہاڑوں میں رہائش پذیر بلوچ قبائل سے تھا۔۔۔"

"سبتین خان اس ساری بستی میں رہنے والے قبیلوں کا سردار سمجھا جاتا تھا۔۔۔"

"عورت کو عزت وناموس کا معیار سمجھتے تھے یہ لوگ اور ان میں عورت کے نام پر بڑے بڑے قتل بھی ہو جاتے تھے۔۔۔ "

"سبتین خان کا ایک بیٹا اور ایک بیٹی تھی بیٹا سبین خان جو بہت لڑاکا ٹائپ تھا بے انتہا طاقتور اور حد درجے کا نڈر اور بہادر اس کا نام سنتے ہی بستی کے لوگ تھر تھر کانپنے لگتے تھے۔۔۔"

سبتین خان کی حویلی میں رہنے والے نفوس میں سبین زائرہ گل جہان کے علاوہ سبتین خان کے چھوٹے مرحوم بھائی فرہاد خان کا نو سالہ بیٹا سالار خان جو کہ زائرہ کا لاڈلہ تھا اور ان کی اہلیہ لیلہ اور ایک بیٹی زرناب خان تھی جو کہ شاید زائرہ سے قدرے چھوٹی تھی۔۔۔"

"اس خاندان میں محبت و عشق کا نام و نشان تک نہ تھا اس بات کی بلکل اجازت نہیں تھی خاص طور پر عورتوں کو اور یہ لوگ ایسا جرم کرنے والی عورت کو سنگسار کر دیتے تھے ایسی کئی مثالیں ان کی بستی سے لی جاسکتی تھی وہ بہت سی دوشیزاؤں کو عزت وانا کے نام پہ موت کے گھاٹ اتار چکے تھے۔۔۔ "

"آج تک کسی ذی روح نے زائرہ یا زرناب کی جانب آنکھ اٹھا کر دیکھنے کی ہمت نہیں کی تھی۔۔۔ "

"یہاں تعلیم نام کی کوئی شے نہیں تھی دو ایک سکول گورنمنٹ کی مدد سے یہاں بنے تھے جن میں لڑکیوں اور لڑکوں دونوں کے لیے پرائمری تک کی تعلیم تھی گل جہان کے بے پناہ اسرار کے بعد زائرہ کو وہاں سے پڑھایا

گیا تھا ایکا دو کا لوگ شہر اعلیٰ تعلیم کے لیے جاتے تھے پر صرف مرد عورت کو اس چیز کی قطعاً اجازت نہ تھی
"----

"عورت کا کام محض گھر سنبھالنا اور پردے میں چار دیواری کے اندر رہنا تھا زائرہ اور زرناب باہر نکلتی تھی پہاڑوں پر اس لیے کچھ نہ کہتے تھے کہ اس بات سے واقف تھے کہ کس میں اتنی ہمت ہے جو سبین خان کی بہن اور اس کی منگ زرناب خان کی جانب آنکھ اٹھا کے بھی دیکھے۔۔۔ "

"باقی لوگ اپنی بیٹیوں کو گھروں کی حدود تک ہی محدود رکھتے تھے کہ یہاں عورت پر جس قدر پابندیاں تھی مرد اتنا ہی آزاد تھا درندوں کی درندگی کے ڈر سے ماں باپ بچیوں کو گھروں میں قید ہی رکھتے تھے۔۔۔"

"----*---*---*----"

"گڈ مارننگ مام گڈ مارننگ ڈیڈ کیسے ہیں آپ۔۔۔؟ مام آپ تو آئے روز خوبصورت سے خوبصورت ہی ہوتی جا رہی ہیں اہمم۔۔۔ اہمم۔۔۔ خیریت ہے ناں ویسے یہ میرے ڈیڈ کی محبت کا ہی اثر ہے اور کیا ریژن ہو سکتا بھلا رافع نے لہجے میں جہاں بھر کی شرارت سما کر خود ہی سوال کیا اور پھر خود ہی جواب بھی داغ دیا۔۔۔ "

"رافع میری جان بہت بدتمیز اور شرارتی ہو آپ بلکل اپنے ڈیڈ پہ گئے ہو سمارہ بیگم نے ترچھی نگاہ سے کبیر کی جانب دیکھ کے کہا۔۔۔"

"آپ بھی ناں کمال کرتی ہیں سمارہ بیگم ویسے میں نے تو سنا تھا بچے ماں پہ جاتے ہیں کبیر نے رافع کو آنکھ ماری
"----

"جی بلکل کہتے ہیں لیکن وہ خوبصورتی کے اعتبار سے بدتمیزی کے اعتبار سے نہیں سمارہ کب پیچھے رہنے والوں میں سے تھی۔۔۔۔"

"کبیر نے منہ بنایا۔۔۔۔"

" ہاہاہا چھوڑیں بحث مام ڈیڈ میں بتاتا ہوں کہ میں کس پہ گیا ہوں دونوں پہ کیوں کہ دونوں ایک دوسرے سے بڑھ کے ہیں آپ لوگ تو میں کیسے نا ہوں گا آخر بیٹا کس کا ہوں میں رافع نے ٹشو سے ہاتھ صاف کرتے ہوئے کہا ۔۔۔۔"

"سمارہ اور کبیر کھکھلا کے ہنس پڑے۔۔۔۔"

"اوکے مام مجھے لیٹ ہو رہی ہے یونی کے لیے میں اب چلتا ہوں رافع نے کرسی پیچھے دھکیل کے اٹھتے ہوئے کہا ۔۔۔۔"

"اوکے میری جان اپنا خیال رکھنا سمارہ نے اس کے گال پہ بوسہ ثبت کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔"

"رافع کبیر سے گلے مل کر باہر نکل گیا۔۔۔۔"

"سمارہ اور کبیر ملک میں یونیورسٹی لائف سے جان پہچان ہوئی تھی پھر یہ جان پہچان دوستی میں بدل گئی لیکن پھر یہی دوستی تعلیم کے اختتام تک محبت کی شکل اختیار کر چکی تھی اور یہ محبت آج بھی ویسی ہی تھی بلکل۔۔۔۔"

"جیسے ہی تعلیم مکمل ہوئی کبیر نے سمارہ کے ہاں رشتہ بھیج دیا اور دونوں خاندانوں کی باہمی رضامندی سے وہ لوگ شادی جیسے مقدس رشتے میں بندھ گئے۔۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

" رافع ان کا اکلوتا اور لاڈلہ بیٹا تھا وہ ایک مکمل اور خوش و خرم زندگی گزار رہے تھے کبیر ملک کا لاہور میں اپنا بزنس تھا اور پچھلے بیس سال سے وہ لاہور میں ہی قیام پزیر تھے رافع ایم بی اے کے تھرڈ سمیسٹر کا اسٹوڈنٹس تھا گھومنے پھرنے کا بے حد شوقین ایک چنچل سا لڑکا شوخ مزاج۔۔۔ "

" ____*___*___*____"

"یونیورسٹی میں ہر طرف شوروغل برپا تھا کومل الوینہ فارس اور علی کب سے رافع کا انتظار کر رہے تھے وہ کال بھی پک نہیں کر رہا تھا وہ اسے چترال ویلی ٹور کے بارے میں بتانے کے لیے بے تاب ہو رہے تھے۔۔۔"

"آخر ان کا انتظار اختتام کو پہنچا اور رافع کی گاڑی انہیں انٹری گیٹ سے اندر داخل ہوتی ہوئی دیکھائی دی ۔۔۔۔"

"رافع۔۔۔۔ شکر ہے یار تو آگیا کب سے تیری راہ تکتے ہوئے میری آنکھیں پتھر کی ہو گئی تھی فارس نے رافع سے گلے ملتے ہوئے کہا۔۔۔"

"توبہ ہے بہت بڑی فلمیں ہو تم لوگ قسم سے رافع سب سے ملتے ہوئے بولا۔۔۔۔"

"ہمم وہ تو ہم ہیں ہی خیر یہ نہیں پوچھو گے کہ ہم اس قدر شدت سے تمہارا انتظار کیوں کر رہے تھے الوینہ نے بلڈنگ کی جانب بڑھتے ہوئے پوچھا۔۔۔"

"تم لوگ مجھے بولنے کا موقع دو گے تو میں پوچھوں گا ناں رافع آنکھیں گھماتے ہوئے بولا۔۔۔"

"ہاہاہا خیر ہم خود ہی بتا دیتے ہیں کہ نیکسٹ منتھ کے فرسٹ ویک میں ٹور جا رہا ہے وہ بھی چترال ویلی علی نے ایک ایک لفظ پہ زور دیتے ہوئے کہا۔۔۔"

"اور ئیلی۔۔۔۔۔رافع اچھلتے ہوئے بولا۔۔۔۔"

"یس۔۔۔۔۔کومل نے تائید کی۔۔۔۔"

"تھاناں سرپرائز۔۔۔فارس نے بھنویں اچکائے۔۔۔۔"

"ہاں تھا تو پر ابھی لیٹ ہے سو مزا نہیں آیا مزا تو تب آتا ناں جب صبح جانا ہوتا رافع نے بے صبری ظاہر کی ۔۔۔۔"

"اوئے توں تو ایسا بی ہیو کر رہا ہے جیسے ادھر تیری لیلہ تیرا انتظار کر رہی ہو فارس نے ہاتھ لہراتے ہوئے کہا ۔۔۔۔"

"کیا پتہ کوئی ماہ جبیں مل بھی جائے ہو کوئی انتظار میں تمہارے علی نے شرارت سے کہا۔۔۔۔"

"ہاہاہا۔۔۔توں تو سیریس ہی ہو جاتا ہے یار جسٹ جوکنگ۔۔۔۔رافع نے ہونٹوں پہ مسکراہٹ بکھیری ۔۔۔۔"

"ویسے سب چل رہے ہوناں کومل تم بھی۔۔۔۔فل تیاری کرو خوب انجوائے کریں گے الوینہ نے کہا۔۔۔۔"

"ہاں بلکل میں بھی چلوں گی بلکہ ہمارا سارا گروپ چلے گا کیوں گائز کیا خیال ہے کومل نے بھنویں اچکائے ۔۔۔۔"

www.kitabnagri.com

"یس آف کورس چلیں گے رافع نے کہا۔۔۔"

"اوکے دین چلتے ہیں کیونکہ کلاس سٹارٹ ہونے والی ہے علی نے گھڑی پہ نظر ڈالتے ہوئے کہا۔۔۔"

"اوویسلی چلو۔۔۔وہ رہا راستہ رافع نے کلاس کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔ "

"سب ہنستے ہوئے کلاس کی جانب بڑھ گئے۔۔۔"

"۔۔۔۔*۔۔۔*۔۔۔*۔۔۔۔ "

"دیہ۔۔۔اٹھ بھی جاؤ اب کب تک سوتی رہو گی ثوبانہ بیگم نے دیہ کے چہرے سے چادر کھینچتے ہوئے کہا۔۔۔"

"اٹھ رہی ہوں امی ساری رات تو مچھر سونے نہیں دیتے اوپر سے لائٹ بھی نہیں ہوتی اتنا لیٹ سوئی تھی میں دیہ نے کروٹ بدلتے ہوئے بیزاری سے کہا۔۔۔"

"میں جانتی ہوں دیہ پر تم کہہ رہی تھی ناں کہ آج کسی نوکری کے انٹرویو کے لیے جانا تھا تمہیں تو اس لیے بار بار اٹھانے آجاتی ہوں تمہیں تو پتہ ہے تمہارے ابو کی طبیعت دن بدن بگڑتی جا رہی ہے کھانسی ساری رات انہیں سونے نہیں دیتی اور دوائی کے لیے تو دور اب تو گھر کے راشن کے لیے بھی پیسے نہیں ہیں بیٹا اور راشن ختم ہوا پڑا ہے اللہ نے بیٹا نہیں دیا تو اب توں ہی ہمارا سہارا ہے ثوبانہ نے گلوگیر لہجے میں کہا۔۔۔ "

"امی میں سب سمجھتی ہوں اور کوشش بھی کر رہی ہوں آپ بس دعا کریں ٹینشن مت لیں انشاءاللہ ہو جائے گی نوکری دیہ انگڑائی لیتی اٹھ بیٹھی۔۔۔"

"ٹھیک ہے تم فریش ہو کر آجاؤ میں ناشتہ لگا دیتی ہوں کہتی ہوئی ثوبانہ بیگم کمرے سے باہر نکل گئی۔۔۔۔"

"دیہ اٹھ کے واشروم میں گھس گئی۔۔۔۔"

"ناشتہ کرنے کے بعد دیہ انٹرویو کے لیے گھر سے نکل گئی۔۔۔۔"

"دیہ کا تعلق ہمارے معاشرے کے اس طبقے سے تھا جو شاید مفلسی سے بھی اگلے درجے کی زندگی گزارتے ہیں ۔۔۔۔"

"اسلام علیکم۔۔۔۔دیہ نے کاؤنٹر پہ بیٹھی لڑکی کو سلام کیا۔۔۔۔"

"وعلیکم السلام جی میڈم فرمائیں میں آپ کی کیا مدد کر سکتی ہوں؟اس لڑکی نے چہرے پہ پروفیشنلی مسکراہٹ بکھیرتے ہوئے کہا۔۔۔۔"

"میں یہاں مینیجر کی پوسٹ کے لیے جو انٹرویو کا ایڈ دیا تھا آپ نے دیکھ کر آئی ہوں رات کو کال پہ میری بات بھی ہوئی تھی دیہ نے شائستگی سے کہا۔۔۔۔"

"کی ہوگی کال آپ نے پر سوری میڈم ہم اس پوسٹ کے لیے ہائیر کر چکے ہیں پہلے ہی کسی کو کہتی وہ لڑکی اپنے کام میں دوبارہ مصروف ہو گئی۔۔۔۔"

"اوکے۔۔۔۔دیہ بوجھل قدموں کے ساتھ آفس سے نکل گئی وہ سنسان سڑک پر پیدل چل رہی تھی بے بسی کا دکھ اس کے چہرے سے عیاں تھا نمی اس کی آنکھوں میں تیر رہی تھی۔۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ارے زائرہ تم یہاں کیوں منہ پھلا کے بیٹھی ہو زرناب نے لان میں یکٹکی باندھے آسمان کو گھورتی زائرہ سے پوچھا۔۔۔"

"ویسے ہی بیٹھی ہوں زرناب ماں جی کہہ رہی تھی کہ یہ بارش اب ہفتہ بھر رہے گی لیکن بارش تو اس دن کے بعد نہیں آئی بلکہ آسمان بلکل صاف ہے بادل بھی نہیں بنے وہ افسردگی سے آسمان کی جانب دیکھتے ہوئے بولی ۔۔۔۔"

"ارے لڑکی تم اتنی سی بات پہ اتنی پریشان ہو توبہ ہے زرناب کانوں کو ہاتھ لگاتے ہوئے بولی۔۔۔"

"یہ اتنی سی بات نہیں ہے۔۔۔ تمھیں تو پتہ ہے کہ میں بارش کی دیوانی ہوں وہ آسمان کی جانب دیکھتے ہوئے مسکرائی۔۔۔۔"

"اف۔۔۔بارش کا اتنا انتظار تو عاشق مزاج لوگ نہیں کرتے ہوں گے جتنا تم کرتی ہو زرناب نے شرارت سے کہا۔۔۔۔"

"ہمم۔۔۔ویسے بارش سے عشق کا کیا تعلق ہے؟ زائرہ نے بھنویں اچکاتے ہوئے پوچھا۔۔۔"

"بہت گہرا تعلق ہے مس زائرہ جی۔۔۔بس جب ہوا خود ہی جان جائیں گی آپ۔۔۔زرناب نے ایک ایک لفظ پہ زور دیتے ہوئے کہا۔۔۔"

"توبہ میں کیوں پڑوں گی بھلا اس عشق وشق کے چکر میں۔۔۔مجھے مرنے کا شوق بلکل بھی نہیں ہے زائرہ نے ہاتھ لہراتے ہوئے کہا۔۔۔"

"ہاہاہاہا۔۔۔ڈرپوک۔۔۔اچھا اب میں جا رہی ہوں کہتے ہوئے زرناب کرسی پیچھے دھکیلتی اٹھ کھڑی ہوئی ۔۔۔۔"

"ارے رکو کدھر جا رہی ہو بیٹھو نا زائرہ نے اس کا ہاتھ پکڑ کے کہا۔۔۔۔"

"نہیں یار امی کے ساتھ کچھ کام کروانا ہے انکی طبیعت قدرے ناساز ہے کہتی وہ لان عبور کرتی اندر بڑھ گئی ۔۔۔۔"

"جبکہ زائرہ دوبارہ آسمان کو دیکھنے میں محو ہو گئی۔۔۔۔"

"زائرہ آپی۔۔۔نوسالہ سالار کی آواز پر وہ ہوش کی دنیا میں واپس آئی۔۔۔۔"

"جی آپی کی جان یہ کیا حالت بنائی ہوئی ہے؟ زائرہ نے خفگی سے کہا۔۔۔۔"

"آپی وہ سائیکل کی چین اتر گئی ہے آپ لگا دیں نا مجھ سے نہیں لگ رہی وہ چہرے پر جہان بھر کی معصومیت سجا کر بولا۔۔۔۔"

"ہاں بلکل لگا دوں گی زائرہ نے شائستگی سے کہا اور اٹھ کے اس کے ساتھ چل پڑی۔۔۔۔"

"یہ کیا بے ہودگی ہے؟ وہ چین لگانے میں مصروف تھی جب اس کی سماعت سے سبین خان کی آواز ٹکرائی ۔۔۔۔"

"بھائی وہ میں چین ____ ابھی اس کی بات مکمل ہی نہیں ہوئی تھی جب سبین خان اسے بالوں سے پکڑ کے گھسیٹتا ہوا گھر لے گیا۔۔۔۔"

"یہ لیں باباسائیں سنبھالیں اپنی اس لاڈلی کو گلیوں میں گھومتی پھر رہی ہے یہ سبین خان نے اسے دھکا دیا زائرہ سبتین خان کے قدموں میں جاگری۔۔۔۔"

"یہ میں کیا سن رہا ہوں زائرہ۔۔۔ کیا کرنے گئی تھی تم۔۔۔؟ سبتین خان کی گرج دار آواز اس کی سماعت سے ٹکرائی۔۔۔۔"

"وہ بابا۔۔۔ سائیں۔۔۔ میں سالار کو۔۔۔ سائیکل کی چین۔۔۔ لگا کے دے رہی تھی لفظ ٹوٹ ٹوٹ کر اس کے منہ سے ادا ہوئے۔۔۔۔"

"خبردار جو آئندہ ایسی حماقت کی تو سبتین خان غصے سے بولا۔۔۔۔"

"معافی چاہتی ہوں باباسائیں آئندہ ایسا نہیں ہو گا وہ گلوگیر لہجے میں بولی۔۔۔۔"

"اب یہاں کھڑی منہ کیا دیکھ رہی ہو دفع ہو جاؤ سبین نے ساکت کھڑی زائرہ سے کہا۔۔۔۔"

"زائرہ اپنے لرزتے کانپتے وجود کو سنبھالتی زینے عبور کر گئی۔۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

****

"مما۔۔۔ مما۔۔۔ مما۔۔۔ کہاں ہیں آپ؟ رافع نے گھر میں داخل ہوتے ہی شور برپا کر دیا۔۔۔۔"

"اف لڑکے تم نہیں سدھرو گے کبھی بھی۔۔۔ بھلا اتنا بھی شور مچاتا ہے کوئی توبہ۔۔۔! سمارہ نے کانوں کو ہاتھ لگاتے ہوئے کہا۔۔۔۔"

"مما خبر ہی ایسی ہے کہ کیا کروں میں آؤٹ آف کنٹرول ہو رہا ہوں رافع عجلت میں بولا۔۔۔۔"

"اچھا ایسی بھی کیا بات ہے بھلا مجھے تو پتہ چلے سمارہ نے ہونٹوں پہ مسکراہٹ بکھیرتے ہوئے کہا۔۔۔"

"ہمارا ٹریپ جا رہا ہے مام اور وہ بھی ناران، کاغان، چترال سائیڈ۔۔۔ ہے نا خوش ہونے کی بات وہ ہاتھ میں پکڑے چھوٹے سے گیند کو ہوا میں اچھالتے ہوئے بولا۔۔۔۔"

"یس۔۔۔ یہ تو واقع ہی کمال کی خبر تھی خاص طور پر میرے رافع کے لیے سمارہ نے اس کا گال تھپتھپایا۔۔۔"

"جی میرے بابا کی جان۔۔۔ رافع شرارت سے بولا۔۔۔۔"

"بہت برے ہو رافع۔۔۔ سمارہ نے بناوٹی ناراضگی ظاہر کی۔۔۔۔"

"ہاہاہاہا۔۔۔ آج پتہ چلا آپ کو اس نے آنکھیں گھمائی۔۔۔۔"

"نہیں تو بہت پہلے سے جانتی ہوں اور تم بلکل نہیں سدھرو گے سمارہ نے اس کی ناک کھینچی۔۔۔۔"

"میں سدھرنا کب چاہتا ہوں مام بس ہمیشہ یونہی ہنستا مسکراتا رہنا چاہتا ہوں رافع لبوں پر مسکان سجا کر بولا۔۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ہمیشہ ہنستے مسکراتے رہو میری جان سمارہ نے آگے بڑھ کے اس کے ماتھے پہ بوسہ ثبت کیا۔۔۔"

"اوکے مام۔۔۔ مجھے کھانا دیں بھوک لگی ہے وہ منہ لٹکا کے بولا۔۔۔۔"

"اوکے! میری جان آپ منہ دھولو میں کھانا لگواتی ہوں کہتی سمارہ رقیہ کو آواز دینے لگی جبکہ رافع زینے عبور کر گیا۔۔۔۔"

"کومل میسج کی ٹون کی آواز پر نیند کی آغوش سے باہر نکلی اس نے ہاتھ بڑھا کر سائیڈ ٹیبل سے موبائل اٹھایا ----"

"اس نے نیند سے بوجھل آنکھیں ملتے ہوئے موبائل کی اسکرین کو دیکھا جہاں فارس کا نمبر جگمگا رہا تھا---"

"تم کیوں ریپلائے نہیں کر رہی---؟فارس کا آخری میسج یہ تھا اس سے قبل وہ دس بیس میسج اور کر چکا تھا ----"

"کومل نے ناگواری سے ٹائپ کرنا شروع کر دیا میں تم سے کل یونیورسٹی ملوں گی وہیں بات ہو گی پلیز مجھے ڈسٹرب مت کرو میسج سینڈ کرتی وہ اٹھ کے واشروم چلی گئی----"

"اسے ایک طویل انتظار کے بعد میسج موصول ہوا پر میسج ریڈ کرنے کے بعد فارس کے چہرے پہ مایوسی نے بسیرا کر لیا اس نے سرد آہ بھری اور وہیں صوفے پر نیم دراز ہو کر چھت کو گھورنے لگا----"

"میں کل تمھیں بار بار میسج کر رہا تھا تم ریپلائے کیوں نہیں کر رہی تھی کومل اتنی بھی کیا مصروفیت تھی بھلا؟ فارس نے کینٹین میں بیٹھی برگر پہ ہاتھ صاف کرتی کومل سے کہا-----"

"ہمم---تم نے کیا بات کرنی تھی جو بھی کرنی تھی اب کر لو وہ اس کی طرف دیکھے بنا آہستگی سے بولی----"

"کومل میں تم سے محبت کرتا ہوں آخر تم سمجھتی کیوں نہیں ہو؟ فارس نے بیچارگی سے کہا----"

"میں سمجھنا چاہتی بھی نہیں ہوں، اور سمجھتے تو تم بھی نہیں ہو ورنہ ہزار بار بتا چکی ہوں کہ میں صارم سے محبت کرتی ہوں وہ ایک ایک لفظ پر زور دیتے ہوئے بولی----"

"وہ تمھارے قابل نہیں ہے کومل۔۔۔اس کی کمپنی کیسی ہے کبھی جاننے کی کوشش کی ہے تم نے۔۔۔؟فارس غصے سے بولا۔۔۔۔"

"اچھاتواب یہ تم مجھے بتاؤگے کہ کیا چیز میرے لیے اچھی ہے یا نہیں یا کون میرے قابل ہے یا نہیں۔۔۔میں خود سمجھ سکتی ہوں تمھیں فکر کرنے کی ضرورت نہیں۔۔۔انڈراسٹینڈ۔۔۔۔وہ غصے سے کہتی اٹھ کے چلی گئی ۔۔۔۔"

"فارس کی آنکھیں غصے سے سرخ ہوگئی اس نے ٹیبل پہ زور سے مکامارا بے بسی اس کے چہرے سے عیاں تھی ۔۔۔۔"

****

"دیہ نے گھر آتے ہی پلنگ پر بیگ پٹخااور وہی بچھی چارپائی پر نیم دراز ہوگئی۔۔۔۔"

"کیا ہوا ہے؟اتنا موڈ کیوں خراب ہے ثوبانہ نے خاک آلود آلو سینک میں رکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔"

"کچھ نہیں امی وہ بیزاری سے کہتی کروٹ بدل گئی۔۔۔۔"

"بتاتو سہی ہوا کیا ہے اور توں تو انٹرویو کے لیے گئی تھی نا کیا بنا پھر؟ثوبانہ نے اس کے سرہانے بیٹھتے ہوئے پوچھا ۔۔۔۔"

"کیا بننا ہے امی یہاں موت تو آسانی سے مل سکتی ہے پر نوکری نہیں، مجھ سے پہلے انہوں نے اس سیٹ کے لیے کسی کو ہائیر کرلیا تھا آپ تو جانتی ہیں سفارش چلتی ہے اس نے افسردگی سے کہا اور اٹھ کے بیٹھ گئی۔۔۔۔"

"لے خیر اللہ مدد کرے گا دکھی مت ہو ثوبانہ غمگین لہجے میں گویا ہوئی۔۔۔"

"ہاں امی آپ ایسا کرو کے ابو کو کسی گورنمنٹ ہاسپٹل میں لے جاؤ، ان کی طبیعت روز بروز بگڑتی جا رہی ہے میں بھی نوکری کی تلاش جاری رکھتی ہوں دیہ سنجیدگی سے بولی۔۔۔"

"ہاں کل لے جاؤں گی بیٹا، خیر میں اب ذرا ہنڈیا چولہے پہ چڑھا لوں کہتی ثوبانہ سینک میں پڑے آلوؤں کی جانب بڑھ گئی۔۔۔"

"دیہ سرد آہ بھرتے ہوئے فائل اٹھائے کمرے میں چلی گئی۔۔۔"

"پچھلے ایک سال سے وہ نوکری کی تلاش میں تھی جواب تک تو نہ مل سکی تھی اور نا جانے کب ملنے والی تھی۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"تو مطلب اب تم نہیں چل رہے رائٹ۔۔۔علی نے آنکھیں گھمائی۔۔۔"

"جی نہیں چل رہا میں فارس نے دھیرے سے کہا۔۔۔"

"پر نہ جانے کا کوئی سولڈ ریزن۔۔۔رافع نے بھنویں تنے۔۔۔"

"وہ نہیں جا رہی۔۔۔فارس نے افسردگی سے کہا۔۔۔"

"کون نہیں جا رہی اور کہاں۔۔۔؟ الوینہ نے تاسف سے پوچھا۔۔۔"

"کومل۔۔۔فارس نے مختصراً جواب دیا۔۔۔۔"

"ہمم۔۔۔پر وہ تو جارہی ہے تمھیں کس نے کہا کہ وہ نہیں جارہی۔۔۔؟علی نے ایک ایک لفظ پہ زور دیتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔"

"ہاں مجھے بھی پتہ ہے کہ جارہی ہے وہ پر صارم کے ساتھ۔۔۔میرے ساتھ نہیں۔۔۔فارس نے میز پر انگلی سے لکیر کھینچتے ہوئے کہا۔۔۔۔"

"اف فارس آر یو میڈ۔۔۔؟صارم کے ساتھ جارہی ہے کیا مطلب سب یونیورسٹی بس پہ ہی جارہے ہیں نا تو کیا پرابلم رافع عجلت میں بولا۔۔۔۔"

"ہاں۔۔۔پر میں اسے وہاں صارم کے ساتھ نہیں دیکھ سکتا یار۔۔۔میں اسے اس کے ساتھ نہیں دیکھ سکتا محبت کرتا ہوں اس سے میں۔۔۔مجھے پتہ ہے وہ جان بوجھ کے میرے سامنے اس کے اور قریب جائے گی فارس مٹھیاں بھینچتے ہوئے بولا۔۔۔۔"

"وہ انجوائے کرے گی اور تم یہاں بیٹھ کے سوگ مناؤ گے کمال ہے ویسے بلکل پاگل ہو تم فارس۔۔۔بھول جاؤ اسے تمھاری محبت کے قابل ہی نہیں ہے وہ۔۔۔علی غصے سے بولا۔۔۔۔"

"نہیں اس کے قابل تو شاید میں نہیں ہوں کیونکہ میں اس کے پیچھے بھاگتا ہوں وہ نہیں۔۔۔تو میں بلکل فضول ہوں نا اس کے نزدیک میری محبت میری فکر کی اہمیت نہیں ہے فارس آنکھوں میں نمی لیے بولا۔۔۔۔"

"اف۔۔۔ تمھیں سمجھانا امپوسیبل ہے میں تو جارہا ہوں۔۔۔رافع نے آنکھیں مینچتے ہوئے کہا اور اٹھ کے چلا گیا۔۔۔"

"کر دیا نا اسے ناراض تم ہماری فکر نہ کرنا فارس بس اسی کومل کی فکر کرو تم۔۔۔ علی غصے سے بولا۔۔۔"

"میں اس کی فکر نہیں چھوڑ سکتا یار۔۔۔ فارس نے سنجیدگی سے کہا۔۔۔"

"اوکے! کرو اسی کی فکر، جانا ہے تو جاؤ نہیں تو بھاڑ میں جاؤ۔۔۔ علی تیش میں کہتا ہوا ٹیبل کو ٹانگ مارتا اٹھ کے چلا گیا۔۔۔"

"الوینہ منہ بناتی اٹھ کے چلی گئی۔۔۔"

"فارس نے سرد آہ بھرتے ہوئے آنکھیں موندلی۔۔۔"

"رات کی تاریکی کو چاند کی روشنی نے مٹا دیا تھا۔۔۔ چاند بھی آسمان میں بڑے جوش سے چمک رہا تھا۔۔۔ چاند کی دیوانی وہ چاند کی چودھویں رات سے بے خبر اپنے کمرے کو تاریکی میں ڈبوئے بانہوں کا سرہانہ بنائے بلک رہی تھی۔۔۔"

"آنسو اس کی آنکھوں سے مسلسل رواں دواں تھے۔۔۔ دماغ کی گھڑی کو پیچھے گھمائے زیست کے سفر میں محرومیاں ہی محرومیاں تو تھی۔۔۔ عورت کو عزت وناموس کا معیار خیال کرنے والے ان لوگوں نے حقیقت میں کب عورت کو عزت دی تھی۔۔۔ بلکہ وہ تو عزت کے حقیقی معنی سے بھی ناواقف تھے شاید۔۔۔"

"اس چھوٹی سی زندگی میں کبھی بھی تو نافرمانی نہیں کی میں نے۔۔۔ کبھی بھی تو باباسائیں اور بھائی کے حکم سے انکار نہیں کیا میں نے۔۔۔ کبھی بھی تو میں اس خاندان کے نام ونہاد اصولوں کے خلاف نہیں گئی۔۔۔ پھر بھی تذلیل ہمیشہ تذلیل۔۔۔ بغیر غلطی بغیر کسی گناہ کے تضحیک کا نشانہ بنایا جاتا رہا مجھے۔۔۔ کیوں آخر کیوں۔۔۔؟ سوچتے ہوئے خود سے ہی ڈھیروں سوال کرتے ہوئے زائرہ سسکی۔۔۔۔"

"زائرہ۔۔۔ زرناب نے دروازے سے اندر جھانکتے ہوئے اسے آواز دی۔۔۔۔"

"زائرہ کے وجود میں ذرہ بھر بھی جنبش نہ پیدا ہوئی۔۔۔۔"

"زائرہ۔۔۔۔۔ زرناب نے آگے بڑھ کے اسے جھنجھوڑا۔۔۔۔"

"جی۔۔۔ اس نے زرناب کی جانب دیکھے بغیر دبی دبی آواز میں کہا۔۔۔۔"

"ارے زائرہ تم ٹھیک ہو نا یہ لائٹ کیوں بند کر رکھی ہے تم نے۔۔۔؟ زرناب نے آگے بڑھ کے لائٹ آن کی سارا کمرہ روشنی میں نہا گیا۔۔۔۔"

"ویسے ہی طبیعت نہیں ٹھیک۔۔۔ اس نے سسکتے ہوئے کہا۔۔۔۔"

"زائرہ تم رو رہی ہو۔۔۔؟ میری طرف دیکھو۔۔۔ زرناب فکر مندی سے بولی۔۔۔۔"

"ہاں جی کہو۔۔۔ زائرہ نے اس کی جانب دیکھا سرخ سوجھی ہوئی آنکھیں۔۔۔ لال ہوتا چہرہ۔۔۔ وہ سسکیاں بھر رہی تھی۔۔۔۔"

Posted on Kitab Nagri

"زائرہ میری جان یہ کیا حالت بنائی ہوئی ہے تم نے۔۔۔؟اس کی حالت دیکھ کر زرناب کا دل دہل گیا۔۔وہ عجلت میں آگے بڑھی اور اسے اپنی بانہوں کے حصار میں بھینچ لیا۔۔۔"

"اس کے سینے میں منہ دیے وہ چھوٹے بچوں کی مانند بلکنے لگی۔۔۔"

"زرناب بھائی جان ہمیشہ ایسا کیوں کرتے ہیں۔۔۔؟مجھ پہ بغیر غلطی کے ہاتھ کیوں اٹھایا جاتا ہے۔۔۔؟بغیر کسی گناہ کے مجھے سزا کیوں دی جاتی ہے۔۔۔؟ہمیں قیدی کیوں بنایا ہوا ہے۔۔۔؟آخر ہمارا قصور کیا ہے۔۔۔؟ اس نے بلکتے ہوئے ایک ہی سانس میں ڈھیروں سوال داغ دیے۔۔۔"

"عورت ہونا۔۔۔شاید یہی قصور ہے ہمارا۔۔۔زرناب نے سرد آہ بھرتے ہوئے کہا۔۔۔"

"تو ہمیں اس کی سزا کب تک بھگتنی ہوگی۔۔۔؟زائرہ نے اس کی گود میں لیٹے ہوئے اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے سوال کیا۔۔۔"

"شاید آخری سانس تک۔۔۔زرناب نے سرد مہری سے کہا۔۔۔"

"خیر چھوڑو۔۔۔چلو اٹھو نا یہ سب کون سا پہلی بار ہوا ہے۔۔۔دل پہ بات مت لو۔۔۔اٹھو چلتے ہیں باہر تمھیں پتہ ہے باہر چاند کتنے زور و شور سے اپنی روشنیاں بکھیر رہا ہے۔۔۔چل کے دیکھتے ہیں۔۔۔زرناب آنکھوں میں اتری نمی صاف کرتے ہوئے بولی۔۔۔"

"مجھے نہیں آنا۔۔۔زائرہ نے نہ میں سر ہلایا۔۔۔"

www.kitabnagri.com

"ٹھیک ہے مت آؤ۔۔۔پر پھر کبھی مجھے مت بلانا۔۔۔کبھی بات نہیں کروں گی میں تم سے زرناب ناراضگی سے کہتی اٹھ کے جانے لگی۔۔۔۔"

"زری۔۔۔۔رکو تو میں آتی ہوں تم تو ناراض مت ہو پلیز۔۔۔زائرہ نے بیڈ کے نیچے سے سلیپر اٹھا کے پاؤں میں پہنتے ہوئے کہا۔۔۔۔"

"یہ ہوئی نا بات۔۔۔۔اب اسمائل بھی کرو۔۔۔۔ "

"اچھا بابا اب چلو بھی کیا یہی کھڑی رہو گی زائرہ نے ہنستے ہوئے کہا۔۔۔۔"

"تیزی سے زینے عبور کرتی ہوئی اگلے لمحے وہ ٹیرس

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

Posted on Kitab Nagri

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Writers .Official

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp No : 0316-7070977

پہ کھڑی چاند کو شوق سے تکتے ہوئے ہر غم بھلائے خوش ہو رہی تھی۔۔۔اس کے ہونٹوں پر نکھری سی مسکراہٹ کا راج تھا۔۔۔"

"ڈیڈ میں کل یونیورسٹی ٹریپ کے ساتھ چترال ویلی جارہا ہوں رافع نے کبیر صاحب کے سامنے صوفے پہ بیٹھتے ہوئے کہا۔۔۔"

"ہمم۔۔۔کبیر صاحب نے چشمے کے اوپر سے اس کی جانب دیکھا۔۔۔"

"کیا چلا جاؤں ڈیڈ۔۔۔؟رافع نے ہچکچاتے ہوئے پوچھا۔۔۔"

"کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔۔کبیر صاحب نے غصے سے کہا اور دوبارہ اخبار کی جانب متوجہ ہو گئے۔۔۔"

"پر کیوں ڈیڈ۔۔۔؟وہ عجلت میں منہ بناتے ہوئے بولا۔۔۔۔"

"بس کہہ دیا تو کہہ دیا۔۔۔اور برخوردار تمھیں کس نے یہ حق دیا کہ تم مجھ سے سوال کرو کبیر صاحب با آواز بلند بولے۔۔۔۔"

"ڈیڈ میں کب سوال کر رہا تھا۔۔۔اچھا سوری ڈیڈ جیسے آپ کہیں ویسے کر لیتا ہوں نہیں جاتا۔۔۔وہ بیچارگی سے بولتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔رافع ایسے ہو رہا تھا جیسے ابھی رو پڑے گا۔۔۔۔"

"کبیر صاحب رافع کی یہ حالت دیکھ کر ہنس پڑے۔۔۔۔"

"رافع۔۔۔۔چلے جانا۔۔۔کبیر صاحب نے آگے بڑھ کے اسے گلے لگا لیا۔۔۔۔"

"تو وہ سب جو پہلے تھا وہ کیا تھا۔۔۔؟رافع نے کبیر صاحب کے چہرے کی جانب تکتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔"

"ایک قسم کا ڈرامہ ہی سمجھ لو۔۔۔۔تم ڈرامہ کر سکتے ہو کیا ہم نہیں۔۔۔؟وہ ہنستے ہوئے بولے اور اس کے ماتھے پر بوسہ ثبت کیا۔۔۔۔"

"یہ ڈرامہ تھا۔۔۔؟ڈیڈ یو را اکڈمی شاکڈ۔۔۔۔وہ ہنسا اور ہنستا ہی چلا گیا۔۔۔۔"

"باپ بیٹے کیوں ہنس رہے ہیں۔۔۔؟مجھے بھی تو پتہ چلے۔۔۔سمارہ نے لاؤنج میں داخل ہوتے ہی پوچھا۔۔۔۔"

"بس ڈیڈ نے ایک قسم کا ڈرامہ کیا تھا۔۔۔مام میں تو رونے والا ہو گیا تھا۔۔۔رافع چہکتے ہوئے بولا۔۔۔۔"

"کبیر نے ساری کہانی سمارہ کے گوش گزار کر دی۔۔۔سمارہ نے قہقہہ لگایا۔۔۔۔"

"اوکے ڈیڈ مام آپ چیل کریں میں چلا پیکنگ کرنے شام کو مجھے ویسے شاپنگ مال جانا ہے۔۔۔ کہتا رافع اٹھ کے چلا گیا۔۔۔"

****

"ساجن میرے ساجن۔۔۔ تیری دلہن سجاؤں گی۔۔۔ تیری دلہن سجاؤں گی۔۔۔ دیہ سونگ گنگناتے ہوئے ڈائری پہ کور چڑھا رہی تھی۔۔۔ جب ثوبانہ بیگم گھبرائی ہوئی دیہ کے کمرے میں آئی۔۔۔ "

"دیہ۔۔۔ بیٹا بھاگ کے آؤ دیکھو تمھارے ابو کو کیا ہو رہا ہے۔۔۔۔"

"جی امی۔۔۔ وہ عجلت میں اٹھی اور بغیر سلیپر پہنے اپنے کمرے سے ابو کے کمرے کی جانب بھاگی۔۔۔۔"

"سلیم احمد کی حالت انتہائی نازک تھی۔۔۔ وہ بمشکل سانس لے رہے تھے۔۔۔۔"

"ابو۔۔۔ ابو۔۔۔ ابو۔۔۔ وہ روتے ہوئے سلیم صاحب کو بلا رہی تھی۔۔۔۔"

"سلیم احمد کو جھٹکے لگنے شروع ہو گئے۔۔۔ سانس بلکل اکھڑ رہا تھا ثوبانہ بیگم زارو قطار روئے جا رہی تھی۔۔۔۔"

"اس نے سسکتے ہوئے ایمبولینس کو کال کی کچھ لمحے بعد ایمبولینس ان کے گھر کے سامنے موجود تھی۔۔۔ دیہ اور ثوبانہ سلیم احمد کو لیے ہاسپٹل کے لیے نکل گئی۔۔۔۔"

"وہ بے انتہا پریشان گھبراہٹ کے عالم میں روتی سسکتی دعائیں مانگتی ایمرجنسی روم کے سامنے یہاں وہاں ٹہل رہی تھی۔۔۔۔"

"آخر کار اس کا انتظار اختتام کو پہنچا۔۔۔ ایک نرس ایمرجنسی سے باہر آئی۔۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ڈاکٹر۔۔۔میرے ابواب کیسے ہیں وہ عجلت میں نرس کی جانب بڑھی۔۔۔۔"

"فلحال ہم کچھ نہیں کہہ سکتے دعا کریں آپ۔۔۔یہ انجیکشن لکھے ہیں کچھ جا کر یہ لے آئیں۔۔۔نرس ہدایت کرتی آگے بڑھ گئی۔۔۔۔"

"وہ ڈیسپنسری کی جانب بھاگی۔۔۔۔"

"سوری میڈم ہی از نو مور۔۔۔دیہ انجیکشن لیے آرہی تھی جب اس کی سماعت سے ڈاکٹر کی آواز ٹکرائی جو ثوبانہ سے مخاطب تھے۔۔۔۔"

"نہیں۔۔۔۔۔۔یہ۔۔۔۔نہیں۔۔۔۔ہو سکتا۔۔۔۔ابو۔۔۔مجھے چھوڑ کے نہیں جاسکتے۔۔۔وہ چیخی منظر اس کی نگاہ کے سامنے دھندلایا۔۔۔انجیکشن اس کے ہاتھ سے چھوٹ کے فرش بوس ہو گئے۔۔۔۔"

"دیہ زمین پر گھٹنوں کے بل بیٹھی دیوانہ وار رو رہی تھی۔۔۔۔"

"ثوبانہ بیگم آنکھوں میں نمی لیے بے بسی سے شوہر کی میت اور بیٹی کی حالت دیکھ رہی تھی۔۔۔سینے میں کہیں کچھ چھن کر کے ٹوٹا تھا۔۔۔۔"

"زیست کا یہ سفر ان کے لیے دکھوں سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔۔۔۔"

"یونیورسٹی بس وادی چترال کو جاتی شاہراہ پر رواں دواں تھی۔۔۔۔"

"بس میں موجود تمام نفوس چپ چاپ اپنے اپنے سیل فونز میں محو تھے۔۔۔۔"

"خاموش سفر بہت بور کر رہا ہے یار رافع۔۔۔علی نے رافع سے کہا۔۔۔۔"

"میں بھی بہت بور ہو رہا ہوں یار رافع نے سیٹ کی پشت سے سر ٹیکتے ہوئے کہا۔۔۔"

"ہمم۔۔۔اور تم الوینہ علی نے الوینہ کی جانب دیکھتے ہوئے پوچھا جو اگلی سیٹ کی پشت کے ساتھ سر ٹیکے آنکھیں موندے بیٹھی تھی۔۔۔"

"اووسیلی بور ہو رہی ہوں میں بھی۔۔۔ تبھی تو مجھے نیند آ رہی ہے الوینہ نے سر اٹھا کے اپنی سیٹ کی پشت کے ساتھ ٹیک لگاتے ہوئے کہا۔۔۔"

"تو پھر کچھ ہلا گلا کرو نا۔۔۔ علی نے ہنستے ہوئے کہا۔۔۔"

"میں کیا کروں۔۔۔؟ ناگن ڈانس کرنے سے تو میں رہی۔۔۔ الوینہ نے ہاتھ لہرا کے کہا۔۔۔"

"ہاہاہاہاہا۔۔۔ رافع اور علی نے بیک وقت قہقہہ لگایا۔۔۔"

"کومل نے ترچھی نگاہوں سے الوینہ کو دیکھا اور مسکرا دی وہ الوینہ کے مقابل سیٹ پر صارم کے ساتھ براجمان تھی۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"دیکھ تو یہ تھیپلہ سر بھی کیسے خاموش بیٹھا ہے۔۔۔ علی نے سر ولید کے پیٹھ پیچھے مکا بناتے ہوئے کہا۔۔۔"

"شرم کر۔۔۔ ٹیچر ہیں وہ۔۔۔ فارس نے ایک ایک لفظ پہ زور دیتے ہوئے کہا۔۔۔"

"ابے او چھوٹوں تو چپ کر۔۔۔ ہم پکنک کے لیے جا رہے ہیں کسی کا جنازہ لے کر نہیں۔۔۔ علی نے آگے بڑھ کے فارس کی پیٹھ پر چماٹ رسید کرتے ہوئے کہا۔۔۔"

"اف۔۔۔ ظالم میرا کیا قصور تھا جو اتنے زور سے مار گیا۔۔۔ فارس نے پیٹھ ملتے ہوئے کہا۔۔۔"

"ابھی تو توں دور بیٹھا ہے بچہ کاش میری ساتھ والی سیٹ پہ ہوتا تو تیری خیر نہیں تھی۔۔۔علی نے آنکھیں گھماتے ہوئے کہا۔۔۔۔"

"شکر ہے پھر الگ بیٹھا ہوں فارس نے دعا کے سے انداز میں ہاتھ منہ پہ پھیرے۔۔۔۔"

"ہاہاہاہا۔۔۔علی ہنس دیا۔۔۔۔"

"توں اس قدر خاموش کس سوچ میں ڈوبا ہوا ہے۔۔۔؟فارس نے رافع سے پوچھا۔۔۔۔"

"کہیں نہیں۔۔۔بس تم لوگوں کی باتیں سن رہا تھا۔۔۔اور یہ سوچ رہا تھا کہ سر ولید کو کیسے چابی لگائی جائے ۔۔۔رافع نے زبان دانت تلے دبائی۔۔۔۔"

"گڈ!پھر کیا سوچا کیسے لگائی جائے چابی۔۔۔اور چابی بھی ایسی کہ پھر سر رکنے نہ پائے۔۔۔علی نے قہقہہ لگاتے ہوئے شرارت سے کہا۔۔۔۔"

"رافع اٹھ کے فرنٹ سیٹ کے قریب بیٹھے سر ولید کی جانب بڑھ گیا۔۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"سر۔۔۔ہم پکنک پارٹی منانے جارہے ہیں۔۔۔؟رافع نے سر ولید کے ساتھ خالی پڑی سیٹ پر براجمان ہوتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔"

"اف کورس۔۔۔ٹور کے لیے ہی جارہے ہیں یہ کیسا سوال ہے رافع۔۔۔۔؟سر ولید نے حیرانگی کے عالم میں رافع کی طرف دیکھا۔۔۔۔"

"پھر مجھے کیوں نہیں لگ رہا کہ ہم انجوائے کرنے جارہے ہیں۔۔۔رافع نے بھنویں تنے۔۔۔۔"

"کیا مطلب رافع میں تمھاری بات نہیں سمجھ پا رہا۔۔۔ سر ولید نے بھنویں اچکاتے ہوئے پوچھا۔۔۔"

"اف۔۔۔ سر میرا کہنے کا مطلب یہ ہے کہ سفر بلکل خاموش ہے۔۔۔ ہر کوئی اپنی مستی میں مست بیٹھا ہے ۔۔۔ کچھ فن تو ہونا چاہیے نا اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔"

"ہمممم۔۔۔۔ ٹھیک ہے پر کیا کیا جائے۔۔۔؟ سر ولید نے پوچھا۔۔۔۔"

"ہمم۔۔۔ رافع سوچ رہا تھا جب الوینہ کی آواز اس کی سماعت سے ٹکرائی۔۔۔ کیا کروں ناگن ڈانس کرنے سے تو میں رہی۔۔۔ ڈانس سر۔۔۔ ڈانس کیا جائے فل انجوائے۔۔۔ فل مستی۔۔۔ اس کے بعد کوئی گیم کر لی جائے گی۔۔۔ وہ ہنستے ہوئے بولا۔۔۔۔"

"ٹھیک ہے کروا اجازت ہے سر ولید نے شائستگی سے کہا۔۔۔"

"صرف اجازت نہیں سر۔۔۔ آپ بھی چلیں۔۔۔ آج بھول جائیں کہ آپ پروفیسر ہیں۔۔۔"

"سر ولید ہنس پڑے اس کی باتوں سے۔۔۔"

"لگتا معاملہ سیٹ ہے۔۔۔ علی نے ہاتھ سے نائس کا اشارہ کیا اور فارس کی طرف ایک فلائنگ کس پھینکی ۔۔۔"

"بڑا کمینہ ہے توں فارس چڑ کے بولا۔۔۔"

"بلکل تیری طرح۔۔۔ علی ہٹ دھرمی سے بولا۔۔۔"

"توں ہو گا میں نہیں۔۔۔ وہ باقاعدہ جھگڑنے لگے۔۔۔"

"اس سے پہلے کے وہ بری طرح لڑتے بس میں رافع کی آواز گونجی۔۔۔۔"

"گائز جیسے آپ لوگ جانتے ہیں کہ ہم انجوائمنٹ کے لیے نکلے ہیں۔۔۔ پھر یہ سفر اس قدر بور کیوں ہے؟ لیکن خیر اب ہم سب بور نہیں ہوں گے۔۔۔ ہو گی اب ایک ڈانس پارٹی۔۔۔ فل میوزک پہ تو کون کون پارٹیسپیٹ کرے گا۔۔۔؟ رافع نے چہکتے ہوئے کہا۔۔۔۔"

"بہت سے ہاتھ پر ٹیسپیشن کے لیے اٹھے۔۔۔ بس میں ہوٹنگ ہوئی۔۔۔۔"

"ہائے نی تیرا کوکا کوکا کوکا۔۔۔۔"

"کلکتہ توں لیاندا اے لیاندا گجرات توں۔۔۔۔"

"بے بی مینوں تنگ کری جاندا کل رات توں۔۔۔۔"

"او نخرہ فل دیکھاوے۔۔۔ نی دل وچ وڑدا جاوے۔۔۔۔"

"ہائے نی تیرا کوکا کوکا کوکا۔۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"اگلے ہی لمحے بس میں موجود اسٹوڈنٹس کوکا سونگ پر جھوم رہے تھے۔۔۔ ساری بس میں ایک عجب سا شور برپا تھا۔۔۔۔"

****

"تایا سائیں کیا میں اندر آجاؤں۔۔۔؟ زرناب نے ادھ کھلے دروازے سے اندر جھانکتے ہوئے پوچھا۔۔۔"

"آجاؤ۔۔۔ سبتین خان نے زرناب کی جانب دیکھے بغیر کہا۔۔۔۔"

"تایاسائیں۔۔۔ ہم پچھلے کئی دن سے گھر رہ رہ اداس ہو گئے ہیں۔۔۔ ہم باہر چلے جائیں۔۔۔ تایاسائیں ہم صرف اپنے علاقے تک ہی گھومے گے مطلب صرف اپنی زمینوں کی حد تک۔۔۔ پھر اس علاقے میں کس کی مجال ہے کہ وہ سبتین خان کی بیٹی اور بھتیجی کی جانب نگاہ اٹھا کے بھی دیکھے۔۔۔ اس نے حوصلہ جمع کرتے ہوئے۔۔۔۔"

"ہمم۔۔۔ سبتین خان نے سرد مہری سے زرناب کی جانب دیکھا۔۔۔۔"

"کیا ہوا تایاسائیں کیا ہم چلے جائیں۔۔۔؟ اس نے پھر سے پوچھا۔۔۔۔"

"ہاں جاؤ۔۔۔ سبتین خان نے گلا کھنکارتے ہوئے کہا۔۔۔۔"

"کیا ہم روز جاسکتے ہیں تایاسائیں۔۔۔ اس نے ہچکچاتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔"

"ہاں چلی جانا۔۔۔ کہتا ہوا سبتین خان دوبارہ زمینوں کے کاغذات دیکھنے لگا۔۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"سبین خان کچھ نہیں کہے گا۔۔۔ وہ ڈری سہمی بولی سبین کے نام پہ اس کا وجود کانپ جاتا تھا۔۔۔۔"

"میں نے کہہ دیا نا پھر اس سے ڈرنے کی کیا ضرورت۔۔۔ خیر کچھ کہا بھی تو میں معاملہ سنبھال لوں گا۔۔۔۔"

"شکریہ تایاسائیں زرناب خوش ہوتی باہر بھاگی۔۔۔۔"

"زائرہ۔۔۔۔ زائرہ۔۔۔۔ وہ اچھلتی کودتی زینے عبور کر رہی تھی کہ لیلہ خان سے ٹکراتے بچی۔۔۔۔"

"حسبی اللہ۔۔۔زری میرا بچہ خیر ہے نا کیوں اتنی اوتاولی ہو رہی ہے توں۔۔؟لیلہ نے تجسس سے پوچھا ۔۔۔۔"

"ماں جی تایا سائیں نے باہر جانے کی اجازت دے دی ہے اور کہا کہ ہم روز کام کاج سے فری ہو کر جا سکتی ہیں ۔۔۔وہ ہنستے ہوئے بولی اور لیلہ کے گلے لگ گئی۔۔۔۔"

"جیتی رہو خوش رہو لیلہ نے اس کے چہرے کو ہاتھوں کے پیالے میں بھر کر اس کے ماتھے پہ ہونٹ رکھ دیے ۔۔۔۔"

"وہ ماں سے الگ ہوتی زائرہ کے کمرے کی جانب بھاگی۔۔۔۔"

" لیلہ اسے خوش دیکھ کے مسکراتی ہوئی زینے عبور کرتی چھت کی جانب بڑھ گئی۔۔۔۔"

"زائرہ۔۔۔میں کب سے بلا رہی تھی تمھیں۔۔۔کہاں تھی تم۔۔۔؟کب سے بلا رہی تھی۔۔۔وہ ایک ہی سانس میں بولی اور بولتی ہی چلی گئی۔۔۔۔"

"اففف۔۔۔۔لڑکی سانس تو لو۔۔۔۔میں یہیں یوں اور تم کیوں اتنی اوتاولی ہو رہی ہو۔۔۔۔زائرہ نے عجلت میں کہا۔۔۔۔"

"یار زائرہ تایا سائیں نے باہر جانے کی اجازت دے دی۔۔۔اب جلدی کرو اس بند حویلی سے نکل کے باہر پہاڑ کے اوپر کھڑے ہو کر آسمان کو تکنا نیلے آسمان کی دیوانی وہ شوخی سے بولی۔۔۔۔"

"سچ۔۔۔بابا سائیں نے اجازت دی۔۔۔وہ آنکھیں کھولتی ہوئی بولی۔۔۔۔ "

"بلکل۔۔۔زرناب نے کہا۔۔۔۔ "

"وہ اس سے لپٹ گئی۔۔۔اگلے پل وہ دونوں ہنستی مسکراتی حویلی سے نکل گئی۔۔۔۔"

"رحیم بابا یہ سب آپ کیا کر رہے ہیں۔۔۔؟اس نے فرش دھوتے رحیم بابا سے پوچھا۔۔۔۔ "

"زائرہ بی بی یونیورسٹی کے طلبہ سیر کرنے آرہے ہیں اور آپ تو جانتی ہیں کہ جب بھی آتے ہیں سیاہ وہ یہیں بسیرا کرتے ہیں اسی فارم ہاؤس میں۔۔۔کچھ سالوں سے بند رہنے کے باعث یہ بہت گندا ہو رہا تو اسے رہنے کے قابل بنا رہا ہوں۔۔۔رحیم بابا کہتے دوبارہ اپنے کام میں مصروف ہو گئے۔۔۔۔"

"رحیم بابا یہ یونیورسٹی کیا چیز ہے زرناب نے معصومیت سے پوچھا۔۔۔۔ "

"بی بی ایسی جگہ جہاں سے پڑھ لکھ کے لوگ افسر بنتے ہیں رحیم بابا شائستگی سے بولے۔۔۔۔ "

"اوہ اچھا۔۔۔ٹھیک ہے آپ کام کریں زائرہ کہتی آگے بڑھ گئی۔۔۔۔"

"اونچے پہاڑ۔۔۔ہر طرف ہریالی۔۔۔ٹھنڈی ہوائیں۔۔۔ماحول میں ہواؤں کے شور اور ان میں گونجتی ان قدرت کے نظاروں کی دیوانی کی مترنم ہنسی کی آوازیں۔۔۔۔"

"ڈربے نما کمرے میں تاریکی اپنے عروج پر تھی۔۔۔کھڑکی کے پٹ بھی مقفل تھے۔۔۔دروازہ بند کیے وہ بیڈ پر اوندھے منہ لیٹے تکیے میں منہ دیے سسک رہی تھی۔۔۔۔"

"ثوبانہ بیگم کب سے پریشان حال کمروں کے سامنے ہال نما جگہ پر بچھے پلنگ پر براجمان تھی۔۔۔۔ "

"وہ دو کمروں ایک کچن اور واشروم پر مشتمل مکمل بند ایک چھوٹا ساخستہ حال مکان تھا۔۔۔ جسے سلیم احمد نے اپنی جوانی میں ہی خریدا تھا اس مکان کے علاوہ ان کے پاس کچھ بھی نہ تھا۔۔۔ دو کمروں کے آگے کچھ دس فٹ سے زیادہ جگہ نہ تھی۔۔۔۔"

"ثوبانہ اٹھی اور دیہ کے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔۔۔۔"

"دیہ۔۔۔۔ بیٹا دروازہ کھولو ثوبانہ نے دروازہ زور سے پیٹا۔۔۔۔"

"وہ نہ چاہتے ہوئے بھی اٹھی۔۔۔ کیونکہ وہ دکھی بوڑھی ماں کو پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔۔"

"دیہ نے آگے بڑھ کے دروازہ کھولا۔۔۔۔"

"دیہ کی حالت دیکھ کے ثوبانہ کا دل دہل گیا۔۔۔۔"

"دیہ میری جان یہ کیا حالت بنا رکھی ہے۔۔۔۔"

"رونے سے اس کی آنکھیں سوجی ہوئی تھی۔۔۔ کچھ دنوں سے نہ سونے کے باعث آنکھوں کے گرد سیاہ ہلکوں کا راج تو پہلے ہی تھا۔۔۔ آنکھوں کے سوج جانے نے اس کی حالت مزید بیگاڑ دی تھی۔۔۔۔"

"امی۔۔۔ میں ابو کو نہ بچا سکی۔۔۔ وہ دوائی کے لیے اچھی خوراک کے لیے سسکتے بلکتے مر گئے امی میں کچھ نہ کر سکی۔۔۔ میرا کیا فائدہ۔۔۔ وہ ماں کے سینے سے لگی بلکنے لگی۔۔۔۔"

"دیہ میری بچی یہ قسمت کے فیصلے ہیں تمھارا اس میں کوئی دوش نہیں۔۔۔ ثوبانہ نے اس کی کمر سہلاتے ہوئے کہا۔۔۔۔"

"نہیں امی میں ابو کی مجرم ہوں۔۔۔وہ سسکتے ہوئے گویا ہوئی۔۔۔"

"نہیں ہو مجرم یہ تمھارا وہم ہے دیہ۔۔۔اور پھر تم نے تو کوشش کی نہ جان میری۔۔۔نوکری نہیں ملی اس میں تیرا کیا قصور رہاں۔۔۔ثوبانہ نے اس کا چہرا ہاتھوں کے پیالے میں بھر کر اس کے گال پہ بوسہ ثبت کیا۔۔۔"

"دیہ پھر سے ماں کے سینے سے لپٹ گئی۔۔۔۔"

"یوں نہ کھانے سے، روتے رہنے سے کیا تیرے ابو واپس آئیں گے؟ثوبانہ نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔"

"نہیں۔۔۔اس نے نفی میں سر ہلایا۔۔۔۔"

"تو پھر کیا یہ چاہتی ہو کہ تمھارے ابو کی طرح میں بھی سسکوں بلکوں۔۔۔گھر میں فاقوں کی نوبت آئے؟ ثوبانہ نے بھنویں اچکاتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔"

"نہیں امی اللہ نہ کرے کہ آپ پہ ایسا وقت آئے۔۔۔وہ ماں سے لپٹ کے عجلت میں بولی۔۔۔۔"

"تو پھر حالت سنوارو اور نوکری کی تلاش کرو۔۔۔ثوبانہ نے پیار سے کہا۔۔۔۔"

"جی امی کل سے انشاءاللہ وہ دل میں تہیہ کرتے ہوئے بولی۔۔۔۔"

"شاباش!اب منہ دھولو فریش ہو جاؤ ثوبانہ مسکراتے ہوئے بولی۔۔۔۔"

"جی امی کہتی دیہ واشروم چلی گئی۔۔۔۔"

"دیہ اب کافی اچھا محسوس کر رہی تھی۔۔۔"

****

"یار علی باہر کا منظر کتنا پر اسرار ہے۔۔۔ اونچے پہاڑ۔۔۔ بھیڑیوں کی آوازیں۔۔۔ خشک جھاڑیوں میں ہوا سے پیدا ہونے والی سرسراہٹ رافع نے کھڑکی کے پردے ہٹا کر باہر دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔"

"خیال رکھ یہ بھیڑیے کھڑکیاں توڑ کے اندر بھی آجایا کرتے ہیں علی نے فارس کو آنکھ ماری۔۔۔"

"اومائی گاڈ۔۔۔ کیا ایسا بھی ہوتا ہے۔۔۔؟ رافع نے جھٹ پٹ کھڑکی کے پٹ مقفل کر دیے اور پیچھے ہٹا۔۔۔۔"

"ہاہاہاہا۔۔۔ ڈرپوک کہیں کا۔۔۔ علی اور فارس نے یک زبان ہو کر کہا۔۔۔۔"

"ویسے فارس توں بڑا افریش بیٹھا ہے۔۔۔ جبکہ تیری چھمک چھلو وہاں صارم کے ساتھ رہی ہر پل۔۔۔ آج تو یہ بے ہوش بھی نہیں ہوا علی۔۔۔ رافع نے علی کے ہاتھ پہ ہاتھ مارا اور دونوں ہنس پڑے۔۔۔۔"

"کیا پتہ جذبے مٹ گئے ہوں گے جناب کے علی نے دانت تلے زبان دبائی۔۔۔۔"

"نہیں جی ایسا کچھ نہیں۔۔۔ نہ ہی جذبے ماند پڑے ہیں۔۔۔ نہ ہی محبت ختم ہوئی ہے۔۔۔ بس دل کو سمجھایا ہے کہ غم جاناں منائے گے بھی تو جاناں سے چھپ کر فارس نے متاسفانہ انداز سے کہا۔۔۔"

"اُفف۔۔۔ یار اپنا تو شاعر بھی بن گیا۔۔۔ رافع نے بیڈ پہ گرتے ہوئے کہا۔۔۔۔"

"ہاہاہاہا۔۔۔ یہ ابھی بہت کچھ بنے گا بس دیکھتا جا علی نے فارس کو چٹکی کاٹی۔۔۔۔"

"ایک نمبر کا بغیرت ہے توں فارس چڑ کے بولا۔۔۔۔"

"توبہ ہر ٹائم جھگڑا لڑکوں اور کام نہیں ہے تمھیں۔۔۔رافع نے کانوں کو ہاتھ لگاتے ہوئے کہا۔۔۔۔"

"ابھی وہ ایک دوسرے کو تنگ کر رہے تھے کہ دروازے پہ دستک ہوئی۔۔۔۔"

"فارس نے آگے بڑھ کے دروازہ کھولا۔۔۔۔"

"الوینہ تم سوئی نہیں۔۔۔؟ علی الوینہ کو دروازے کے سامنے پا کر آگے بڑھا۔۔۔۔"

"علی مجھے بہت ڈر لگ رہا تھا۔۔۔ہر طرف سناٹا اور ان میں بھیڑیوں کی آوازیں بہت خوف آرہا تھا مجھے وہ ڈری سہمی بولی۔۔۔۔"

"تمھیں ڈر لگ رہا تھا۔۔کومل کدھر تھی؟ رافع نے آگے بڑھ کے پوچھا۔۔۔۔"

"وہ تو کچھ ٹائم پہلے صارم کے ساتھ کمرے سے نکل گئی تھی الوینہ نے آہستگی سے کہا۔۔۔۔"

"اس ٹائم صارم کے ساتھ پر کہاں فارس نے عجلت میں پوچھا۔۔۔۔"

"یہ مجھے نہیں پتہ۔۔۔الوینہ نے نفی میں سر ہلایا۔۔۔۔"

"اوکے! جب تک جاگ رہی ہو یہیں ہمارے پاس بیٹھو ہم جاگ رہے ہیں۔۔۔گپ شپ کرتے ہیں۔۔۔صبح نکلتے ہیں گھومنے رافع نے اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔۔۔۔"

"وہ سب ہنسی مذاق میں محو ہو گئے البتہ فارس کے ذہن میں کومل کا خیال گردش کر رہا تھا۔۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"آج موسم کافی خوشگوار تھا صبح سے ہی ٹھنڈی ہوائیں چل رہی تھی۔۔۔ ہلکے ہلکے بادل تو تھے ہی اب تو باقاعدہ کالی گھٹائیں چھا چکی تھی۔۔۔۔"

"موسم کی خوشگواری سے زائرہ صبح سے ہی لطف اندوز ہو رہی تھی۔۔۔ اور اب کالی گھٹاؤں کے چھا جانے سے اس کا دل بلیوں اچھل پڑا تھا۔۔۔ ہلکی ہلکی بوندا باندی شروع ہو چکی تھی وہ زرناب کو بن بتائے ہی باہر بھاگ گئی تھی۔۔۔ اونچے پہاڑوں کے اوپر کھڑے ہو کر بارش میں بھیگنا اسے شروع سے ہی بہت پسند تھا۔۔۔۔"

"وہ آسمان کو دیکھ کے ہنستی اور ہنستی ہی چلی جاتی تھی۔۔۔ پہاڑوں کو توڑ کر بنائے گئے ان راستوں پر وہ بغیر ڈرے بھاگتی ہی جا رہی تھی۔۔۔۔"

"وہ حویلی سے کافی دور نکل آئی تھی۔۔۔ یہاں سے فارم ہاؤس کچھ مسافت پر ہی تھا۔۔۔ بارش کافی تیز ہو چکی تھی۔۔۔۔"

"یار علی ہم انجوائے کرنے آئے تھے پر یہاں یہ روز روز ہونے والی بارش تو ہمارا راستہ روکے بیٹھی ہے۔۔۔ ٹھیک سے گھوم ہی نہیں پاتے کہ بارش آجاتی ہے۔۔۔ رافع متاسفانہ انداز میں گویا ہوا۔۔۔۔"

"ہمم۔۔۔ تو بیٹا اب ہم کیا کر سکتے ہیں خیر یہ بتا پکوڑے کھائے گا تو ہم تو جا رہے ہیں علی نے ہونٹوں پر زبان پھیرتے ہوئے کہا۔۔۔۔"

"یس۔۔۔ کھاؤں گا۔۔پر ساتھ نہیں آؤں گا میرے لیے یہیں لے آنا کہتا رافع کھڑکی کی جانب بڑھ گیا جبکہ علی باہر نکل گیا۔۔۔"

"کھڑکی کے پٹ وا کرتے ہی بارش کی بوندیں پھوار کی صورت میں اس کے چہرے پر پڑی۔۔۔ سرد ہوا کو اپنی سانسوں میں اتارتے ہوئے اس نے دوربین سے دور تلک دیکھنا شروع کر دیا۔۔۔"

"بارش انتہا درجے کی تیز ہو چکی تھی۔۔۔ باہر آندھی و طوفان برپا تھا۔۔۔ پہاڑ ہواؤں کے زور سے ٹوٹ ٹوٹ کے گر رہے تھے۔۔۔"

"وہ بے خبر۔۔۔ ہر ڈر کو دل سے نکالے بارش میں نہا رہی تھی۔۔۔"

"اوہ مائی گاڈ آئی تھنک یہ لڑکی پاگل ہے کیسے نہائی جا رہی ہے بارش میں۔۔۔ پر ضروری نہیں کہ وہ نہا ہی رہی ہو کیا پتہ کسی مصیبت میں ہو رافع کے ذہن میں ہزاروں خیالات نے جنم لیا وہ اپر پہنتا باہر بھاگ گیا۔۔۔"

"سفید لباس میں ملبوس جو بھیگ جانے سے اس کے وجود کے ساتھ چپک گیا تھا۔۔۔ بند آنکھیں آسمان کی جانب چہرا کیے بارش کی بوندوں کو ہتھیلیوں پر محسوس کرتے ہوئے وہ چھوٹے بچوں کی مانند مسکرا رہی تھی۔۔۔"

"رافع کتنے پل سے اس کے پیچھے دو فٹ کے فاصلے پہ کھڑا بغیر پلک جھپکائے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔ زائرہ اسے کسی پرستان کی سفید پری کی مانند لگ رہی تھی۔۔۔ وہ جو کچھ لمحے پہلے یہ سوچ کہ آیا تھا کہ وہ سب سے پہلے جا کر اسے ڈانٹے گا پھر پیار سے سمجھائے گا کہ اتنے خوفناک پہاڑوں میں یہ اس کا کیسا پاگل پن ہے اور اگر کے وہ مصیبت

میں ہوئی تو اسے بچائے گا۔۔۔اب اپنے دل کو کیسے سمجھائے جو چاہتا تھا کہ یہ وقت یہ عمر یہ جہاں یہیں تھم جائے اور وہ اس دشمن جاں کو یونہی دیکھتا رہے۔۔۔۔"

"رافع سوچوں میں گم اسے دیکھنے میں مست تھا کہ زائرہ کا پاؤں پھسلا چیخ اس کے منہ سے بر آمد ہوئی۔۔۔۔"

"زائرہ کی آنکھوں میں موت کی ہیبت تھی۔۔۔اسے لگا وہ اب نہیں بچ پائے گی جہاں زائرہ کھڑی تھی وہاں نیچے کھائی تھی۔۔۔۔"

"لیکن یہ کیا اس کے گرد تو مضبوط بانہوں کا گھیرا تھا۔۔۔۔"

"جیسے ہی زائرہ گرنے لگی رافع نے آگے بڑھ کے اسے تھام لیا وہ رافع کی بانہوں میں جھول گئی۔۔۔۔"

"کتنے ہی پل وہ ایک دوسرے کی آنکھوں میں خود کا عکس دیکھنے میں محو رہے۔۔۔۔"

"خود پر رافع کی نظروں کی تپش کو محسوس کرتے ہوئی وہ کسمسائی۔۔۔شرم سے اس کے گال سرخ ہو گئے زائرہ نے نظریں جھکا لی۔۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"رافع نے اس کے گرد اپنے بازوؤں کا حصار ڈھیلا کر دیا۔۔۔وہ ایک سیکنڈ بھی ضائع کیے بغیر بھاگ گئی۔۔۔۔"

"رافع کتنے ہی پل دھڑکتے دل کے ساتھ اسے جاتا دیکھتا رہا۔۔۔۔"

"صارم ہم شادی کب کر رہے ہیں۔۔۔؟ کومل نے صارم کی جانب دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔"

"کر لیں گے شادی بھی اتنی کیا جلدی ہے صارم نے لاپرواہی سے کہا۔۔۔۔"

"کیا مطلب صارم کر لیں گے۔۔۔کب کر لیں گے۔۔۔یہ کیوں نہیں کہتے کہ شادی کرنا ہی نہیں چاہتے تم۔۔۔کومل غصے سے بولی۔۔۔۔"

"ایسی بات نہیں ہے کومل۔۔۔ابھی ایج نہیں ہے شادی کی۔۔۔صارم نے ٹیبل پر ٹانگ رکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔"

"اف۔۔۔تو ٹھیک ہے جب عمر ہو کر لینا جس سے مرضی میں تو جارہی ہوں۔۔۔کومل غصے سے کرسی کو ٹانگ مارتی چلی گئی۔۔۔۔"

"کومل۔۔۔۔صارم اٹھ کے اس کے پیچھے بھاگا اور اسے کندھوں سے تھام کر سیدھا کرتے ہوئے بانہوں میں بھینچ لیا۔۔۔۔"

"کومل نے اس کے چہرے کی جانب دیکھا۔۔۔۔"

"میری جان ناراض تو مت ہوا وکے جب کہو گی مام ڈیڈ کو لے آوں گا آپ کے پیرنٹس سے ملوانے۔۔۔وہ اس کے گرد بازوؤں کا گھیرا اور مضبوط کرتے ہوئے بولا۔۔۔۔"

"سچ۔۔۔وہ خوش ہوتے ہوئے بولی۔۔۔۔"

"بلکل سچ۔۔۔صارم نے کہا۔۔۔۔"

"کومل اس کے سینے میں منہ دیے مسکرائی۔۔۔۔"

"تمھیں۔۔۔سونے کی چڑیا کو اپنے جال سے نکلنے دوں ایسا ہو سکتا ہے بھلا۔۔۔صارم نے سوچتے ہوئے مکروہ مسکراہٹ ہونٹوں پہ بکھیری۔۔۔۔"

"کومل نے ایڑیاں اٹھا کر اس کے گال پہ ہونٹ رکھ دیے۔۔۔۔"

"صارم نے بانہوں کا حصار اس کے گرد مضبوط کرتے ہوئے اس کے گال پہ کس کی اور اپنے ہونٹ اس کے ہونٹوں کی جانب بڑھائے۔۔۔۔ "

"کومل کسمسائی۔۔۔۔"

"یہ سب کیا ہو رہا ہے۔۔۔؟ چھوڑ دو کومل کو اور خبردار جو آئندہ اسے چھوا بھی تو۔۔۔فارس یہ منظر دیکھتے ہوئے دھاڑا۔۔۔۔"

"کومل فارس کی آواز پہ صارم سے الگ ہوئی۔۔۔۔"

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

Posted on Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کرسکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Writers .Official

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp No : 0316-7070977

"اچھا۔۔۔تو کیا کرلے گا توں۔۔۔تجھے کیا تکلیف ہورہی ہے تیری بہن ہے۔۔۔صارم ہٹ دھرمی سے آگے بڑھ کے بولا۔۔۔۔"

"بہت کچھ فارس نے اسے گریبان سے تھامتے ہوئے دھکا مارا۔۔۔۔"

"کومل نے آگے بڑھ کے ایک زوردار تھپڑ فارس کے منہ پہ رسید کیا تم کون ہوتے ہو میرے معاملے میں انٹرفیئر کرنے والے وہ چیخی۔۔۔۔"

"صارم نے قہقہہ بلند کیا۔۔۔"

"فارس کی آنکھوں میں خون اتر آیا پر بے بسی اس کے چہرے سے عیاں تھی۔۔۔"

"دیکھ لوں گا تجھے میں۔۔۔فارس مٹھیاں بھینچتے ہوئے بولا۔۔۔"

"دیکھ لینا۔۔۔بلکہ ابھی دیکھ لو۔۔صارم ہٹ دھرمی سے بولا۔۔۔"

"پلیز فارس گیٹ آؤٹ فرام ہئیر ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا کومل نے ہاتھ کے اشارے سے اسے جانے کا اشارہ کیا۔۔۔"

"فارس لڑکھڑاتے قدموں سے مڑا کومل صارم کے گلے لگ کے اسے منانے لگ گئی۔۔۔"

"کومل کو دیکھ کے فارس کی آنکھوں میں نمی اتر آئی۔۔۔"

"تم محبت اور جسمانی ہوس میں فرق کیوں نہیں کر پا رہی کومل۔۔۔؟درد کی ٹیس اس کے دل میں اٹھی۔۔۔"

"رافع آنکھیں موندے بیڈ پر لیٹا ہوا تھا۔۔۔نیلی جھیل سی آنکھیں۔۔۔باریک ہونٹ جو لپ اسٹک کے باوجود بھی سرخی بکھیر رہے تھے۔۔۔کھلا کھلا سفید رنگ۔۔۔تیکھی ناک۔۔۔وہ حقیقی لفظوں میں کسی پرستان کی پری سے کم نہ تھی۔۔۔زائرہ کا چہرا اس کی آنکھوں کے سامنے گردش کر رہا تھا۔۔۔دماغ میں اس کے ہی خیالات تھے۔۔۔وہ آنکھیں بند کیے اسے سوچتے ہوئے مسکرا رہا تھا۔۔۔"

"ارے او مجنوں خیر ہے۔۔۔ مسکرا کیوں رہا ہے یوں بے وجہ فارس نے رافع کو اکیلے ہنستے ہوئے پایا تو پوچھا ۔۔۔۔"

"بس دل کو کوئی بھا گیا ہے۔۔۔وہ اٹھ کے بیٹھتے ہوئے بولا۔۔۔۔"

"ان اونچے پہاڑوں میں تیرے دل کو کوئی بکری تو نہیں بھا گئی۔۔۔ صبح میرے دل کو بھی ایک بھائی تھی علی جو ریموٹ سیٹ کر رہا تھا ہنستے ہوئے بولا۔۔۔۔"

"نہیں نہیں بکری نہیں وہ تو سفید پری ہے پری۔۔۔رافع پری پہ زور دیتے ہوئے بولا۔۔۔۔"

"ہاں وہی سفید اسی کی بات کر رہا ہوں صبح میں نے اسے پہاڑ کی اوٹ میں دیکھا چھپ کے کھڑی تھی علی پیچ لگاتے ہوئے بولا۔۔۔۔"

"سچ دیکھا کیسی دیکھتی ہے؟رافع بلکل سیریس تھا آج پہلی بار وہ علی کی نگاہوں میں چھپی شرارت نہیں پہچان سکا تھا۔۔۔۔"

"بلکل سفید۔۔۔۔"

" ہاں بلکل ایسی ہی ہے اور بتاؤ۔۔۔۔"

"پتلی دم اور تراشے ہوئے سینگ ہیں۔۔۔ شاید بیتل بکری ہے۔۔۔پر رافع اس سے قبل ایسی خوبصورت بکری میں نے نہیں دیکھی واللہ۔۔۔۔وہ بکری کی بلائیں لیتے ہوئے بولا۔۔۔۔"

"توں بکری کی بات کر رہا تھا۔۔۔؟رافع کو جھٹکا لگا۔۔۔۔"

"یس اف کورس بکری کی۔۔۔کیوں کیا ہوا کیا ایسی نہیں ہے؟ علی نے بھنویں اچکائے۔۔۔"

"کمینے میں بکری کی بات نہیں کر رہا تھا۔۔میں اس لڑکی کی بات کر رہا تھا جو پہاڑوں میں بارش میں بھیگ رہی تھی جسے میں بچانے گیا تھا اور دل ہار آیا۔۔اس نے آگے بڑھ کے علی کو چماٹ رسید کی اور ساری کہانی بتائی۔۔۔۔"

"فارس کی ہنسی چھوٹ گئی۔۔۔"

"ہاہاہا۔۔۔اسٹوری اچھی کری ایٹ کرتے ہو میں تو کہوں گا لکھاری بن جاؤ علی نے ہنستے ہوئے کہا۔۔۔"

"علی فارس۔۔۔یہ کیا بد تمیزی ہے یار تم لوگوں نے تو میری محبت کا تماشہ بنا دیا میری محبوبہ کو بکری سے ملا دیا ۔۔۔اٹس ناٹ فیئر۔۔۔وہ ہاتھ سے سر تھام کے رہ گیا۔۔۔"

"ہاہاہا۔۔۔محبوبہ بکری۔۔۔علی اور فارس ہنسے اور ہنستے ہی چلے گئے۔۔۔"

"میں جا رہا ہوں رافع ناراض ہوتے ہوئے بولا اور اٹھ کے جانے لگا۔۔۔"

"ارے رک۔۔۔اچھا بتا کیا واقع تجھے کوئی اچھی لگنے لگی ہے؟ علی نے اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھتے ہوئے پوچھا ۔۔۔۔"

"ہاں نا جب میں اسے بچانے گیا رافع نے کہا۔۔۔"

"ہیں...!تو اسے بچانے بھی پہنچ گیا مطلب ہیرو گیری بھی کر آیا تو واہ واہ۔۔۔فارس نے تالی بجاتے ہوئے کہا۔۔۔"

"کیسے بچایا؟ اور کیا تھا اسے علی نے بھنویں اچکائے۔۔۔"

"وہ بھیگ رہی تھی پر مجھے لگا مصیبت میں ہے میں گیا۔۔۔ اسے دیکھتا ہی رہا۔۔۔ اس کا پاؤں پھسلا اچانک وہ گرنے لگی۔۔۔ میں نے اسے تھاما وہ میری بانہوں میں جھول گئی۔۔۔ نظریں ملی۔۔۔ دل میں طوفان برپا ہوا۔۔۔ اس کی نگاہیں شرم سے جھکی گال گلابی ہوئے وہ اپنا دامن میرے حصار سے چھڑواتی بھاگ گئی۔۔۔ رافع نے ایک ایک لفظ پہ زور دیتے ہوئے کہا۔۔۔"

"واٹ آ رومانٹک سین۔۔۔ یار فارس علی آنکھیں بند کرتے ہوئے بولا۔۔۔۔"

"رومانٹک سین کو چھوڑ بتا اس کا پتہ کیسے ڈھونڈوں۔۔۔؟ رافع تجسس سے بولا۔۔۔۔"

"میں ہوں نا فارس ہے نا دلہن میرے یار کی ہم لے کر جائیں گے لڑکی دیکھا دینا نام پتہ معلوم کرنا ہمارا کام کیوں فراڈ۔۔۔ آئی مین فارس۔۔۔۔ وہ ہنستے ہوئے بولا۔۔۔۔"

"یس آف کورس۔۔۔ فارس مسکرایا۔۔۔۔"

"تھینکس یار۔۔۔ رافع نے ایک ساتھ دونوں کو گلے لگایا۔۔۔۔"

"پارٹی تو بنتی ہے نا۔۔۔۔ علی نے آنکھیں گول گول گھمائی۔۔۔۔"

"وائے ناٹ۔۔۔ چلو نا رافع نے اپر اٹھاتے ہوئے کہا اور تینوں کمرے سے نکل گئے۔۔۔۔"

"زائرہ صوفے کی پشت کے ساتھ ٹیک لگائے آنکھیں موندیں بیٹھی تھی۔۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"وہ ابھی تک ان مضبوط بانہوں کے حصار کو اپنے گرد محسوس کر رہی تھی۔۔۔۔"

"اسے لگا کہ ابھی بھی وہ دو گہری بھوری آنکھیں اس کا تعاقب کر رہی ہیں۔۔۔اس نے آنکھیں کھول لی۔۔۔ دل میں ایک عجب سا شور برپا تھا۔۔۔دھڑکنیں بے ترتیب ہو رہی تھی۔۔۔شاید اس لیے کہ وہ اس اجنبی کی تیز دھڑکنوں کو محسوس کر رہی تھی۔۔۔یا شاید اس لیے کے وہ دل ہار بیٹھی تھی۔۔۔۔"

****

"دیہ آج ایک بار پھر سارے شہر کے دفتروں کے چکر لگا کے آ رہی تھی۔۔۔۔"

" پر وہ نوکری ہی کیا جو اتنی آسانی سے مل جائے۔۔۔خاص طور پر غریب کو۔۔۔۔"

"تھکے ہارے قدم اٹھاتی۔۔۔چہرے پر مایوسی کے تاثرات لیے وہ گلی میں انٹر ہوئی۔۔۔۔"

"وہ نگاہیں نیچی کیے اپنی پریشانی کے عالم میں چلتی جا رہی تھی کہ اچانک کسی سے ٹکرائی۔۔۔فائلیں زمین بوس ہو گئی۔۔۔۔"

"وہ چپ چاپ نیچے بیٹھ کے فائلیں سمیٹنے لگی۔۔۔۔"

"میکال جو اس کی طرف سے کسی سخت رد عمل کے لیے خود کو تیار کر چکا تھا۔۔۔اس کی طرف سے کوئی بھی رد عمل نہ پا کر حیران ہوا۔۔۔۔"

"وہ فائلیں اٹھاتی آگے بڑھ گئی۔۔۔۔"

"رکیے۔۔۔میکال نے دیہ کو آواز دی۔۔۔۔"

"جی۔۔۔وہ مڑی اور ایک نفیس نسوانی آواز ابھری۔۔۔۔"

"کیا میں آپ کی پریشانی کی وجہ جان سکتا ہوں؟ دراصل میں روز ہی آپ کو اس فائل کے ہمراہ صبح جاتا ہوا دیکھتا ہوں اور شام آپ مایوسی کے عالم میں لوٹتی ہیں۔۔۔اس نے ہچکچاتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔"

"نہیں کچھ نہیں۔۔۔وہ مختصر جواب دیتی پلٹی۔۔۔۔"

"کچھ تو ہے۔۔۔لیکن شاید آپ بتانا نہیں چاہتی مجھے۔۔۔میکال نے کہا۔۔۔۔"

"میں آپ کو کیوں بتاؤں۔۔۔ویسے بھی میں اجنبیوں سے بات نہیں کرتی وہ سرد لہجے میں گویا ہوئی۔۔۔۔"

"میں اجنبی نہیں ہوں آپ کا پڑوسی ہوں۔۔۔میں نے تو اس لیے پوچھا کہ شاید میں آپ کی کوئی مدد کر سکوں وہ شائستگی سے بولا اور بائیک اسٹارٹ کرنے لگا۔۔۔۔"

"رکیں۔۔۔اس سے پہلے کا میکال جاتا دیہ نے اسے پکارا۔۔۔۔"

"جی۔۔۔اس نے دیہ کی جانب دیکھا۔۔۔۔"

"میں نوکری کی تلاش میں ہوں۔۔۔پچھلے ایک سال سے لیکن افسوس مل نہیں سکی کبھی۔۔۔وہ متاسفانہ انداز میں گویا ہوئی۔۔۔۔"

"ہمم۔۔۔ٹیچنگ کر لیں گی آپ میکال نے پوچھا۔۔۔۔"

"جی میں کر لوں گی وہ عجلت میں بولی۔۔۔۔"

"میں ایک ٹیچر ہوں۔۔۔اس ایڈریس پہ آجانا کل آپ۔۔۔ٹرائے کروں گا آپ کو نوکری مل جائے۔۔۔میکال نے کارڈ تھماتے ہوئے کہا۔۔۔"

"بہت شکریہ دیہ مسکراتے ہوئے بولی۔۔۔"

"میکال چہرے پہ مسکراہٹ بکھیرے آگے بڑھ گیا۔۔۔"

"دیہ نے گھر آتے ہی ہال میں بچھی چارپائی پہ فائل رکھی اور بیٹھتے ہوئے شوز اتارے۔۔۔"

"ارے تم کب آئی ثوبانہ نے کچن سے نکلتے ہوئے پوچھا۔۔۔"

"ابھی آپ کیسی ہیں؟ دیہ نے لیٹتے ہوئے پوچھا۔۔۔"

"میں تو ٹھیک ہوں تم بتاؤ کیا بنا۔۔۔نوکری کا۔۔۔؟ ثوبانہ نے پرامید لہجے میں پوچھا۔۔۔"

"نہیں ملی۔۔۔پر ایک سکول کا پتہ چلا ہے کل جاؤں گی۔۔۔وہ خفگی سے بولی شاید قسمت سے خفا تھی۔۔۔"

"ثوبانہ نے نگاہ آسمان کی جانب اٹھائی۔۔۔"

"ارے زائرہ تم یہاں کیوں بیٹھی ہو۔۔۔دیکھو تو شکل سے ایسے لگ رہی ہو جیسے صدیوں کی بیمار ہو۔۔۔کیوں پریشان ہے میری بیٹی؟ گل جہاں نے فکر مندی سے پوچھا۔۔۔"

"کچھ نہیں ماں جی میں تو ایسے ہی ادھر بیٹھ گئی زائرہ نے دھیمی آواز میں کہا اور سامنے رکھے میز پر اپنی نگاہ مرکوز کر دی۔۔۔"

"اچھا۔۔۔تو اس میز کو کیوں گھور رہی ہو گل جہاں نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔۔۔"

"کہاناماں جی کچھ نہیں ہوا زائرہ نے بیزاری سے جواب دیا۔۔۔"

"کچھ تو ہوا ہے میں ماں ہوں تمھاری بیٹا تمھارے چہرے کے تاثرات سے تمھاری بے چینی بھانپ سکتی ہوں اب جلدی سے بتاؤ شاباش گل جہاں نے اس کے چہرے پہ آئی بالوں کی لٹ کو پیچھے کرتے ہوئے کہا۔۔۔"

"ماں جی میرا دل بہت ہی بے چین ہے نا جانے کیوں؟ وہ گل جہاں کے سینے سے لگ کے سسک پڑی۔۔۔"

"میری گڑیا کوئی وجہ؟ گل جہاں نے بھنویں اچکاتے ہوئے پوچھا۔۔۔"

"کوئی وجہ نہیں ہے ماں جی بس پتہ نہیں دل کیوں بے چین ہے وہ آہستگی سے بولی۔۔۔"

"بیٹا کبھی کبھی ایسا ہو جاتا ہے۔۔۔تم اٹھو فریش ہو جاؤ ہنسو کھیلو سب ٹھیک ہو جائے گا خود کو مضبوط بناؤ۔۔۔ اٹھو چینج کرو اور کچھ اچھا سا بنا کے کھاؤ۔۔۔سب ٹھیک ہو جائے گا گل جہاں اسے دلاسہ دیتی اٹھ کے چلی گئی ۔۔۔۔"

"زائرہ نے صوفے کے نیچے سے سلیپر ڈھونڈ کے پاؤں میں پہنے اور اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔۔۔"

"میرا دل اس اجنبی کو دیکھنے پہ بضد کیوں ہے؟ کیوں؟ میں تو اسے ٹھیک سے جانتی بھی نہیں ہوں پھر یہ سب کیا ہو رہا ہے میرے ساتھ۔۔۔کیا مجھے اس سے محبت ہو گئی۔۔۔۔محبت نہیں نہیں محبت کیسے کر سکتی ہوں میں ۔۔۔سبین خان کا غضب سے بھرا چہرا اور خون ہوتی آنکھیں اس کی نگاہ کے سامنے لہرائی۔۔۔زائرہ کو جھرجھری سی آ گئی۔۔۔۔"

"وہ خود پر ضبط کرتی لیٹ گئی۔۔۔۔"

"پر یہ کیا دل تو ابھی بھی بضد تھا۔۔۔ آخر زائرہ دل کے ہاتھوں مجبور ہو گئی۔۔۔ وہ اٹھی اور واشروم کی جانب بڑھ گئی۔۔۔۔"

"کچھ لمحے بعد سفید چوڑی دار پاجامے اور سرخ لانگ قمیض میں ملبوس، بھورے لمبے بالوں کو کمر پر کھلا چھوڑے ، ہلکا سا میک اپ کیے وہ انتہا کی خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔ دوپٹہ گلے میں ڈالے وہ کمرے سے نکل گئی۔۔۔۔"

"آج پہلی بار زائرہ یوں بن سنور کے گھر سے نکلی تھی۔۔۔۔"

"زائرہ آپی آپ کہاں جا رہی ہیں؟ اس سے پہلے کے وہ بیرونی دروازے سے باہر نکلتی سالار کی آواز اس کی سماعت سے ٹکرائی۔۔۔۔"

"باہر جا رہی ہوں گھر بور ہو رہی تھی۔۔۔ وہ عجلت میں پیچھے مڑی اور پیار سے کہا۔۔۔۔"

"میں بھی چلوں؟ وہ چہرے پہ معصومیت سجائے بولا۔۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ہاں ہاں کیوں نہیں کہتے ہوئے زائرہ نے اس کی انگلی تھامی اور اسے لیے لان عبور کر گئی۔۔۔۔"

"سارے راستے سالار اسے اپنی معصوم شرارتوں سے ہنساتا چلا آیا تھا۔۔۔ کچھ وقت پہلے والی تمام اداسی کہیں کھو گئی تھی۔۔۔ وہ بالکل تر و تازا محسوس کر رہی تھی۔۔۔۔"

"زائرہ سالار کی انگلی تھامے چلتی آ رہی تھی اس کے قدم خود بخود فارم ہاؤس کی جانب اٹھ رہے تھے۔۔۔ یہاں سے فارم ہاؤس صاف دیکھائی دے رہا تھا۔۔۔۔"

"رافع چائے کی چسکیاں لیتے ہوئے کھڑکی کے پاس آیا اور جیسے ہی کھڑکی کے پٹ وا کیے تو سامنے اسے وہ دشمن جاں ایک نو دس سالہ بچے کے ہمراہ ہنستی ہوئی آتی دیکھائی دی۔۔۔۔۔"

"علی۔۔۔فارس۔۔۔اس نے علی اور فارس کے چہرے سے کمبل کھینچا گیارہ بجنے والے تھے پر وہ اٹھنے کا نام نہیں لے رہے تھے۔۔۔۔"

"کیا ہوا؟ علی ہڑبڑا کے اٹھ بیٹھا۔۔۔۔"

"وہ آرہی ہے۔۔۔وہ خوش ہوتے ہوئے بولا۔۔۔۔"

"کون؟ علی نے بھنویں تنے۔۔۔۔"

"وہی اس دن والی لڑکی۔۔۔اب اٹھو بھی وہ چلی جائے گی رافع عجلت میں بولا اور علی کو کھینچتا ہوا کھڑکی کے پاس لے آیا۔۔۔۔"

"واؤ۔۔۔۔۔علی نے زائرہ کو دیکھتے ہی منہ کھولا۔۔۔۔"

www.kitabnagri.com

"تیری بھابھی ہے۔۔صاف نظر سے دیکھ رافع نے ہنستے ہوئے کہا۔۔۔۔"

"چل پھر چلیں۔۔۔نام پتہ معلوم کرنے تیری ہیر کا فارس ہنستے ہوئے بولا۔۔۔۔"

"تم لوگ جاؤ نا رافع نے کہا۔۔۔۔"

"یار محبت تجھے ہوئی ہے جائیں ہم علی حیرت سے اسے دیکھنے لگا۔۔۔۔"

"میں نہیں چلتا یہ نہ ہو تھپڑ رسید کر دے تم لوگ جاؤ پلیز کسی بھی طرح اس کا نام معلوم کرو رافع نے ایک ایک لفظ چباتے ہوئے کہا۔۔۔"

"جبکہ علی اور فارس منہ بنائے باہر نکل گئے۔۔۔"

"زائرہ فارم ہاؤس کے سامنے ہی کھڑی تھی۔۔۔"

"ایکسکیوز می !زائرہ کے متحرک پاؤں علی کی آواز پہ رکے۔۔۔"

"اس نے کوئی جواب نہ دیا۔۔۔"

"ایکسکیوز می...!اس دفعہ فارس نے قدرے زور سے آواز دی۔۔۔"

"جاؤ سالار وہ بھئیا شاید آپ کو بلا رہے ہیں اس نے سالار کو کہا۔۔۔"

"مجھے کیوں۔۔۔؟سالار نے آنکھیں مٹکائی۔۔۔"

"اس لیے کہ آپ بہت کیوٹ ہیں زائرہ نے اس کا گال تھپتھپاتے ہوئے کہا۔۔۔"

"سالار علی لوگوں کی جانب بڑھ گیا جبکہ زائرہ یہاں وہاں دیکھنے لگی اس کی نگاہیں رافع کی متلاشی تھی۔۔۔"

"جی بھئیا۔۔۔سالار نے فارس کے پاس کھڑے ہو کر پوچھا۔۔۔"

"بلایا کس کو تھا آ کون گیا۔۔۔علی نے تیور بیگاڑے۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"اوئے مے بی وہ نہ بتاتی پر یہ تو لازمی بتادے گا عقل سے کام لے اب اوڈ نگر۔۔۔فارس نے ڈنگر پہ زور دیتے ہوئے کہا۔۔۔"

"ہمم۔۔۔۔یہ تو ٹھیک کہا۔۔۔۔"

"سالار انھیں حیرت سے تک رہا تھا۔۔۔"

"بیٹا آپ کا نام کیا ہے؟ فارس نے سالار کے پاس زمین پر گھٹنوں کے بل بیٹھتے ہوئے پوچھا۔۔۔"

"سالار خان۔۔۔اس نے ہنستے ہوئے کہا۔۔۔۔"

"اونائس نیم۔۔۔پڑھتے کس کلاس میں ہو۔۔۔؟ علی نے پوچھا۔۔۔۔"

"فورتھ میں سالار چہکتے ہوئے بولا۔۔۔۔"

"گڈ۔۔۔!ساتھ جو ہیں آپ کے کیا لگتی ہیں آپ کی؟ علی مدعے پہ آیا۔۔۔۔"

"آپی ہیں اس نے آہستگی سے کہا۔۔۔۔"

"گڈ۔۔۔!آپی کا نام فارس نے پوچھا۔۔۔۔"

"زائرہ خان۔۔۔اب میں جاؤں اس نے بتاتے ہوئے کہا۔۔۔۔"

"نہیں ابھی رکو یہیں۔۔۔یہ بتاؤ آپ پٹھان ہو؟ اور کہاں رہتے ہو؟ علی نے اس کے پاس بیٹھ کے پیار سے پوچھا۔۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"نہیں ہم بلوچ ہیں۔۔۔اور حویلی میں رہتے ہیں۔۔۔تایا سائیں یعنی زائرہ آپی کے ابو اس بستی کے سردار ہیں بتاتے ہوئے وہ رکا نہیں وہاں سے بھاگ گیا۔۔۔"

"پارٹی تیار کرو برخوردار ہم تمھارا کام کر آئے ہیں علی نے کمرے میں آتے ہی اعلان بلند کیا۔۔۔"

"رئیلی پتہ چل گیا ہے۔۔۔بتاؤ کیا نام ہے اس کا۔۔۔رافع نے بے صبری سے پوچھا۔۔۔"

"پہلے پارٹی بعد میں انفارمیشن انڈرسٹینڈ۔۔۔علی نے شوخی سے کہا۔۔۔"

"ہر بات پہ پارٹی۔۔۔آؤ دفع ہو چلو ساتھ رافع غصے سے کہتا باہر نکلا۔۔۔"

"علی اور فارس اس کے پیچھے ہو لیے۔۔۔"

"زائرہ مسلسل ایک گھنٹے سے اس کے انتظار میں یہاں وہاں ٹہل رہی تھی۔۔۔آخر اس کی مراد بر آئی اسے سامنے سے رافع کچھ وقت پہلے والے دونوں لڑکوں کے درمیان آتا ہوا دیکھائی دیا۔۔۔"

"وہ یک ٹکی باندھے تب تک اس کی جانب دیکھتی رہی جب تم وہ اس کی آنکھوں سے اوجھل نہ ہو گیا۔۔۔"

"البتہ رافع اسے نہیں دیکھ پایا تھا کیونکہ وہ درخت کی اوٹ میں چھپ کے کھڑی تھی۔۔۔"

"زائرہ کے دل کی دھڑکنیں تیز ہو گئی۔۔۔شاید دل اچھلنے لگا تھا اسے اس کے درد کی دوا جو مل گئی تھی۔۔۔ دیدار یار بھی کیا عجیب شے ہے۔۔۔"

"بتایا نہیں تم لوگوں نے اس کا کیا نام ہے؟ رافع نے برگر پہ ہاتھ صاف کرتے علی اور فارس سے بے صبری سے پوچھا۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"زائرہ۔۔۔اس بستی کے سردار کی بیٹی ہے سوچ سمجھ کے اظہار کرنارافع کبیر صاحب۔۔۔علی کہتا ہوا برگر کی جانب دوبارہ متوجہ ہوا۔۔۔"

"زائرہ۔۔۔کیانام ہے۔۔۔رافع پیار سے بولا۔۔۔"

"علی نے سر اٹھاکے اس کی جانب دیکھا۔۔۔"

"ویسے انفارمیشن تو غلط ہوئی تو جان نکال لوں گا تمھاری اور ساتھ ساتھ تمھاری رگوں سے یہ برگر شوارما اور کولڈرنک۔۔۔کہتارافع اٹھ گیا۔۔۔"

"دھیان سے مجنوں کہیں تیرا حال بھی فارس والانہ ہو جائے علی نے ہنستے ہوئے کہا۔۔۔"

"مسکراتے ہوئے رافع نے پیچھے مڑ کے دیکھا اور پھر آگے بڑھ گیا۔۔۔"

****

"امی آج میں سکول جارہی ہوں جو میکال نے بتایا تھا۔۔۔دعاکیجیے گا کہ کچھ بن جائے۔۔۔دیہ نے چارپائی پہ بیگ رکھتے ہوئے کہا۔۔۔"

"انشاءاللہ بیٹاسب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔مل جائے گی نوکری۔۔۔تم بیٹھو میں ناشتہ لے کر آتی ہوں کہتی ثوبانہ کچن کی جانب بڑھ گئی۔۔۔"

"ناشتہ کرکے دیہ گھر سے نکل گئی۔۔۔سارے راستے وہ اللہ سے ہمکلام رہی۔۔۔نوکری مل جانے کی دعائیں کرتی رہی۔۔۔"

"السلام علیکم یہاں میکال سر پڑھاتے ہیں دیہ نے چوکیدار کو سلام کرتے ہوئے پوچھا۔۔۔"

"جی پڑھاتے ہیں کوئی کام آپ کو چوکیدار نے پوچھا۔۔۔۔"

"جی ان سے ملنا ہے مجھے۔۔۔دیہ نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔۔۔۔"

"دیکھیے میڈم سر کی اس ٹائم کلاس ہے اور کلاس ٹائم میں اجازت نہیں ہے کہتے ہوئے چوکیدار گیٹ بند کرنے لگا۔۔۔"

"دیکھیے انہیں بتایئے دیہ آئی ہے وہ گیٹ کے بند ہوتے پٹ کو مضبوطی سے تھامتے ہوئے بولی۔۔۔۔"

"بی بی ایک بار کہا نا سمجھ نہیں آتی آپ کو چوکیدار درشتگی سے بولا۔۔۔۔"

"پلیز۔۔۔میں نوکری کے سلسلے میں آئی ہوں انہوں نے مجھے کہا تھا پلیز آپ ان کو بتا دیجیے۔۔۔وہ گلوگیر لہجے میں بولی۔۔۔۔"

"چوکیدار کو دیہ پہ ترس آیا۔۔۔انتظارِ کیجیے کہتا وہ اندر بڑھ گیا۔۔۔۔"

www.kitabnagri.com

"تو اسٹوڈنٹس آج کا ہمارا ٹاپک ہے سیلولر آرگنائزیشن۔۔۔سر میکال نے شائستگی سے کہا اور وائٹ بورڈ کی جانب بڑھا۔۔۔۔"

"سر۔۔۔باہر گیٹ پہ کوئی دیہ نامی لڑکی آپ سے ملنے آئی ہے۔۔۔۔"

"میکال چوکیدار کی آواز پہ مڑا اور ٹیبل پہ مارکر رکھتا باہر نکل گیا۔۔۔کلاس میں خوشی کی باعث شور برپا ہو گیا۔۔۔۔"

"السلام علیکم دیہ میڈم آیئے۔۔۔ویلکم۔۔۔میکال نے شائستگی سے کہا اور دیہ کو اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کیا ۔۔۔۔"

"آپ پہلے کہیں پڑھا چکی ہیں۔۔؟ پرنسپل نے سلام دعا کے بعد اس کے ڈاکومنٹس پہ نظر دوڑاتے ہوئے پوچھا ۔۔۔۔"

"نہیں پڑھایا تو نہیں ہے پر پڑھا لوں گی۔۔۔مجھے نوکری کی اشد ضرورت ہے میرے ابو تڑپ تڑپ کے مر گئے میں کچھ نہ کر سکی وہ ہاتھ جوڑتے ہوئے سسک پڑی۔۔۔۔"

"دیکھیے میڈم آپ حوصلہ رکھیں اپنا نمبر دے دیں۔۔۔میں وائس پرنسپل سے مشورے کے بعد آپ کو بتادوں گی پرنسپل نے چہرے پہ پروفیشنل مسکراہٹ بکھیری۔۔۔۔"

"بہت شکریہ۔۔۔کہتی وہ اٹھ کے آفس سے نکل آئی۔۔۔۔میکال بھی اس کے پیچھے ہی نکل آیا۔۔۔۔"

"دیہ میڈم میں پوری کوشش کروں گا کہ آپ کو جاب مل جائے آپ بھی دعا کیجیے۔۔۔۔تعلیمی قابلیت آپ کی بہت اچھی ہے۔۔۔میکال نے شائستگی سے کہا۔۔۔"

"شکریہ۔۔۔اب میں چلتی ہوں وہ چہرے پر مسکراہٹ بکھیرے بولی اور گیٹ کی جانب بڑھ گئی۔۔۔۔"

"میکال چہرے پہ مسکراہٹ لیے کلاس کی جانب بڑھ گیا۔۔۔۔"

* * * * * * * * * * * * * * * *

"کیا بنا کام ہو تو جائے گا نا صارم نے کیفے میں آخری کیبن میں بیٹھے شخص سے سرگوشی کے سے انداز میں پوچھا ----"

"جی صاحب ہو تو جائے گا کام پر وہ رقم بہت زیادہ کی ڈیمانڈ کر رہا ہے----"

"ہو جائے گا رقم کا بندوبست بھی--- تم بس اسے کہو کام ہر حال میں کرے----"

"پر صارم صاحب آپ ایک اپارٹمنٹ میں شیئرنگ پر رہتے ہیں--- آپ اتنی رقم کا بندوبست کیسے کریں گے وہ آدمی حیرت سے بولا----"

"ہاہاہاہا--- سونے کی چڑیا ہے بابو--- سب اسی سے نکلواؤں گا سب کچھ--- وہ مکروہ ہنسی ہنسا---- "

"پر صارم صاحب یہ سب ٹھیک نہیں ہے وہ جھجھکتے ہوئے بولا----"

"تم کام کرو اور اپنے پیسے لو مجھے سہی غلط بتانے کی ضرورت نہیں صارم غصے سے بولا----"

"ٹھیک ہے صاحب اس نے آہستگی سے کہا----"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ہاں اب اس آدمی کو کال ملاؤ اور بولو کل شام تک تیار رہے میں پیسوں کا بندوبست کرتا ہوں--- صارم ہاتھ ٹیبل کے اوپر رکھتے ہوئے بولا----"

"اس آدمی نے موبائل میں کوئی نمبر ڈائل کیا----"

"صارم صاحب وہ کہہ رہا ہے عورت کو لے کر آجائے گا وہ آپ کے والدین کا رول ادا کریں گے وہ پر رقم کا بندوبست ہو جانا چاہیے---- اس آدمی نے موبائل کان سے ہٹاتے ہوئے کہا----"

"ڈونٹ وری۔۔۔رقم مل جائے گی۔۔۔اب تم جاؤ صارم نے اٹھتے ہوئے کہا۔۔۔۔"

"وہ آدمی اٹھ کے چلا گیا صارم بھی اس کے پیچھے ہی کیفے سے نکل گیا۔۔۔۔"

یہاں کیا کر رہے ہو تم لوگ اور یہ رافع کہاں ہے نظر نہیں آ رہا۔۔۔الوینہ نے فارم ہاؤس کے گراؤنڈ میں رکھے بینچ پر براجمان علی اور فارس سے پوچھا۔۔۔۔"

"کچھ نہیں یار ایسے ہی بیٹھے ہیں۔۔۔بہت بور ہوں میں یہاں لگ ہی نہیں رہا آؤٹنگ پہ آئے ہیں ہم۔۔۔علی نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔۔۔۔"

"پر ایسے کیوں۔۔۔؟الوینہ نے بھنویں اچکائے۔۔۔۔"

"یہ اپنی لیلہ کے پیچھے اداس ہے کہ وہ واپس جا رہی ہے صارم کل ہی واپس چلا گیا تھا کومل کو بتائے بغیر۔۔۔اور آج شام وہ کومل کے ہاں اپنے پیرنٹس کو لے کر آ رہا ہے۔۔۔اس کے منہ پہ بارہ بجے ہوئے۔۔۔اور رافع صاحب کو ویسے کوئی پہاڑی لڑکی پسند آ گئی ہے وہ سارا دن اسے ڈھونڈتا رہتا ہے اپنی مستی میں مست۔۔۔۔میں انتہا کا بور ہو رہا ہوں۔۔۔علی نے آسمان کی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔"

"واٹ یہ سب کب ہوا رافع کو کون پسند آ گئی اور کب۔۔۔الوینہ عجلت میں بولی۔۔۔۔"

"کچھ ٹائم ہوا پر تمھیں کومل سے فرصت ملے تو تمھیں پتہ ہو نا۔۔۔علی نے کہا۔۔۔۔"

"کومل میرے ساتھ کب ہوتی ہے اسے تو صارم کے علاوہ کچھ دکھتا ہی نہیں ہے کل سے وہ گیا ہے تب سے بس ہر ٹائم کال پہ لگی ہے۔۔۔اور تم بور کیوں ہو تم بھی کوئی لیلہ ڈھونڈ لو۔۔۔۔الوینہ ہنستے ہوئے گویا ہوئی۔۔۔۔"

"میری لیلہ ہے بس اسے خبر نہیں کہ دل اسے کتنا چاہتا ہے۔۔۔ علی چہکتے ہوئے بولا۔۔۔"

"کون ہے وہ خوش نصیب۔۔۔؟ الوینہ نے بھنویں تنے۔۔۔"

"خوش نصیب۔۔۔؟ علی نے جانچتی نظروں سے اسے دیکھا۔۔۔"

"ہاں خوش نصیب۔۔۔ الوینہ زور دیتے ہوئے بولی۔۔۔"

"اگر میں کہوں کہ وہ تم ہو تو۔۔۔؟ علی نے ترچھی نگاہ سے اسے دیکھا۔۔۔"

"الوینہ ٹھہری اوپن مائنڈڈ بولی تو میں ہواؤں میں اڑنے لگ جاؤں گی۔۔۔ کیوں کہ آئی لو یو علی شاہ نجانے کب سے۔۔۔ وہ ایک ایک لفظ چباتے ہوئے بولی۔۔۔"

"اور ئیلی۔۔۔ اگر ایسی بات ہے تو آئی لو یو ٹو۔۔۔ علی نے اس کے ہاتھ پہ زور دیتے ہوئے کہا۔۔۔"

"فارس منہ کھولے انہیں حیرانگی کے عالم میں تکے جارہا تھا۔۔۔"

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Writers .Official

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp No : 0316-7070977

"اوئے۔۔۔ یہ سب جو ابھی تھا تم لوگ مذاق کر رہے تھے نا۔۔فارس نے پوچھا۔۔۔۔"

"نہیں تو۔۔۔ دونوں نے یک زبان ہو کر کہا۔۔۔۔"

"کمال ہے مطلب اتنی آسانی سے تم لوگ بغیر شرمائے محبت کا اظہار کر گئے واہ۔۔۔۔فارس نے حیرانگی سے کہا ۔۔۔۔"

"اوئے مجنوں۔۔۔ خیر ہے نا ہم کون سادسویں صدی کے محبوب ٹھہرے جو شرماتے۔۔۔جو بات تھی دل میں کر دی علی نے شوخی سے کہا۔۔۔۔"

"چلیں خوش رہو دونوں فارس نے ہونٹوں پہ مسکراہٹ بکھیر کے کہا۔۔۔۔"

"علی اور الوینہ مسکرا دیے۔۔۔۔"

"ویسے فارس میں سوچ رہا ہوں کہ واپس چلے جائیں۔۔۔انجوائے تو ہم بلکل نہیں کر رہے۔۔۔یہ پہلا موقع تھا کہ ہم بلکل انجوائے نہیں کر پائے تو کیا خیال ہے علی نے بھنویں اچکائے۔۔۔۔"

"ہاں چلتے ہیں واپس کومل بھی آج جا رہی ہے۔۔۔میں بہت اداس ہوں مما کے لیے جانا چاہتی ہوں۔۔۔الوینہ متاسفانہ انداز میں گویا ہوئی۔۔۔۔"

"ہمم۔۔۔۔اور فارس تم۔۔۔؟علی نے فارس کی جانب دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔"

"میں بھی چلنا چاہوں گا۔۔۔اس نے درخت کی شاخ سے پتا توڑتے ہوئے کہا۔۔۔۔"

"اوکے پھر ڈن رافع سے بات کرتے ہیں اور پھر نکلتے ہیں آج ہی تم لوگ سامان پیک کروا اپنا۔۔۔میں رافع کا پتہ کرتا ہوں علی نے اٹھتے ہوئے کہا۔۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"اوکے!ٹھیک ہے فارس اور الوینہ اٹھ کے اندرونی بلڈنگ کی جانب بڑھ گئے۔۔۔۔"

"جبکہ علی رافع کی تلاش میں نکل گیا۔۔۔۔"

"تم یہاں بیٹھے ہو اور میں تمھیں کب سے ڈھونڈ رہا ہوں۔۔علی نے جھرنے کے پاس بیٹھے رافع سے کہا۔۔۔۔"

"ہاں۔۔۔بولو کیا بات ہے وہ جھرنے کے پانی میں پتھر پھینکتے ہوئے بولا۔۔۔۔"

"رافع ہم واپس جانا چاہ رہے ہیں علی نے اس کے پاس بیٹھتے ہوئے کہا۔۔۔۔"

"بٹ وائے۔۔۔"رافع نے تعجب سے پوچھا۔۔۔۔"

"کیوں کہ یہاں بہت بور ہو رہا ہوں۔۔۔فارس اور الوینہ بھی جانا چاہتے ہیں۔۔۔ چلو پیکنگ کرتے ہیں اور نکلتے ہیں آج ہی واپس لاہور کے لیے۔۔۔ علی کہتے ہوئے اٹھا۔۔۔۔"

"نہیں علی میں زائرہ سے محبت کا اظہار کیے بغیر نہیں جاؤں گا۔۔۔ آپ لوگ چلے جائیں رافع نے آہستگی سے کہا ۔۔۔۔"

"مطلب تم اس لڑکی کے انتظار میں بیٹھے رہو گے جسے تم جانتے ہی نہیں کمال ہے ویسے رافع۔۔۔ چھوڑو سب چلو یہاں سے اپنے لاہور میں ایک سے بڑھ کے ایک لڑکی ہے۔۔ دیکھنا جاتے ہی بھول جاؤ گے اسے۔۔۔اب چلو علی نے اس کا بازو کھینچتے ہوئے کہا۔۔۔۔"

"نہیں علی میں نہیں جا سکتا۔۔۔رافع نے ہاتھ چھڑوایا۔۔۔۔"

"مطلب تم اس لڑکی کے لیے ہم دوستوں کو ٹھکرا رہے ہو۔۔۔واہ۔۔۔ علی نے تالی بجائی۔۔۔۔"

"ایسے ہی سمجھ لو رافع نے لاپرواہی سے کہا۔۔۔۔"

"اوکے !رہو اسی کے ساتھ جا رہے ہیں ہم۔۔۔ علی ناراض ہوتے ہوئے چلا گیا۔۔۔۔"

"رافع نے ترچھی نگاہ سے اس کی جانب دیکھا۔۔۔۔"

"رافع مذاق سمجھ رہا تھا کہ علی لوگ بھلا کیوں جائیں گے۔۔۔۔"

"زائرہ تک کیسے پہنچوں وہ خود سے ہمکلام تھا۔۔۔اداس آنکھوں سے اس نے پہاڑ کے اوپر جاتی پھولوں کی بیل کو دیکھا۔۔۔"

"کچھ انتظار کر لیتے ہیں رافع آئے گا ایسا نہیں ہے وہ فارس نے آہستگی سے کہا۔۔۔۔"

"نہیں آئے گا وہ۔۔۔اس کے لیے ہم سے زیادہ ہو گئی ہے وہ لڑکی۔۔۔دو دن کی جان پہچان ہوئی نہیں پندرہ سال پرانے دوستوں کو بھول گیا جو ایک گھنٹے سے نہیں آیا آئے گا بھی نہیں سو چلو علی نے اٹیچی کیس اٹھاتے ہوئے کہا۔۔۔"

"فارس اور الوینہ بھی اس کے پیچھے ہی فارم ہاؤس سے نکل گئے۔۔۔۔"

"رحیم بابا۔۔۔میرے دوست تھے نا نظر نہیں آ رہے کہاں ہیں کمرے میں ان کا سامان بھی نہیں ہے رافع نے رحیم بابا کے پاس آتے ہوئے پریشانی کے عالم میں پوچھا۔۔۔"

"رافع صاحب وہ تو ایک گھنٹہ پہلے نکل گئے۔۔۔کہہ رہے تھے واپس گھر جا رہے ہیں۔۔۔رحیم بابا نے پھولوں کی کیاری میں پانی ڈالتے ہوئے کہا۔۔۔۔"

"مطلب وہ مذاق نہیں کر رہے تھے۔۔۔اوشٹ۔۔۔رافع منہ ہی منہ میں بڑبڑایا۔۔۔۔"

"جی صاحب آپ نے مجھ سے کچھ کہا۔۔۔۔رحیم بابا نے پوچھا۔۔۔۔"

"نہ۔۔۔نہیں تو۔۔۔میرا انتظار نہیں کیا تھا انہوں نے اس نے بھنویں اچکائے۔۔۔۔"

"نہیں صاحب جی ایک گھنٹہ انتظار کرتے رہے آپ کا۔۔۔ آپ نہیں آئے تو سب آپس میں لڑتے جھگڑتے نکل گئے رحیم بابا نے کہا۔۔۔۔"

"ہمم۔۔۔ کون کون تھے؟ اس نے ایک اور سوال داغا۔۔۔۔"

"صاحب دو لڑکے اور دو لڑکیاں۔۔۔ کہتا رحیم بابا بالٹی اٹھائے آگے بڑھ گیا۔۔۔۔"

"رافع پریشانی کے عالم میں زینے عبور کرتا کمرے کی جانب بڑھ گیا۔۔۔۔"

"ویران خالی کمرہ اسے کھانے کو دوڑ رہا تھا۔۔۔ وہ بیڈ پر نیم دراز ہو گیا۔۔۔۔"

****

"ہیلو کومل کہاں پہنچی ہو تم۔۔۔؟ موبائل کی ٹون بجی۔۔۔۔"

"اس نے بیگ سے سیل نکال کے دیکھا۔۔۔ صارم کا میسج جگمگا رہا تھا۔۔۔۔"

"ہاں کچھ ٹائم تک پہنچ آؤں گی لاہور۔۔۔ تقریباً ایک گھنٹے تک۔۔۔ کومل نے ٹائپ کر کے میسج سینڈ کر دیا۔۔۔۔"

"اوکے جان میں انتظار کر رہا ہوں۔۔۔ اچھا سنو ایک کام تھا تم سے۔۔۔۔"

"ہاں بولو۔۔۔ کومل نے ریپلائے کیا۔۔۔۔"

"مجھے کچھ پیسوں کی ضرورت تھی فوراً سے میسج بھیجا گیا۔۔۔۔"

"کتنے۔۔۔اس نے مختصر اًریپلائے کیا۔۔۔"

"ایک لاکھ۔۔۔اسمائل کی ایموجی کے ساتھ اس کا میسج موبائل کی اسکرین پہ جگمگایا۔۔۔"

"واٹ۔۔۔؟ایک لاکھ اتنے پیسوں کو تم نے کیا کرنا ہے؟ کومل نے تعجب سے پوچھا۔۔۔"

"اچھا کومل رہنے دو۔۔۔نہیں چاہیے جانتا ہوں میں اپنی اوقات۔۔۔اس نے رونے والی ایموجیز سینڈ کی ۔۔۔"

"اف۔۔۔صارم جانی میں نے ایسے کب کہا کومل نے وائس سینڈ کی۔۔۔"

"نہیں بس اب تم رہنے دو جوابا وہ بلیک میلنگ پہ اتر آیا۔۔۔"

"میں اکاؤنٹ میں پیسے ٹرانسفر کروارہی ہوں اور تمھیں لاہور پہنچ کے منالوں گی کومل نے آگین میسج سینڈ کیا ۔۔۔"

"میں نہیں ناراض اپنی جان سے کیسے ناراض ہو سکتا ہوں۔۔۔اپنا کام نکلتا دیکھ کر وہ دوبارہ پرانی عادت پہ اترا ۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"اوکے پھر لاہور آکر ملتے ہیں۔۔۔"

"ٹھیک ہے جان میں مام ڈیڈ کے ساتھ تمھارے گھر پر تمھارا منتظر رہوں گا ناؤ بائے صارم نے کہا۔۔۔"

"اوکے بائے۔۔۔پیسے پہنچ آئیں گے ابھی کومل نے میسج سینڈ کرتے ہوئے ڈیٹا آف کر دیا۔۔۔"

"اوا چھا تو تم لوگ ہو جو میرے پیرنٹس کا کردار ادا کرو گے۔۔۔ گڈ۔۔۔! صارم نے آنے والے مرد اور عورت کے اردگرد گھومتے ہوئے کہا۔۔۔"

"ہاں پر رقم تو تیار ہے نا۔۔۔ پہلے رقم بعد میں کام۔۔۔ آدمی نے ایک ایک لفظ پہ زور دیتے ہوئے کہا۔۔۔"

"یہ لو تمھارے پچاس ہزار روپے۔۔۔ یاد ہے نا کیا بولنا ہے۔۔۔ کہ تم آرمی سے ریٹائرڈ ہو۔۔۔ صارم نے لفافہ اسے تھماتے ہوئے کہا۔۔۔"

"سب ہو جائے گا ڈونٹ وری۔۔۔ نکاح ہو جانے تک ہم رول کریں گے تمھارے ماں باپ کا وہ عورت ہنستی ہوئی بولی۔۔۔"

"گڈ۔۔۔! تو اب چلیں۔۔۔ صارم نے انہیں چلنے کا اشارہ کیا۔۔۔"

"باہر کرائے کی مرسڈیز ان کی منتظر تھی۔۔۔"

"ویسے صارم تمھیں اس سب سے کیا فائدہ ہونے والا ہے۔۔۔ جو اتنا بڑا ڈرامہ رچ رہے ہو اس آدمی نے صارم کو بغور دیکھتے یوئے پوچھا۔۔۔"

"تم نہیں جانتے لیاقت کروڑپتی باپ کی اکلوتی بیٹی ہے ساری دولت اس کی ہے۔۔۔ جیسے ہی نام کروالوں گا۔۔۔ چلتا کروں گا اسے۔۔۔ چاہے اس کے لیے مجھے کسی کو موت کے گھاٹ ہی کیوں نہ اتارنا پڑے۔۔۔ دولت میرا نشہ ہے بچپن کا خواب ہے جس کی تعبیر اب عنقریب ہے وہ مکروہ ہنسی ہنسا۔۔۔"

"واہ بابو کھلاڑی تو کمال کے ہو۔۔۔ عورت اور مرد نے قہقہہ بلند کیا۔۔۔"

"کچھ لمحے بعد مرسڈیز کومل ویلا کے سامنے رکی۔۔۔چوکیدار نے گیٹ کھولا اور صارم گاڑی زن سے آگے لے گیا۔۔۔"

"بشارت اور مسز بشارت نے ان کا بھرپور استقبال کیا۔۔۔"

"وہ لاؤنج میں بیٹھے گپ شپ میں محو تھے جب ملازمہ چائے اور دیگر لوازمات ٹرالی میں سجائے لاؤنج میں داخل ہوئی۔۔۔"

"خوش گپیوں میں چائے پی گئی تب تک کومل بھی آگئی۔۔۔۔"

"صارم کن آنکھیوں سے کومل کو تاڑ رہا تھا جو سامنے صوفے پر ماں کے پہلو میں براجمان تھی۔۔۔"

"کومل کو لگ رہا تھا وہ اس کے حسن سے متاثر ہو کر پر شوق نگاہوں سے اس دیکھ رہا ہے پر ایسا کچھ نہیں تھا۔۔۔"

"کومل میں اسے خود کے خواب کی تعبیر مل رہی تھی۔۔۔اور وہ اسے ہی دیکھنے میں محو تھا۔۔۔"

"ویسے بتایا نہیں تیمور صاحب آپ نے کہ آپ کیا کرتے ہیں۔۔۔بشارت نے اپنائیت بھرے لہجے میں پوچھا۔۔۔"

"میں آرمی سے ریٹائرڈ ہوں۔۔۔میں یہ نہیں کہوں گا کہ ہم کوئی بہت بڑے خاندان سے ہیں۔۔۔ایک گھر ہے اپنا ذاتی جوہر ٹاؤن میں۔۔۔ایک گاڑی ہے۔۔۔اور اتنا ہے کہ بیٹے کو کوئی چھوٹا موٹا بزنس اسٹارٹ کر دوں

گا۔۔۔ ہم آج یہاں صارم کے لیے اپنی کومل کا ہاتھ مانگنے آئے ہیں۔۔۔ میں امید دلاتا ہوں کہ میرا بیٹا آپ کی بیٹی کو خوش رکھے گا۔۔۔ لیاقت عرف نقلی باپ تیمور نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔"

"ہمم۔۔۔ سوچتے ہوئے بشارت نے صارم کا سر تا پاؤں جائزہ لیا۔۔۔"

"کیا ہوا بھائی صاحب آپ تو سوچ میں پڑھ گئے۔۔۔ بشارت کو چپ پا کر تیمور نے کہا۔۔۔"

"کومل نے باپ کی جانب دیکھا۔۔۔"

"صارم کا دل دھڑکنے لگا۔۔۔"

"سوچ کے جواب دیں گے آپ کو ہماری اکلوتی بیٹی ہے کومل۔۔۔ سوچ سمجھ کے ہی کچھ کریں گے جو بھی کیا اس لیے ہمیں وقت دیں۔۔۔ بشارت نے گلا کھنکارتے ہوئے کہا۔۔۔"

"ٹھیک ہے آپ سوچ لیجیے ہم انتظار کر لیں گے۔۔۔ اب اجازت دیجیے ہمیں تیمور نے مسکراتے ہوئے کہا ۔۔۔"

"جی آنے کا شکریہ بشارت اور مسز بشارت نے مسکراتے ہوئے کہا اور انہیں دروازے تک چھوڑنے آئے ۔۔۔"

"ڈیڈ آپ نے یہ کیا کیا؟ ان کے جاتے ہی کومل نے باپ سے پوچھا۔۔۔"

"بیٹا یہ شادی ہے ساری زندگی کا سودا سوچ سمجھ کے ہی کروں گا نا بشارت نے اس کا گال تھپتھپایا۔۔۔"

"کیا سوچنا ہے ڈیڈ۔۔۔ صارم میری خوشی ہے اور میں سوچ چکی ہوں۔۔۔ آپ بس انہیں فون کر کے کہہ دیجیے گا کہ آپ کو رشتہ منظور ہے کومل ہٹ دھرمی سے بولی۔۔۔"

"لیکن بیٹا مجھے وہ لوگ کچھ اور روش کے لگتے ہیں خصوصاً وہ لڑکا بشارت نرمی سے بولے۔۔۔"

"ہاں آپ صاف گو ہیں باقی سب تو چور لوٹیرے اور غلط روش رکھنے والے ہیں۔۔۔ مگر یاد رکھیے صارم نہیں تو کوئی نہیں۔۔۔ کومل انگلی کے اشارے سے وارن کرتی زینے عبور کر گئی۔۔۔"

"بشارت نے سرد آہ بھری۔۔۔"

****

"موبائل کی رنگ ٹون پر دیہ نیند سے بیدار ہوئی۔۔۔"

"دیہ آنکھیں ملتی اٹھ بیٹھی اور ہاتھ بڑھا کر موبائل ٹیبل سے اٹھایا۔۔۔"

"موبائل کی اسکرین پر کوئی نیا نمبر جگمگا رہا تھا۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ہیلو۔۔۔ کون؟ اس نے کال اٹینڈ کر کے شائستگی سے پوچھا۔۔۔"

"میں میکال بات کر رہا ہوں۔۔۔ کیا آپ دیہ میڈم بات کر رہی ہو؟ موبائل کے اسپیکر سے ایک مضبوط مگر قابلِ ستائش آواز ابھری۔۔۔"

"جی جی دیہ بات کر رہی ہوں۔۔۔ کیسے ہیں آپ میکال سر۔۔۔ دیہ نے پوچھا۔۔۔"

"میں الحمداللہ ٹھیک ہوں۔۔۔دیہ میڈم آپ کی جاب ہوگئی ہے آپ کل سے جوائن کرسکتی ہیں۔۔۔میکال نے خوش کن لہجے میں کہا۔۔۔"

"اوسچ۔۔۔۔دیہ خوشی سے چیخی۔۔۔۔"

"جی بلکل سچ۔۔۔میکال نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔۔"

"تھینکس میکال۔۔۔میرے پاس لفظ نہیں ہیں جن سے میں آپ کا شکریہ ادا کروں۔۔۔دیہ نے شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔"

"خوش رہیں۔۔۔اوکے اللہ حافظ کہتا میکال کال بند کر گیا۔۔۔۔"

"امی۔۔۔۔امی۔۔۔امی۔۔۔دیہ بھاگتی ہوئی کمرے سے باہر آئی اور ہال میں چارپائی پہ براجمان ثوبانہ بیگم سے لپٹ گئی۔۔۔۔"

"جی امی کی جان۔۔۔کیا بات ہے اس قدر خوش کیوں ہے میری گڑیا؟ ثوبانہ نے اسے بانہوں کے حصار میں بھینچتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔"

"امی میری جاب ہوگئی ہے اسکول میں۔۔۔وہ چہکی۔۔۔۔"

"یااللہ تیرا لاکھ لاکھ شکر ہے۔۔۔ثوبانہ نے دعا کے انداز میں ہاتھ اٹھا کر رب کا شکر ادا کیا۔۔۔۔"

"امی موسم کافی خوشگوار ہورہا ہے اور نوکری مل جانے کی خوشی میں میں چپس نا بنالوں دیہ نے ثوبانہ بیگم کی گود سے اٹھتے ہوئے کہا۔۔۔۔"

www.kitabnagri.com

"ہاں بیٹا کیوں نہیں۔۔۔ثوبانہ مسکراتے ہوئے بولی۔۔۔"

"دیہ کچن کی جانب بڑھ گئی۔۔۔"

"اتنے عرصے بعد دیہ کو یوں خوش دیکھ کر ثوبانہ مسکرادی۔۔۔"

"اے فار ایپل۔۔۔بی فار بال۔۔۔سی فار کیٹ۔۔۔دیہ بچوں کو پڑھانے میں محو تھی جب میکال کلاس کے سامنے سے گزرا دیہ کو یوں اتنی ایمانداری سے اپنا فرض نبھاتا دیکھ کے وہ مسکرادیا اور ایک نگاہ دیہ پہ ڈالتا آگے بڑھ گیا۔۔۔"

"بریک ٹائم دیہ سکول گراؤنڈ میں پڑی چیئر پہ بیٹھی۔۔۔کھیلتے کودتے بچوں کو بغور دیکھ رہی تھی جب میکال وہاں آن پہنچا۔۔۔"

"ہائے میڈم دیہ۔۔۔کیا ہو رہا ہے؟اس نے چیئر پہ بیٹھتے ہوئے پوچھا۔۔۔"

"کچھ نہیں بچوں کو دیکھ رہی تھی کھیلتے ہوئے وہ مسکراتے ہوئے بولی۔۔۔"

"گڈ۔۔۔!ویسے پرنسپل آپ کی اپنے کام سے لگن دیکھ کر بہت خوش ہوئی۔۔۔آپ نے نہ صرف بچوں کو بڑی توجہ سے پڑھایا بلکہ آپ کی کلاس میں شور بھی بہت کم تھا۔۔۔"

"یہ تو میرا فرض تھا۔۔۔اور ویسے بھی میں نے جاب بہت مشکل پائی ہے اب اسے کھونا نہیں چاہوں گی وہ ٹیبل پر انگلی سے لکیر کھینچتی ہوئی بولی۔۔۔"

"گڈ۔۔۔ویسے بتایا نہیں آپ نے میڈم دیہ کہ آپ کی فیملی میں کون کون ہے؟ میکال نے بھنویں اچکاتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔"

"میں اور امی۔۔۔ابو کی ڈیتھ ہو گئی ایک مہینہ پہلے۔۔۔وہ آنکھوں میں نمی بھر کر بولی۔۔۔۔"

"اوہ اللہ پاک ان کو جنت میں جگہ دے۔۔۔بہت افسوس ہوا۔۔۔میکال متاسفانہ انداز میں گویا ہوا۔۔۔۔"

"بس جیسے اللہ کی مرضی۔۔۔آپ کی فیملی میں کون کون ہے؟ دیہ نے ہاتھ کی پشت سے آنسو صاف کرتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔"

"میں اور بابا۔۔۔ماما کی ڈیتھ کو دس سال ہو گئے۔۔۔اس نے سرد آہ بھرتے ہوئے کہا۔۔۔۔"

"اوہ۔۔۔افسوس ہوا۔۔۔دیہ نے کہا۔۔۔۔"

"بس دیہ میڈم۔۔۔وہ دیہ کی جانب دیکھے بغیر بولا۔۔۔۔"

"مجھے دیہ میڈم مت بولا کریں اچھا نہیں لگتا۔۔۔دیہ میڈم پہ زور دیتے ہوئے بولی۔۔۔۔"

"اوکے جی! نیکسٹ نہیں بولوں گا۔۔۔اب چلیں بریک ٹائم اوور ہونے میں اونلی تھری منٹس باقی ہیں ۔۔۔وہ کلائی پہ بندھی گھڑی کو دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔۔"

"یس اف کورس۔۔۔دیہ اٹھ کے جانے لگی۔۔۔۔"

"میکال بھی دیہ کے ساتھ ہی کلاس کی جانب بڑھ گیا۔۔۔۔"

****

"آج صبح سے ہی بارش زور و شور سے ہو رہی تھی۔۔۔بجلیاں کڑک رہی تھی۔۔۔اور ان کے چمکنے سے پیدا ہونے والی روشنی کھڑکیوں سے اندر آ رہی تھی۔۔۔۔"

"رافع ہر بات سے بے خبر آنکھیں موندے بیڈ پر لیٹا ہوا تھا۔۔۔اداسی اس کے چہرے سے عیاں تھی۔۔۔"

"بجلی کڑکنے کی آواز پر اس نے آنکھیں کھول لی۔۔۔لیکن اس کے وجود میں ذرا بھر بھی جنبش پیدا نہ ہوئی۔۔۔وہ چت لیٹے چھت کو گھور رہا تھا۔۔۔۔"

"آسمانی بجلی کی شعاع کھڑکی سے ہوتی ہوئی اس کی آنکھوں میں چبھی جس پر وہ سوچوں کے بھنور سے باہر آیا۔۔۔۔"

"رافع اٹھا اور جا کر کھڑکی کے پٹ مقفل کر دیے۔۔۔۔"

"آخر وہ ایک ہفتہ سے کہاں گم ہے۔۔۔گھر سے باہر کیوں نہیں نکلی۔۔۔مجھے اسے ڈھونڈنا چاہیے۔۔۔محبت کرتا ہوں میں اس سے۔۔۔اور یہ بات اسے بتانا بہت ضروری ہے۔۔۔رافع کا دل بے چین ہوا۔۔۔وہ اپر اٹھائے کمرے سے باہر نکلا۔۔۔اس بات کو بھولتے ہوئے کہ باہر شدید قسم کی بارش ہو رہی تھی۔۔۔۔"

"رحیم بابا۔۔۔وہ کمرے سے نکل کے زینے عبور کرتا سیدھا رحیم بابا کے کیبن کی جانب بڑھا۔۔۔۔"

"جی رافع بابو۔۔۔آپ اتنی بارش میں یہاں؟ رحیم بابا نے حیرانگی سے پوچھا۔۔۔۔"

"رحیم بابا یہ حویلی کہاں ہے رافع نے رحیم بابا کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔"

"حویلی یہاں سے کچھ ہی فاصلے پر ہے پر رافع صاحب آپ کیوں پوچھ رہے ہیں۔۔۔رحیم بابا نے پوچھا۔۔۔۔"

"بس ویسے ہی رحیم بابا آؤٹنگ پہ جو آیا ہوں تو حویلی بھی دیکھنا چاہوں گا رافع نے بہانہ بنایا۔۔۔"

"صاحب یہاں سے سیدھا جائیں۔۔۔جو سڑک بائیں ہاتھ جاتی ہے جیسے ہی وہاں سے مڑیں گے تو سامنے آپ کو حویلی دیکھائی دے گی۔۔۔رحیم بابا نے اسے راستہ سمجھا دیا۔۔۔"

"رافع عجلت میں مڑا اور کیبن سے باہر نکل گیا۔۔۔"

"زرناب میں تو ٹیرس پہ جا رہی ہوں بارش انجوائے کرنے۔۔۔ کہتی ہوئی زائرہ اٹھی۔۔۔"

"ہمم۔۔۔زائرہ تم آج کل باہر نہیں جاتی؟ کیا بات ہے۔۔۔؟زرناب نے بھنویں اچکائے۔۔۔"

"باہر۔۔۔ نہیں نہیں میں باہر نہیں جا سکتی۔۔۔رافع کا چہرا اس کی نگاہوں کے سامنے گردش کرنے لگا۔۔۔زائرہ کو جھرجھری سی آگئی۔۔۔"

"ہیں۔۔۔! یہ کیا بول رہی ہو باہر نہیں جا سکتی کیوں نہیں جا سکتی؟زرناب نے تعجب سے پوچھا۔۔۔"

"نہ۔۔۔نہیں تو۔۔۔ویسے ہی اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کی چوری پکڑی جا رہی ہو۔۔۔"

"زائرہ۔۔۔تم ٹھیک ہو نا؟زرناب نے اسے جانچتی نظروں سے دیکھا۔۔۔"

"ہاں میں ٹھیک ہوں اس نے مختصر جواب دیا۔۔۔۔"

"اچھا پھر ٹھیک ہے جاؤ تم۔۔۔میں آتی لیکن مجھے نزلہ ہے پہلے ہی کافی شدید زرناب نے کھانستے ہوئے کہا ۔۔۔۔"

"کہاں جاؤں۔۔۔؟زائرہ نے حیرانگی سے پوچھا۔۔۔۔"

"ہیں۔۔۔!پاگل ہوگئی ہوا بھی تو کہہ رہی تھی کہ تم ٹیرس پہ جارہی ہو۔۔۔اب کہہ رہی ہو کہاں جاؤں کمال ہے۔۔۔زرناب نے ہاتھ لہرایا۔۔۔۔"

"تم یہ غلط کررہی ہو زائرہ۔۔۔دل نے چپکے سے سرگوشی کی۔۔۔۔ہاں۔۔۔م۔۔میں ج۔۔جارہی ۔تھ۔۔تھی۔۔۔ایک بات پوچھوں میں تم سے زرناب۔۔۔زائرہ نے زرناب کی جانب دیکھے بغیر کہا۔۔۔۔"

"ہاں کہو۔۔۔زرناب زائرہ کو بغور دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔۔"

"اگر تمھیں محبت ہوجائے۔۔۔تو تم اس خاندان کے اصولوں سے بغاوت کروگی کیا؟یا موت کے ڈر سے بزدل بن کے چھپ کہ بیٹھ جاؤگی۔۔۔؟زائرہ کھڑکی سے باہر دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔۔ "

"پہلی تو بات ہے زائرہ میری جان مجھے محبت پہلے ہی ہے۔۔۔لیکن سبین خان سے اس لیے بغاوت کی ضرورت نہیں۔۔۔لیکن اگر مجھے محبت کسی اور سے ہوجاتی تو میں بغاوت پہ اتر آتی۔۔۔پھر چاہے جان ہی کیوں نہ چلی جاتی۔۔۔۔زرناب نے اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔"

"ہمم۔۔۔۔ٹھیک ہے زائرہ آنکھوں میں اداسی بھر کے بولی۔۔۔۔"

"تم کیوں پوچھ رہی ہو زرناب نے اسے جانچتی نظروں سے دیکھا۔۔۔"

"ویسے ہی۔۔۔اچھا میں جا رہی ہوں کہتی وہ عجلت میں مڑی اور کمرے سے باہر نکل گئی۔۔۔"

"وہ اداس آنکھوں سے ٹپ ٹپ گرتے بارش کے قطروں کو دیکھ رہی تھی۔۔۔آج پہلی بار بارش کی بوندوں کو ہاتھوں پر محسوس کرتے ہوئے اس کی آنکھوں میں نمی تھی۔۔۔"

"کیا باہر جاؤں۔۔۔اس سے اپنا حال دل بیان کروں۔۔۔بغاوت پہ اتروں یا اس خاندان کے ناموس کے لیے اپنی محبت کا اپنے دل کا خون کر دوں...؟ڈھیروں سوال اس کے ذہن میں گردش کر رہے تھے۔۔۔"

"رافع کب سے حویلی کے ارد گرد چکر لگا رہا تھا پر اسے زائرہ تو کیا وہاں کوئی بھی آدم زاد دیکھائی نہ دے رہا تھا ۔۔۔اتنی بارش میں کون اس کے جیسا دیوانہ ہوتا جو دیدار یار میں مارا مارا پھر رہا تھا۔۔۔"

"رافع نے نگاہ آسمان کی جانب اٹھائی تو اسے لگا جیسے دعا مانگنے سے پہلے ہی اس کی دعا قبول ہو گئی۔۔۔زائرہ سامنے ٹیرس پہ اسے دیکھائی دی۔۔۔"

"زائرہ۔۔۔۔زائرہ۔۔۔۔۔زائرہ۔۔۔۔زائرہ۔۔۔۔۔۔وہ دیوانہ وار اسے پکارنے لگا۔۔۔"

"زائرہ نے یہاں وہاں دیکھا اور جب اس کی نگاہ نیچے گئی تو سامنے اسے رافع دیکھائی دیا۔۔۔"

"زائرہ بھاگتی ہوئی زینے عبور کرتی نیچے آئی۔۔۔"

"اگلے لمحے وہ حویلی سے باہر موجود تھی۔۔۔"

"زائرہ۔۔۔کہاں چلی گئی ہو؟ پلیز باہر آؤ وہ دیوانہ وار آوازیں دے رہا تھا۔۔۔اور زائرہ اس کے پیچھے کھڑی اس کی دیوانگی کا عالم دیکھ رہی تھی۔۔۔"

"تم پاگل ہو گئے ہو کون ہو تم اور مجھے یوں کیوں بلا رہے ہو؟ کسی نے سن لیا تو قیامت آ جائے گی۔۔۔زائرہ رافع کو بازو سے کھینچتی ہوئی درخت کی اوٹ میں لے آئی۔۔۔"

"زائرہ۔۔۔زائرہ میں تم سے محبت کرتا ہوں۔۔۔تم کہاں کھو گئی تھی۔۔۔رافع اس کے چہرے کو ہاتھوں کے پیالے میں بھر کر عجلت میں بولا۔۔۔"

"وہ کتنے ہی پل اس کی آنکھوں میں دیکھتی رہی۔۔۔ان آنکھوں میں کیا کچھ نہیں تھا۔۔۔اداسی۔۔۔درد۔۔۔زائرہ کے لیے بے پناہ محبت۔۔۔اس کی فکر۔۔۔رافع کے بھیگے بالوں سے گرتا پانی زائرہ کے چہرے پر گر رہا تھا۔۔۔"

"زائرہ میں محبت کرتا ہوں تم سے۔۔۔وہ اسے ہوش و حواس سے عاری پا کر دوبارہ بولا۔۔۔"

"مح۔۔۔محبت۔۔۔نہ۔۔۔نہیں یہ نہیں ہو سکتا میں محبت نہیں کر سکتی۔۔۔چلے جاؤ یہاں سے۔۔۔وہ عجلت میں بولی۔۔۔"

"پر کیوں زائرہ کیوں نہیں کر سکتی۔۔۔؟ میں تمھیں زندگی کی ہر خوشی دوں گا بس ایک بار میرا ہاتھ تھام کر تو دیکھو۔۔۔رافع نے اسے کندھوں سے تھامتے ہوئے کہا۔۔۔"

"نہ۔۔۔نہیں تم چلے جاؤ۔۔۔لوٹ جاؤ میں نہیں کر سکتی محبت۔۔۔وہ آنکھوں میں نمی بھر کر بولی۔۔۔"

"ٹھیک ہے چلا جاؤں گا۔۔۔بس ایک بار کہہ دو کے تمھیں مجھ سے محبت نہیں ہے۔۔۔کیونکہ مجھے تمھاری آنکھوں میں خود کے لیے محبت دیکھائی دے رہی ہے۔۔۔یوں نہیں جا سکتا میں۔۔۔اگر تم منہ سے کہہ دو تمھیں مجھ سے محبت نہیں ہے تو لوٹ جاؤں گا۔۔۔رافع اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔۔"

"میں کرتی ہوں آپ سے محبت۔۔۔۔پر وہ مج۔۔مجھے مار دیں۔۔۔گے وہ رافع کے سینے سے لگ کے رو پڑی۔۔۔کچھ پل پہلے ملنے والا وہ شخص اسے اپنا بہت اپنا لگنے لگا۔۔۔۔"

"کیوں مار دیں گے اور کون رافع نے اسے خود سے الگ کرتے ہوئے فکر مندی سے پوچھا۔۔۔۔"

"بابا سائیں اور بھائی جان۔۔۔۔محبت گناہ ہے اور اس گناہ کی سزا میری سنگساری ہے۔۔۔اور تمھاری موت۔۔۔پلیز تم چلے جاؤ۔۔۔وہ اس کے سامنے ہاتھ جوڑتے ہوئے بولی۔۔۔۔"

"نہیں زائرہ میری جان میں یوں نہیں جا سکتا میں بزدل نہیں ہوں۔۔۔اور میرے ہوتے ہوئے تمھارے رافع کے ہوتے ہوئے تمھیں کوئی چھو بھی نہیں سکتا۔۔۔وہ اسے بانہوں کے حصار میں بھینچتے ہوئے بولا۔۔۔۔"

"وہ کتنے ہی پل اس کے سینے سے لگی سسکتی رہی۔۔۔۔"

"میں چلا جاؤں تو رہ لو گی۔۔۔رافع نے اسے جانچتی نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔"

"آپ کو ایسے کیوں لگ رہا ہے کہ میں نہیں رہ پاؤں گی؟زائرہ نے اس کی جانب دیکھے بغیر کہا۔۔۔۔"

"کیوں کہ ابھی ملی ہو مجھ سے اور بار بار گلے جو لگ رہی ہو۔۔۔وہ ہنستے ہوئے بولا۔۔۔۔"

"زائرہ کے گال سرخ ہو گئے اور شرم سے آنکھیں جھک گئی۔۔۔"

"او کم آن یار۔۔۔جسٹ کڈ ینگ۔۔۔وہ ہنستے ہوئے بولا۔۔۔۔"

"کیا میں سمجھی نہیں اس نے سوالیہ نگاہ رافع پر مرکوز کی۔۔۔۔"

"تمھیں انگلش نہیں آتی؟رافع نے بھنویں اچکاتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔"

"نہیں۔۔۔اس نے مختصر جواب دیا۔۔۔۔"

"اوکے میں ہوں نا سکھا دوں گا وہ شوخی سے بولا۔۔۔لگ ہی نہیں رہا تھا کہ وہ کچھ پل پہلے ملے ہیں۔۔۔۔"

"ان کی پشت پہ موجود جھاڑیوں میں سرسراہٹ ہوئی۔۔۔۔"

"بھائی جان۔۔۔۔زائرہ گھبراتے ہوئے رافع سے دور ہوئی اس کی آنکھوں میں عجب سا خوف تھا۔۔۔۔"

"کہاں۔۔۔؟رافع نے ارد گرد دیکھا جہاں کوئی ذی روح نہ تھا۔۔۔۔"

"شاید جھاڑیوں میں کوئی ہے رافع میں اب چلتی ہوں۔۔۔۔تم بھی جاؤ میں خود کل تم سے ملنے آؤں گی جھرنے کے پاس تم یہاں مت آنا۔۔۔۔وہ کہتی ہوئی مڑی۔۔۔۔"

"سنو۔۔۔!نمبر دیتی جاؤ وہ چہرے پہ مسکراہٹ بکھیرتے ہوئے بولا۔۔۔۔"

"رافع تم پاگل ہو میرے پاس موبائل کدھر سے آیا۔۔۔یہاں جرم محبت سزا موت۔۔۔۔شاید تم بھول گئے وہ جملے پہ زور دیتے ہوئے بولی۔۔۔۔"

www.kitabnagri.com

"اچھا بابا نہیں بھولتا پر کل آنا ضرور میں انتظار کروں گا۔۔۔رافع نے آگے بڑھ کر اس کے گال پہ ہونٹ رکھ دیے۔۔۔۔"

"زائرہ گال پہ ہاتھ رکھے ہنستی ہوئی بھاگ گئی۔۔۔۔"

"رافع مسکراتے ہوئے اسے جاتا دیکھتا رہا۔۔۔"

محبت جنون ہے میرا

محبت سکون ہے میرا

بارش کی رم جھم

سنو نا۔۔۔۔!

کہ رہا ہے دل

محبت جنون ہے میرا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"سرمئی تاریکی نے کمرے کو اپنی لپیٹ میں لیا ہوا تھا۔۔۔وہ لیپ ٹاپ سامنے رکھے بیڈ پر اوندھی لیٹی ہوئی تھی۔۔۔لیپ ٹاپ کی اسکرین سے اٹھنے والی روشنی اس کے چہرے کو چمکا رہی تھی۔۔۔ایک ہاتھ ٹھوڑی کے

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

Posted on Kitab Nagri

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Writers .Official

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp No : 0316-7070977

نیچے رکھے دوسرے ہاتھ کی انگلی وہ لیپ ٹاپ کے ٹچ پیڈ پر پھیر رہی تھی۔۔۔موبائل کی ٹون پر اس کی متحرک انگلی یکدم رکی۔۔۔۔"

"کومل نے ہاتھ بڑھا کر سائیڈ ٹیبل سے موبائل اٹھایا۔۔۔صارم کالنگ۔۔۔موبائل کی اسکرین پر جگمگا رہا تھا۔۔۔۔"

"ہیلو! کیسے ہو صارم جانی۔۔۔وہ چہکی۔۔۔۔"

"یہ کیا کہہ رہے ہو تم۔۔۔؟کومل ششدر رہ گئی۔۔۔شاید آگے سے ملنے والا جواب اس کی سوچ کے برعکس تھا۔۔۔۔"

"اس میں حیرت کی کیا بات ہے۔۔۔ تمھارے فادر چاہتے ہی نہیں ہیں۔۔۔ جتنا مجھے پتہ چلا ہے سو میں یہ ریلیشن شپ آج ہی ختم کرتا ہوں۔۔۔صارم نے بے رخی سے کہا۔۔۔۔"

"مگر۔۔۔مگر یہ کیسے ہو سکتا ہے صارم وہ عجلت میں بولی۔۔۔۔"

"کیوں نہیں ہو سکتا بھئی۔۔۔؟صارم نے بھنویں تنے۔۔۔۔"

"تم یہ ریلیشن شپ کیسے ختم کر سکتے ہو؟"

"میری زندگی ہے۔۔۔میرا دل ہے میں جو مرضی کروں۔۔۔اور ویسے بھی میں مزید تمھارے دھوکے میں رہ کر اپنے جذبات کا خون نہیں کر سکتا۔۔۔موبائل کے اسپیکر پہ صارم کی غیض و غضب سے بھری آواز ابھری۔۔۔۔"

"صا۔۔۔ر۔۔۔م۔۔۔صارم مجھے بس پندرہ منٹ کا وقت دو۔۔۔ٹھیک پندرہ منٹ بعد میرے ڈیڈ کی کال تمھارے ڈیڈ کو موصول ہو گی کہ انہیں رشتہ منظور ہے۔۔۔پلیز۔۔۔!وہ سسکی۔۔۔۔"

"اوکے! لیکن جسٹ پندرہ منٹ اس سے زیادہ نہیں۔۔۔وہ بے رخی سے کہتا کال بند کر گیا۔۔۔"

"کومل تیزی سے زینے عبور کرتی بشارت کے کمرے کی جانب بڑھی۔۔۔اس نے کھٹاک سے دروازہ کھولا اور اندر بڑھ گئی۔۔۔۔"

"یہ کیا بدتمیزی ہے کومل۔۔۔یہ کیا طریقہ ہے اندر آنے کا بیٹا۔۔۔بشارت نے غصے سے پوچھا۔۔۔"

"ہونہہ۔۔۔!کومل کے ہونٹوں پہ طنزیہ مسکراہٹ ابھری۔۔۔۔اور اگر یہی سوال میں آپ سے کروں کہ آپ کا یہ کون سا طریقہ ہے میری خوشیاں چھیننے کا تو۔۔۔؟اس نے ترچھی نگاہ بشارت پر ڈالی۔۔۔"

"بیٹا یہ کیا کہہ رہی ہو تم میں باپ ہوں تمھارا۔۔۔بشارت نے آگے بڑھ کے اسے کندھوں سے تھامتے ہوئے کہا۔۔۔۔"

"کومل پیچھے ہٹی اس کا ہاتھ عجلت میں اٹھا۔۔۔۔بشارت اس کے ہاتھ میں پسٹل دیکھ کے ششدر رہ گئے۔۔۔۔"

"کیجیے کال تیمور انکل کو اور بولیے کہ آپ کو رشتہ منظور ہے ڈیڈ ورنہ آپ یہاں میری لاش دیکھیں گے۔۔۔اس نے پسٹل کن پٹی پر رکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔"

"کومل یہ کیا پاگل پن ہے بیٹا ہٹاؤ اسے۔۔۔بشارت صاحب نرمی سے بولے۔۔۔۔"

"میں کہہ رہی ہوں موبائل اٹھائیں اور کال کریں۔۔۔اس نے ٹریگر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔۔۔کومل کی آنکھوں میں خون دوڑ آیا۔۔۔۔"

"ہاں۔۔۔بیٹاک۔۔ر۔۔۔ت۔۔۔۔ا۔۔۔کرتاہوں تم ٹریگر مت دبانا۔۔بشارت نے کانپتے لبوں سے کہااور ٹیلی فون اسٹینڈ پہ رکھا سیل فون اٹھایا۔۔۔"

"ٹھیک ہے جمعہ کو نکاح کروادوں گا میں۔۔۔آپ انتظامات کیجیے۔۔۔مسٹر بشارت نے غم زدہ ہو کر کہا۔۔۔"

"کومل بیٹا یہ مجھے دے دو۔۔۔اب توخوش ہوناتم۔۔۔بشارت نے دھیمے لہجے میں پوچھا۔۔۔"

"ہاں۔۔۔پر آپ نے اگر کوئی بھی ہوشیاری کرنے کی کوشش کی توڈیڈ آپ میرا مرا منہ دیکھیں گے۔۔۔وہ انگلی سے وارن کرتی بنار کے باہر نکل گئی۔۔۔۔"

"بشارت لڑکھڑاتے قدموں سے پیچھے ہٹے اور بیڈ پر ڈھ سے گئے۔۔۔۔"

"کمرے میں آتے ہی کومل نے صارم کا نمبر ڈائل کیا۔۔۔"

"واہ۔۔۔!تم نے توکمال کر دیا صرف دس منٹ کے اندر تمھاری کال میرے ڈیڈ کو موصول ہوئی۔۔۔اس سے پہلے کہ وہ کچھ بولتی صارم پہلے بول پڑا۔۔۔"

"بس صارم مجھ سے دور جانے کی بات پھر کبھی مت کرنا۔۔وہ ہاتھوں کی پشت سے آنسو صاف کرتے ہوئے بولی۔۔۔"

"کمرے میں گہرا سقوط

طاری ہو گیا۔۔۔"

"میں شاعر ہوں۔۔۔تو میری شاعری۔۔۔میں عاشق ہوں۔۔۔تو میری عاشقی۔۔۔زائرہ لان میں لگے گیندے کے پھولوں کو پانی دیتے ہوئے گنگنا رہی تھی۔۔۔"

"زائرہ۔۔۔!خیر ہے آج بڑی خوش ہو۔۔۔لیلہ بیگم جو ابھی لان میں آئی تھی اسے یوں گنگناتا دیکھ کر پوچھنے لگی۔۔۔"

"جی چچی جان۔۔۔میں تو بس ویسے ہی گنگنا رہی تھی۔۔۔وہ آنکھیں جھکائے مسکرائی۔۔۔"

"پکی بات ہے نا۔۔۔لیلہ نے نچلا ہونٹ دانت تلے دباتے ہوئے اسے جانچتی نظروں سے دیکھا۔۔۔"

"جی چچی جان وہ آہستگی سے بولی۔۔۔"

"گڈ۔۔۔!اوکے پھر جلدی سے پھولوں کو پانی دے کر اندر آؤ۔۔۔ساتھ والی بستی سے تمھیں دیکھنے کوئی آرہا ہے۔۔۔"

"کیا۔۔۔؟کون...؟وہ گھبرائی۔۔۔"

"زرناب کی دوستیں ہیں کچھ شاید۔۔۔لیلہ مسکراتے ہوئے آگے بڑھ گئی۔۔۔"

"یااللہ تیرا شکر ہے۔۔۔وہ سینے پہ ہاتھ رکھتے ہوئے بولی۔۔۔جہاں دل اتنے زور سے دھڑک رہا تھا کہ شاید سینہ توڑ کے ابھی باہر نکل آئے گا۔۔۔"

"وہ مسکراتی ہوئی اندر بڑھ گئی۔۔۔"

"زرناب۔۔۔کون آرہا ہے؟اس نے کمرے میں آتے ہی پوچھا۔۔۔"

"میری کچھ دوستیں۔۔۔دوسری بستی سے وہ بیڈ شیٹ سیٹ کرتے ہوئے مصروف سی بولی۔۔۔"

"تمھاری دوستیں وہاں کیسے بن گئی۔۔۔؟اس نے بھنویں اچکائے۔۔۔۔۔"

"وہاں گئی تھی نا میں تائی جان کے ساتھ تب ہی۔۔۔کیا تمھیں یاد نہیں ہے؟زرناب اسے بغور دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔"

"ہمم۔۔۔ہاں یاد آگیا وہ صوفے پہ گرتے ہوئے بولی۔۔۔"

"تم لیٹ گئی اٹھ کے تیار ہو جاؤنا۔۔۔زرناب نے اس کو بازو سے کھینچا۔۔۔"

"ہمم۔۔۔اوکے وہ اٹھ کے واشروم میں گھس گئی۔۔۔"

"وہ بلیو لانگ قمیض جس کے ہاف آستین تھے،سفید چوڑی دار پاجامہ پہنے ہوئے آئینے کے سامنے کھڑی اپنے سراپے پہ نظر ڈال رہی تھی۔۔۔تمھارے رافع کے ہوتے تمھیں کوئی چھو بھی نہیں سکتا زائرہ۔۔۔اس کے کانوں میں سرگوشی ہوئی وہ گال پہ ہاتھ رکھے مسکرادی۔۔۔"

"گہری بلیو آنکھوں میں کاجل کی دھار لگائے۔۔۔بھورے لمبے بالوں کو شانوں پہ ڈالے۔۔۔باریک نفیس ہونٹوں پہ سرخ لپ اسٹک لگائے۔۔۔وہ کسی پرستان کی پری سے کم نہ لگ رہی تھی۔۔۔"

"بڑی تیار ہو رہی ہو؟خیر ہے نا۔۔۔کہیں کوئی گڑبڑ تو نہیں ہے۔۔۔زرناب نے اس کے پیچھے کھڑے ہوتے ہوئے پوچھا۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

کوئی گڑبڑ نہیں ہے۔۔۔تم نے ہی تو کہا کہ تمھاری دوستیں آرہی ہیں۔۔۔وہ پیچھے مڑی اور زرناب کی جانب دیکھتے ہوئے مسکرائی۔۔۔"

"ہاں وہ تو میں بھول گئی۔۔۔۔"

"میں انتظار کروں گا۔۔۔اس کے کانوں میں پھر سے سرگوشی ہوئی۔۔۔۔"

"میں آؤں گی۔۔۔۔۔بے اختیار اس کے منہ سے نکلا۔۔۔۔"

"کیا۔۔۔؟زرناب جو واشروم کی جانب بڑھ رہی تھی واپس مڑی۔۔۔۔"

"نہ۔۔۔نہیں کچھ نہیں۔۔۔تم جاؤ آجائیں گی دوستیں تمھاری اس نے بات کا رخ بدلا۔۔۔۔"

"زرناب بھنویں سکیڑتی واشروم چلی گئی۔۔۔۔"

****

"ویسے میکال میرے لیے یہ جاب بہت مشکل ہے۔۔۔میں بہت تھک جاتی ہوں۔۔۔اتنی معقول تنخواہ میں گزارا بھی نہیں ہوتا دیہ میکال کے ساتھ بینچ پر براجمان ہوتے ہوئے بولی۔۔۔۔"

"میں سمجھتا ہوں پی جی کے اسٹوڈنٹس کو پڑھانا مشکل بہت مشکل ہے۔۔۔پر کہتے ہیں نا مجبوری کا نام شکریہ ۔۔۔تو بس...!میکال نے آسمان کی جانب دیکھتے ہوئے تاسف سے کہا۔۔۔۔"

"میکال یونو میں ابھی بھی جاب کی تلاش میں ہوں میں نے ایم اے اکنامکس کر رکھا ہے اور میں آج بھی کسی دفتر میں جاب کی تلاش میں ہوں۔۔۔دعا کرو مل جائے تو میں یہی مہینہ کمپلیٹ کر کے نکل جاؤں گی وہ اسکی جانب دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔۔"

"میکال کا دل تھل پتھل ہوا۔۔۔کیا تم چلی جاؤ گی۔۔۔؟مطلب ہم پھر کبھی نہیں ملیں گے۔۔۔؟وہ گھبرایا ۔۔۔پریشانی اس کے چہرے سے عیاں تھی۔۔۔۔"

"نہیں ملیں گے کیوں نہیں۔۔۔میں جاب چھوڑ کے جاؤں گی یہ دنیا نہیں۔۔۔۔وہ مسکرائی۔۔۔۔"

"ہاہاہاہا۔۔۔۔!میکال کھکھلا کے ہنس پڑا۔۔۔۔"

"کبھی گھر آؤ نا امی کے ساتھ بابا جان خوش ہوں گے۔۔۔اکیلے پن سے اکتا سے گئے ہیں۔۔۔۔وہ جینز کی جیب میں ہاتھ ڈالتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔"

"ہاں کیوں نہیں کبھی چکر لگاؤں گی ضرور۔۔۔اچھا اب نکلتی ہوں۔۔۔دیر ہو رہی ہے امی پریشان ہو جائے گی ۔۔۔وہ بیگ اٹھاتی اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"میکال اسے جاتا دیکھتا رہا۔۔۔وہ کب اس کے دل میں گھر کر گئی تھی یہ اسے پتہ نہ چل سکا۔۔۔۔"

"عجلت میں سڑک پار کرتی وہ یکدم ایک گاڑی سے ٹکرائی۔۔۔۔"

"گاڑی سے ٹکرانے کے باعث وہ اوندھی گر پڑی۔۔۔ساری فائلیں یہاں وہاں بکھر گئی۔۔۔۔"

"آپ ٹھیک تو ہیں نا۔۔۔؟وہ یونہی اوندھی پڑی تھی جب اس کی سماعت سے ایک گھمبیر مردانہ آواز ٹکرائی ۔۔۔۔"

"اس نے نگاہ اوپر اٹھائی۔۔۔۔وہ تھری پیس میں ملبوس ایک ادھیڑ عمر آدمی تھا جو پر وقار شخصیت کا مالک تھا چہرے پہ مسکراہٹ لیے کھڑا تھا۔۔۔۔یس ایم فائن۔۔۔۔وہ اٹھتے ہوئے بولی۔۔۔۔"

"کبیر صاحب نے زمین پر بیٹھتے ہوئے فائلیں سمیٹنے میں اس کی مدد کی۔۔۔۔"

"میں آپ کو ڈراپ کر دیتا ہوں۔۔۔کبیر نے چہرے پہ مسکراہٹ بکھیرتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔"

"نہیں سر میں چلی جاؤں گی۔۔۔شکریہ! کہتی وہ مڑی۔۔۔۔"

"نہ کرنے کی وجہ۔۔۔؟وہ کبیر کی آواز پہ رکی۔۔۔۔"

"سر میں جہاں رہتی ہوں وہ جگہ آپ کے جانے کے لائق نہیں۔۔۔۔وہ ہچکچاتے ہوئے بولی۔۔۔۔"

"اوہ گاڈ۔۔۔!ایسے نہیں سوچتے بیٹھو گاڑی میں انہوں نے اتنی محبت سے کہا کہ وہ انکار نہ کر سکی۔۔۔۔"

"کیا کرتی ہو؟کبیر صاحب نے راستے میں پوچھا۔۔۔۔۔"

"میں نے ایم اے اکنامکس کیا پھر ایک سال تو نوکری تلاش کرتی رہی ملی ہی نہیں مختلف جگہ گئی پر ہر جگہ سفارش۔۔۔اب ایک سکول میں پی جی کے بچوں کو پڑھاتی ہوں۔۔۔دیہ نے سنجیدگی سے کہا اور ونڈ اسکرین سے باہر دیکھنے لگی۔۔۔۔"

"ہمم۔۔۔میرے آفس میں جاب کرو گی۔۔۔؟کبیر صاحب نے سامنے دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔"

"آپ مجھے جاب دیں گے؟وہ حیرانگی سے انہیں تکنے لگی۔۔۔۔"

"وائے ناٹ!وہ مسکرائے۔۔۔۔"

"رائیلی...!بے اختیار اس کے منہ سے چیخ نکلی۔۔۔۔"

"یس۔۔۔!وہ کھکھلا کے ہنس پڑے۔۔۔۔"

"آپ کا بہت شکریہ سر۔۔۔۔دیہ نے مشکور نگاہوں سے انہیں دیکھا۔۔۔۔"

"تو کب سے جوائن کر رہی ہو؟کبیر نے پوچھا۔۔۔۔"

"ایک مہینہ میں کچھ دن باقی ہیں پورے کرلوں تو پھر انشاءاللہ۔۔۔وہ مسکرائی۔۔۔۔"

"سر آپ مجھے یہاں اتار دیں وہاں وہ راستہ میرے محلے کو جاتا ہے اس نے انگلی سے سامنے جاتی چھوٹی سی سڑک کی جانب اشارہ کیا۔۔۔۔"

"اوکے!کبیر نے گاڑی روک دی۔۔۔۔"

"وہ فرنٹ سیٹ کا ڈور کھولے باہر نکلی ہی تھی کہ اس کی سماعت سے کبیر کی آواز ٹکرائی۔۔۔۔"

"یہ میرا کارڈ رکھ لو۔۔۔جب جوائن کرنا چاہو مجھ سے رابطہ کر لینا۔۔۔کارڈ تھماتے ہوئے کبیر نے کہا۔۔۔۔"

"شکریہ سر!دیہ نے کارڈ تھامتے ہوئے کہا۔۔۔۔"

"امی امی امی۔۔۔کہاں ہیں آپ؟دیہ نے گھر میں آتے ہی شور برپا کر دیا۔۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"پلنگ پر بیگ پٹختی وہ باورچی خانے کی جانب بڑھ گئی۔۔۔"

"کیا بات ہے دیہ؟ اتنی خوش ہو۔۔۔ ثوبانہ نے اسے جانچتی نظروں سے دیکھا۔۔۔"

"امی مجھے جاب مل گئی ہے بس مہینہ پورا کر کے میں وہاں چلی جاؤں گی۔۔۔ بہت بڑے آفس میں وہ بانہیں کھولتے ہوئے بولی۔۔۔"

"خوش رہو! میں نا کہتی تھی ملے گی ضرور ایک دن پر ملی کیسے؟ انہوں نے دیہ کو بانہوں کے حصار میں بھینچتے ہوئے پوچھا۔۔۔"

"جواباً اس نے تمام کہانی ان کے گوش گزار کر دی۔۔۔"

"دونوں ماں بیٹی نگاہیں اوپر اٹھائے مسکرا دی۔۔۔"

"وہ کتنے پل سے اس کا انتظار کر رہا تھا۔۔۔ اور وہ تھی کہ آنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔۔۔ جھرنے کے پانی میں چھوٹے پتھر پھینک پھینک کر اب وہ اکتا چکا تھا۔۔۔ وقت تھا کہ گزرنے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا۔۔۔ وہ یکے بعد دیگرے نگاہ اٹھا کے سامنے سے آتی چھوٹی سی سڑک کو دیکھتا۔۔۔ مگر وہاں زائرہ تو کیا کسی کے آنے کے کوئی آثار نہ نمودار ہو رہے تھے۔۔۔"

"آخر تنگ آ کر وہ اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔ پینٹ جھاڑتے ہوئے وہ جانے کے لیے مڑا ہی تھا کہ اسے وہ کنیز دل سامنے آتی دیکھائی دی۔۔۔"

"نیلی ہاف آستیون والی قمیض۔۔۔سفید چوڑی دار پاجامے میں ملبوس۔۔۔بال کھلے آبشار کی طرح کمر پر پھیلے تھے۔۔۔ہلکا میک اپ کیے فلیٹ شوز پہنے وہ عمدگی سے چلتی ہوئی دھیرے دھیرے اس کی جانب بڑھ رہی تھی۔۔۔۔"

"رافع بنا پلک جھپکائے پر شوق نگاہوں سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔"

"رافع۔۔۔کیسے ہو؟اس کے پاس آتے ہی وہ سرخ باریک نفیس ہونٹوں پر مسکراہٹ بکھیرے بولی۔۔۔"

"رافع چپ ساکت نگاہ سے بس یک ٹک اسے تکے جا رہا تھا۔۔۔۔"

"ہیلو۔۔۔!کہاں گم ہو رافع۔۔۔؟زائرہ نے اس کی آنکھوں کے سامنے ہاتھ لہرائے۔۔۔۔"

"تم اتنی خوبصورت ہو زائرہ۔۔۔جب کوئی غور سے دیکھے گا تو ہوش میں کیسے رہ پائے گا۔۔۔رافع نے آگے بڑھ کے اسے بانہوں کے حصار میں بھینچ لیا اور اس کے رخسار پہ اپنے لب رکھ دیے۔۔۔۔"

"رافع۔۔۔۔زائرہ کسمسائی۔۔۔۔"

"ششش۔۔۔۔۔رافع نے اس کے ہونٹوں پہ انگلی رکھ دی۔۔۔۔"

"آج نہ روکو زائرہ۔۔۔اس نے زائرہ کے گرد اپنے بازوؤں کے گھیرے کو مزید تنگ کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔"

"رافع آئی لو یو۔۔۔زائرہ انگلی اس کے ماتھے سے گھماتی ہونٹوں تک لے آئی۔۔۔۔"

"آئی لو یو ٹو۔۔۔رافع نے اسے خود سے مزید قریب کرتے ہوئے اپنے ہونٹ اس کے ہونٹوں پہ رکھ دیے۔۔۔۔"

"رافع۔۔۔آپ بہت بد تمیز ہیں۔۔۔وہ اس کے سینے پر ہاتھ رکھ کر پیچھے دھکیلتے ہوئے بولی اور بھاگ گئی
۔۔۔۔"

"زائرہ میری جان۔۔۔وہ اس کے پیچھے لپکا۔۔۔۔"

"وہ ہنستی ہوئی اس کے آگے آگے بھاگتی جا رہی تھی۔۔۔۔"

"اس کی ہنسی کی پر سرور آواز رافع کو حواس سے عاری کر رہی تھی۔۔۔۔"

"زائرہ رک جاؤنا۔۔۔وہ اس کو دوپٹے سے پکڑتا گویا ہوا۔۔۔۔"

"اور وہ اس کے سینے سے آلگی۔۔۔۔"

"رافع۔۔۔جس دن بھائی جان کو یا بابا جان کو پتہ چل گیا تو مجھے تو سزا ملے گی ہی بغاوت کی۔۔۔آپ بھی سزا پاؤ گے۔۔۔وہ آنکھوں میں عجب سا خوف لیے بولی۔۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ایسا کچھ نہیں ہو گا زائرہ۔۔۔رافع اس کی گود میں سر رکھتے ہوئے بولا۔۔۔۔"

"اللہ کرے ایسا ہی ہو...!زائرہ نے اس کے ماتھے پہ آئے بالوں کو پیچھے ہٹاتے ہوئے کہا۔۔۔۔"

"ایسا ہی ہو گا میری زندگی۔۔۔رافع نے پیار سے اس کے رخسار کھینچے۔۔۔۔"

"زائرہ نے مسکراتے ہوئے اپنے لب اس کے ماتھے پہ رکھ دیے اور کتنے ہی پل اس کی بھوری پر کشش آنکھوں میں دیکھتی رہی۔۔۔"

"جان لو گی مجھ غریب کی۔۔۔پہلے ہی یہ تمھارے شرابی نین میری ماں کا جوان سپوت بگاڑ رہے ہیں۔۔ رافع اس کے گال چھوتے ہوئے بولا۔۔۔"

"تو بگڑنے دو نا۔۔وہ اس کے چہرے پہ ہاتھ پھیرتے ہوئے مسکرائی۔۔۔"

"رافع نے اس کا دوپٹہ کھینچتے ہوئے چہرے پہ ڈال دیا۔۔۔ "

"اگلے لمحے وہ اس کے حصار میں تھی۔۔۔ "

"مگر افسوس کسی کی نگاہیں یہ منظر کیپچر کر چکی تھی۔۔۔"

"سبین سائیں گھر پر ہیں۔۔گلزار نے حویلی کے گیٹ پہ کھڑے چوکیدار سے پوچھا۔۔۔"

"ہاں ہیں سائیں گھر پر۔۔۔لیکن تم یہاں حویلی۔۔۔خیریت ہے؟فیروز نے حیرت سے پوچھا۔۔۔"

"دراصل میں ان سے ملنے آیا تھا مجھے ان سے کچھ کام تھا۔۔گلزار نے عجلت میں کہا۔۔۔"

"کیسا کام۔۔۔تم جانتے ہو تمھارا کام بس زمینوں تک ہے۔۔۔سائیں تمھیں یہاں دیکھ کے برا بھی تو مان سکتے ہیں۔۔۔فیروز پریشانی سے بولا۔۔۔"

"بس کچھ ذاتی کام ہے۔۔۔سائیں کو آگاہ کرنا ضروری ہے۔۔۔تم جا کر بتاؤ کے گلزار آیا ہے۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"اچھا! تم رکو یہیں میں جاتا ہوں کہتا وہ حویلی کی اندرونی راہداری کی جانب بڑھ گیا۔۔۔"

"زینے عبور کرتا اگلے لمحے وہ سبین خان کے دروازے کے سامنے تھا۔۔۔"

"سائیں میں اندر آجاؤں اس نے ادھ کھلے دروازے سے اندر جھانکتے ہوئے پوچھا۔۔۔"

"آجاؤ۔۔ سبین نے بیزارگی سے کہا۔۔۔"

"فیروز ڈرا سہا آگے بڑھا۔۔ کمرہ نیم تاریکی میں ڈوبا ہوا تھا۔۔ سبین بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے بیٹھا تھا۔۔ اس نے گول سرمے سے لبریز موٹی آنکھیں اٹھا کر فیروز کی جانب دیکھا۔۔"

"سائیں۔۔۔وہ۔۔۔گلزار۔۔۔آپ سے۔۔۔ملنے آیا۔۔۔ہے لفظ ٹوٹ کر اس کے منہ سے ادا ہوئے۔۔۔۔"

"اسے کیا کام کیوں آیا ہے وہ۔۔۔ حویلی میں اس کا کیا کام۔۔۔ سبین خان غصے سے بولا۔۔۔۔"

"سائیں۔۔۔وہ کہہ رہا تھا اسے کوئی ذاتی کام آپ سے۔۔۔ جس کے بارے آپ کو آگاہ کرنا لازمی ہے۔۔۔ فیروز کی ٹانگیں کانپ رہی تھی۔۔۔وہ بامشکل خود پہ ضبط کرتا بولا۔۔۔۔"

"ہون۔۔۔! بھیجو۔۔۔۔اس نے سرد لہجے میں کہا۔۔۔"

"جی سائیں۔۔۔ فیروز آہستگی سے کہتا باہر نکل گیا۔۔۔۔"

بولو۔۔۔! کیوں آئے ہو یہاں؟ گلزار کے کمرے میں آتے ہی سبین آنکھوں میں غیض وغضب لیے بولا۔۔۔۔"

"سب۔۔سبین سا۔۔سائیں آپ کو کچھ بتانا چاہتا تھا۔۔۔وہ لڑکھڑاتے لفظوں میں گویا ہوا۔۔۔"

"کیا بتانا ہے۔۔۔اور جب میں ڈیرے پہ تھا تب تیری زبان کو فالج پڑ گیا تھا۔۔۔سبین خان کی آنکھیں غصے سے سرخ ہوئی۔۔۔"

"سائیں بات ہی کچھ ایسی تھی کہ مجھے آنا پڑا۔۔۔معذرت۔۔۔!وہ پلکیں جھکائے بولا۔۔۔"

"اچھا!بول بھی چکو کیا بات ہے؟سبین بیڈ سے اٹھتے ہوئے اس کے قریب آ کھڑا ہوا۔۔۔"

"سائیں۔۔۔کچھ شہری بابو۔۔۔ادھر۔۔۔گھومنے۔۔۔آئے ہیں۔۔۔گلزار کو بات بتانے کے لیے لفظ نہیں مل رہے تھے۔۔۔"

"تو یہ سب مجھے کیوں بتا رہے ہو۔۔۔اگر یہی بتانے آئے تھے تو دفع ہو جاؤ۔۔۔سبین خان غصے سے بولا۔۔۔"

"سائیں میں تو چلا ہی جاؤں گا۔۔۔پہلے آپ میری بات تو سن لیں۔۔۔گلزار لفظ چباتے ہوئے بولا۔۔۔"

www.kitabnagri.com

"کہو۔۔۔!میرا وقت برباد مت کرو۔۔۔سبین صوفے پہ بیٹھ گیا۔۔۔"

"سائیں زائرہ بی بی کو۔۔۔ان میں سے ایک چھوکرے کے ساتھ۔۔۔میں نے دیکھا۔۔۔وہ بامشکل بولا۔۔۔گلزار کا سارا وجود کانپ رہا تھا۔۔۔"

"سبین ایک جھٹکے سے اٹھا۔۔اس کی آنکھوں میں خون اتر آیا۔۔چہرے پہ بے انتہا غصے کا تاثر لیے وہ آگے بڑھا۔۔۔یہ کیا بکواس کر رہا ہے توں حویلی کی عزت پہ۔۔سبین نے گلزار کو گریبان سے پکڑا اور گریبان چاک کر دیا۔۔۔"

"سا۔۔سائیں می۔میں نے۔۔خود دیکھا۔۔سا۔۔سائیں میرا۔۔یقین کرو۔۔۔گلزار کے منہ سے لفظ ٹوٹ ٹوٹ کر ادا ہوئے۔۔۔"

"بکواس بند کر اور دفع ہو جا۔۔سبین نے اسے دھکا مارا۔۔۔"

"سائیں میں اگلی بار ثبوت کے ساتھ آؤں گا۔۔اور آپ کو سزا دینا ہو گی اپنی بہن کو۔۔جیسے میری بہن کو دی تھی آپ نے سائیں۔۔نجانے گلزار میں اتنی ہمت کہاں سے آ گئی تھی۔۔کہ اس نے اتنی بڑی بات آج سبین سے کی تھی۔۔۔"

"میں کہہ رہا ہوں دفع ہو جا اور پھر شکل مت دیکھانا۔۔سبین خان نے اسے ٹانگ سے ٹھوکر ماری۔۔۔"

"گلزار گرتا پڑتا اٹھ کے کمرے سے نکل گیا۔۔۔"

"سبین سرخ ہوتی آنکھوں سے سامنے دیوار پہ ٹنگی تصویر کو دیکھنے لگا۔۔۔جہاں ہر طرف خون ہی خون بکھرا تھا۔۔۔آدمی کے ہاتھ میں تلوار تھی۔۔۔اور چاک ہوئے پیٹ کے ساتھ ہرن تڑپ رہا تھا۔۔۔"

****

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"جمعہ کی صبح تھی کومل ویلا میں کومل کے نکاح کو لے کر کافی گہما گہمی تھی۔۔۔بشارت چاہتے ہوئے بھی کومل کی شادی دھوم دھام سے کسی میرج ہال میں نہ کر پائے تھے کیونکہ تیمور اور مسز تیمور نے منع کر دیا تھا۔۔اور کومل تو پہلے ہی بغاوت پر اتر آئی تھی۔۔۔"

"کومل گہرے سرخ لہنگے میں ملبوس تھی، گھنے سیاہ بالوں کو جوڑے کی شکل میں لپیٹا گیا تھا، گہری سیاہ آنکھیں

جو میک اپ سے مزین تھی دیکھنے والوں کے دل پہ قیامت ڈھا رہی تھی، گلابی مائل رخسار، باریک گلاب کی پنکھڑی کی مانند ہونٹوں کو سرخ لپ اسٹک سے مزین کیا گیا تھا، صارم کی بغل میں بیٹھی وہ کسی اور ہی دنیا کی شہزادی لگ رہی تھی۔۔۔اس کے مقابلے میں صارم براؤن شیر وانی میں ملبوس تھا، گہری بھوری آنکھیں، فل وائٹ کلر، گھنی مونچھوں کے سائے تلے گداز ہونٹ، وہ جتنا خوبصورت تھا اتنا ہی دل کا بدصورت تھا۔۔۔"

"نکاح کی رسم کے بعد قریبی رشتہ داروں اور دوستوں نے کپل کے ساتھ خوب پکچرز کھنچوائی۔۔۔"

"قیامت لگ رہی ہو کومل۔۔۔الوینہ اسٹیج پر آ کر اس کے ساتھ بیٹھتے ہوئے بولی۔۔۔"

"نو بٹر! کومل نے ہونٹوں پہ مسکراہٹ بکھیری۔۔۔"

"بٹر نہیں۔۔۔بلکل سچ۔۔!الوینہ نے اسے جانچتی نظروں سے دیکھا۔۔۔"

"اچھا جی شکریہ۔۔۔!فارس اور رافع نہیں آئے۔۔۔علی کو تو دیکھا میں نے لیکن وہ کہیں نہیں دیکھائی دیے ۔۔۔کومل نے نگاہ یہاں وہاں دوڑائی۔۔۔"

"رافع ابھی آیا نہیں واپس چترال ویلی سے۔۔۔اور فارس...!وہ تمھیں کسی اور کا ہوتے ہوئے کیسے دیکھ سکتا تھا ۔۔۔وہ تاسف سے کہتی اٹھ کے چلی گئی۔۔۔۔"

"کومل صارم کی جانب دیکھ کے مسکرائی جو اس کی جانب متوجہ تھا۔۔۔۔"

"ماں باپ کی دعاؤں کے سائے تلے کومل رخصت ہو کر پیا دیس پدھار گئی۔۔۔۔"

"مرسڈیز ایک خستہ حال سے اپارٹمنٹ کے سامنے رکی۔۔۔۔"

"چلو بھی کومل کیا گاڑی میں ہی بیٹھی رہو گی۔۔۔صارم اپنی جانب کا دروازہ وا کرتے باہر نکلا۔۔۔۔"

"صارم ہم یہاں کیوں آئے ہیں۔۔۔ہم اپنے گھر کیوں نہیں گئے۔۔؟کومل نے ونڈ اسکرین سے باہر تعجب سے اپارٹمنٹ کی جانب دیکھا۔۔۔۔"

"اترو اور اندر چلو۔۔۔۔سب پتہ چل جائے گا۔۔۔صارم نے گاڑی کا دروازہ وا کیا۔۔۔۔"

"وہ متحیر سی نگاہ صارم پہ ڈالتی گاڑی سے باہر نکلی۔۔۔مرسڈیز کا ڈرائیور گاڑی زن سے بھگا لے گیا۔۔۔"

"وہ لہنگا سنبھالتی صارم کے عقب میں چل رہی تھی۔۔۔وہاں!صارم نے سامنے کمرے کی جانب اشارہ کیا وہ بنا کچھ کہے آگے بڑھ گئی۔۔۔۔"

"وہ ایک چھوٹا سا خستہ حال کمرہ تھا۔۔۔کمرے میں ہر سو نیم تاریکی چھائی ہوئی تھی۔۔۔فرنیچر کے نام پر ایک سنگل بیڈ،ایک ٹیبل لیمپ اور چیئر،اور ایک الماری جو دیوار میں نسب تھی۔۔۔وہ حیرت سے بکھرے پڑے کمرے کو تکنے لگی۔۔۔دل میں عجب سی بے چینی کا راج تھا۔۔۔۔"

www.kitabnagri.com

"کومل تحیر سے یہاں وہاں دیکھتی بیڈ پر اوکڑو بیٹھ گئی۔۔۔۔"

"وہ گھٹنوں میں سر دیے سوچوں میں گم تھی۔۔۔بلند قہقہوں کی آواز پر سوچوں کے بھنور سے باہر آئی۔۔۔اپنا لہنگا سنبھالتی وہ نفاست سے چلتی کمرے سے باہر نکلی۔۔۔ قہقہوں کی آواز ساتھ والے کمرے سے آرہی تھی ۔۔۔۔"

"کومل خاموش سانس روکے کمرے کے دروازے کے ساتھ ٹیک لگائے کھڑی تھی۔۔۔اندر سے آنے والی آوازیں اس کے حواس اڑا رہی تھی۔۔۔۔"

"لرزتے قدموں کے ساتھ وہ آگے بڑھی۔۔۔اتنا بڑا دھوکہ دیا تم نے مجھے۔۔۔صارم میں تمھاری جان لے لوں گی صارم کا گریبان پکڑے وہ دھاڑی۔۔۔۔ "

"ہاں دیا دھوکہ کیا کر لو گی تم۔۔۔اس نے گریبان پکڑے اس کے ہاتھ کو زور سے جھٹکا۔۔۔۔"

"میں ابھی واپس جاؤں گی۔۔۔تم تو کیا تمھارا ساتھ دینے والے ان دونوں کو بھی میں پولیس کے حوالے کروں گی۔۔۔کومل نے انگشت شہادت سے انہیں وارن کیا۔۔۔۔"

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

Posted on Kitab Nagri

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Writers .Official

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp No : 0316-7070977

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"تمھیں یہاں سے نکلنے دوں گا تب نا۔۔۔ لیاقت تم لوگ جاؤ۔۔۔ صارم اسے گھسیٹتا ہوا لے گیا اور کمرے میں بند کر دیا۔۔۔۔"

"دروازہ کھولو۔۔۔صارم پلیز اوپن دا ڈور۔۔۔پلیز!وہ ہتھیلیوں کی مدد سے دروازہ پیٹ رہی تھی مگر بے سود ۔۔۔آخر تھک ہار کر وہ وہی دروازے کے ساتھ نیچے ڈھے گئی۔۔۔"

"اگلے لمحے اس کے رونے کی آواز کمرے میں ارتعاش پیدا کر چکی تھی۔۔۔اس کی چیخوں میں درد تھا بے پناہ درد۔۔۔۔"

"مے آئی کمنگ میڈم!دیہ نے نیم وا دروازے سے اندر جھانکتے ہوئے پوچھا۔۔۔"

"میکال نے رخ موڑے دیہ کی جانب دیکھا۔۔۔دیہ آگے بڑھ کر میکال کے ساتھ والی سیٹ پر براجمان ہوتے ہوئے بولی۔۔۔"

"میڈم میری جاب ایک دفتر میں ہو گئی ہے جس کے باعث میں ریزائن کر رہی ہوں۔۔۔یہ رہا میرا ریزیگنشن لیٹر اس نے کاغذ کا لفافہ ان کی جانب بڑھایا۔۔۔۔"

"جیسے آپ کی مرضی میڈم دیہ۔۔۔پرنسپل نے ہونٹوں پہ پروفیشنلی مسکراہٹ بکھیری اور سائن کر دیا ۔۔۔۔"

"دیہ ایک نگاہ میکال پہ ڈالتی آفس سے نکلی۔۔۔۔"

"میڈم میں آتا ہوں پلیز ڈومنٹ۔۔۔میکال عجلت میں آفس سے نکلا۔۔۔۔"

"دیہ۔۔۔!وہ میکال کی آواز پر مڑی۔۔۔۔"

"جی۔۔۔وہ ہونٹوں پہ مسکراہٹ بکھیرے بولی۔۔۔۔"

"آپ اسکول چھوڑ کے جا رہی ہیں اور مجھے بتایا تک نہیں افسوس! وہ خفگی سے بولا۔۔۔۔"

"میں بتانے ہی والی تھی میکال وہ قدرے شرمندہ ہوئی۔۔۔"

"اوکے! خوش رہیں اس نے تاسف سے دیہ کو دیکھا۔۔۔۔"

"تھینکس! میکال میں کنٹیکٹ رکھوں گی آپ سے اور گھر بھی چکر لگاؤں گی۔۔۔ اب چلتی ہوں مجھے آفس بھی جانا ہے وہ بیگ کی اسٹریپ کندھے پر ڈالتے ہوئے بولی۔۔۔۔"

"اوکے گڈ لک! میکال نے شائستگی سے کہا۔۔۔۔"

"دیہ لبوں پہ مسکراہٹ لیے اسکول گیٹ عبور کر گئی۔۔۔۔"

"ہیلو! میں دیہ بات کر رہی ہوں کیا کبیر سر کا آفس ہے یہ۔۔۔ دیہ نے سڑک کنارے پیدل چلتے ہوئے کال کی۔۔۔"

"جی میڈم یہ انھی کا آفس ہے بتائیں ہم آپ کی کیا مدد کر سکتے ہیں کاؤنٹر گرل کا انداز پروفیشنل تھا۔۔۔۔"

"آپ کبیر صاحب کو بتائیں کے دیہ کی کال ہے وہ پوچھ رہی ہے کہ میں آسکتی ہوں کیا آج آفس۔۔۔"

"اوکے میڈم! آپ لائن پہ رہیے گا میں پوچھ کے بتاتی ہوں۔۔۔"

"جی میڈم آپ آجائیں۔۔۔ کچھ دیر بعد وہ لڑکی گویا ہوئی۔۔۔۔"

"شکریہ! دیہ نے کال بند کی... آٹو۔۔۔۔ اس نے سامنے سے آتے آٹو کو ہاتھ کے اشارے سے روکا۔۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"دعا کرو رافع آج بارش ہو جائے۔۔۔زائرہ نے جھرنے سے گرتے پانی کو بغور دیکھا۔۔۔"

"ہو جائے گی بارش کی دیوانی بارش بھی۔۔۔رافع نے چھوٹے چھوٹے پتھر پانی میں پھینکنے شروع کر دیے۔۔۔۔"

"ہاں بارش کی دیوانی تو میں ہوں۔۔۔ چلو واک کرتے ہیں زائرہ نے ترغیب دلائی۔۔۔اٹھاؤ مجھے اس اپنی انگشت شہادت رافع کی جانب بڑھائی۔۔۔۔"

"رافع نے اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے اٹھایا۔۔۔۔"

"وہ پہاڑ کے درمیان بنے ٹیڑھے میڑھے راستے پر ایک دوسرے کا ہاتھ تھامے چل رہے تھے۔۔۔۔"

"وہاں !اس پہاڑ کے پاس ایک بہت خوبصورت جھرنا ہے رافع۔۔۔زائرہ نے رافع کے چہرے کی جانب تکتے ہوئے کہا۔۔۔۔"

"تو وہیں چلتے ہیں نا۔۔۔وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے اس کے دل کی بات پڑھ گیا تھا۔۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"کافی مسافت طے کرنے کے بعد وہ جھرنے تک پہنچے تھے۔۔۔۔"

"ہانپتے سانس کے ساتھ زائرہ وہیں ڈھے گئی۔۔۔اور پہاڑ کے ساتھ اوٹ لگالی۔۔۔رافع پھولے سانس بحال کرتا نیچے بیٹھ گیا اور لیٹتے ہوئے سر زائرہ کی گود میں رکھ لیا۔۔۔۔"

"تھکا دیا تم نے زائرہ۔۔۔اس نے زائرہ کے رخسار کو چھوتے ہوئے کہا۔۔۔۔"

"دیکھو نارافع یہ کتنی خوبصورت جگہ ہے۔۔۔ یہ جھرنے سے گرتا پانی، یہ پرندوں کی چہچہاہٹ، یہ ہر سو سبزہ، بہت دلکش ہے یہ، میں ہمیشہ ایسی ہی کسی خوبصورت جگہ پہ آپ کے سنگ رہنا چاہوں گی۔۔۔۔ زائرہ نے بغور اس کی آنکھوں میں دیکھا۔۔۔۔"

"ہمیشہ ساتھ رہیں گے میرا وعدہ ہے زائرہ۔۔۔ میں چرالوں گا تمھیں سارے جہاں سے چپالوں گا رافع نے اس کے گلے کے گرد بازو حمائل کرتے ہوئے کہا۔۔۔"

"زائرہ نے اسے پیار بھری نظروں سے دیکھا۔۔۔۔"

"تمھیں پتہ ہے کل میں چلا جاؤں گا۔۔۔ سوچ رہا تھا تم سے رابطہ کیسے کروں گا۔۔۔ پھر میں نے موبائل لیا تمھارے لیے اس نے پینٹ کی جیب میں ہاتھ ڈالا۔۔۔۔"

"موب۔۔ موبائل نہ۔۔۔ نہیں میں موبائل نہیں رکھ سکتی۔۔۔ وہ گھبراہٹ کے عالم میں پیچھے ہٹی۔۔۔۔"

"ارے تو پھر میرے ساتھ چلو لاہور۔۔۔۔ وہ عجلت میں بولا۔۔۔۔"

"نہیں ساتھ کیسے چل سکتی ہوں۔۔۔ اچھا موبائل دے دو میں چھپا کے رکھوں گی وہ کچھ سوچتے ہوئے بولی۔۔۔۔"

"گڈیہ ہوئی نا بات۔۔۔ رافع نے اس کے گال پہ شرارت کی۔۔۔۔"

"رافع میں بہت اداس ہو جاؤں گی تمھارے لیے وہ پلکیں جھکائے بولی۔۔۔۔"

"بات کریں گے نا اور میں ہر ویک تمھیں ملنے آؤں گا۔۔۔رافع نے اس کی ٹھوڑی پہ انگشت رکھتے ہوئے اس کے چہرے کا رخ اپنی جانب کیا۔۔۔سرخ ہوتے گال۔۔۔متورم آنکھیں۔۔۔"

"زائرہ۔۔۔!وہ عجلت میں آگے بڑھا اور اسے اپنے بازوؤں کے حصار میں بھر لیا۔۔۔روؤ تو مت پلیز!اس نے اپنے بازوؤں کا گھیرا اس کے گرد مزید تنگ کیا۔۔۔"

"وہ رافع کے سینے سے لگی سسک رہی تھی۔۔۔"

"پلیز۔۔۔!میری جان زائرہ روؤ مت۔۔۔رافع نے اس کے چہرے کو ہاتھوں کے پیالے میں بھر کر اس کے ماتھے پہ ہونٹ رکھ دیے۔۔۔"

"وہ اس کے سینے سے لگی ابھی تک اس کے جانے کے غم میں سسک رہی تھی۔۔۔رافع کی آنکھوں میں نمی تیر آئی۔۔۔"

"گلزار یہ تمام مناظر کیمرے میں کیچ کر چکا تھا۔۔۔"

"سائیں گلزار ملنے آیا آپ سے رسیدہ عمر رحیم بابا نے سبین کے پاس آتے ہوئے کہا۔۔۔"

"ہمم۔۔۔بھیج دو سبین خان نے ترچھی نگاہ رحیم بابا پہ ڈالی۔۔۔"

"جیسا حکم سائیں۔۔۔آہستہ قدم اٹھاتا رحیم بابا واپس مڑ گیا۔۔۔"

"سلام سائیں۔۔۔گلزار چارپائی پہ تکیے کی اوٹ لگائے بیٹھے سبین کے قدموں میں بیٹھتے ہوئے بولا۔۔۔"

"کہو۔۔۔کیسے آنا ہوا سبین نے ایک تلخ نگاہ اس پر ڈالی۔۔۔"

"سائیں۔۔۔نمک حلالی کی ہے آپ سے۔۔۔یہ کچھ آپ کی خدمت میں پیش کرنے کے لیے لایا تھا۔۔گلزار نے لفافہ سبین خان کی جانب بڑھایا۔۔۔"

"لفافے کو اس کے ہاتھ سے جھپٹتے ہوئے سبین نے اسے کھولا۔۔۔سامنے تصویر پہ منظر دیکھ اس کے چہرے کا رنگ تبدیل ہوا۔۔۔آنکھوں میں خون اتر آیا۔۔۔غصے سے مٹھیاں بھینچے اس نے قدموں میں بیٹھے گلزار کو ایک ٹانگ رسید کی۔۔۔یہ کیا ہے۔۔۔؟وہ دھاڑا۔۔۔"

"آپ کی عزت اور نام ونہاد غیرت کا جنازہ سائیں۔۔۔گلزار لبوں پہ مکروہ مسکراہٹ بکھیرتے ہوئے بولا۔۔۔"

"کندھے پر رکھی سندھی دھوتی کو زور سے جھاڑتے سبین غصے کے عالم میں ڈیرے سے نکلا اپنے راستے میں آنے والی ہر چیز کو وہ ٹانگوں سے ٹھوکر مار رہا تھا۔۔ڈیرے پہ موجود ہر ملازم خوف سے کانپ رہا تھا۔۔۔"

"گھر چلو۔۔۔جیپ میں بیٹھتے ہوئے وہ اتنے زور سے دھاڑا کہ ڈرائیور کانپنے لگا۔۔جی سا۔۔سائیں جیپ میں بیٹھتے ہوئے اس نے لرزتے ہاتھوں سے اسٹیرنگ سنبھالا۔۔۔"

"اگلے لمحے گاڑی حویلی کو جاتے راستے پر رواں دواں تھی۔۔۔"

"کہاں ہے زائرہ۔۔۔؟وہ حویلی میں آتے ہی اتنی زور سے دھاڑا کہ گل جہاں گھبراتے ہوئے کچن سے باہر نکلی۔۔کیا ہوا ہے سبین بیٹا اتنے غصے میں کیوں ہو۔۔گل جہاں نے اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھا۔۔۔"

"ہاتھ مت لگائیں مجھے۔۔۔۔یہ سب آپ کی ناقص تربیت کا نتیجہ ہے۔۔۔وہ گل جہاں کا ہاتھ جھٹکتے ہوئے غصے سے چیخا۔۔۔"

"اس کی بلند پایہ غصے سے بھری آواز سنے لیلہ بیگم کمرے سے نکل آئی ان کے شانے کی اوٹ میں کھڑی زرناب کا وجود خوف سے لرز رہا تھا۔۔۔"

"کیا ہوا ہے سبین خان یوں حویلی کو سر پہ کیوں اٹھایا ہوا ہے سبتین خان شانوں پہ ڈالی چادر سنبھالتے ہوئے کمرے سے نکلا۔۔۔"

"میں نے جو دیکھا ہے نانا باسائیں آپ بھی دیکھیں گے تو شاید مجھ سے بھی زیادہ قہر برسائیں گے۔۔۔سبین نے ہال کی دیوار میں لگی فیملی فوٹو میں کھڑی چھوٹی لڑکی پر تلخ نگاہ ڈالی۔۔۔"

"کیا دیکھا ہے برخوردار۔۔۔ہمیں بھی تو پتہ چلے سبتین خان کرسی پر بیٹھ گیا۔۔۔"

"اس نے لفافہ سبتین خان کی جانب اچھالا اور خود زینے عبور کرتا سیکنڈ فلور کی جانب بڑھا۔۔۔"

"ہال میں سبھی موجود تھے سالار تک ہاں اگر نہیں تھی تو وہ نہیں تھی۔۔۔"

"میں کچھ دیر بعد تمھاری دھرتی سے نکل جاؤں گا تقریباً ایک گھنٹہ بعد۔۔۔موبائل اسپیکر سے رافع کی قابل ستائش آواز ابھری۔۔۔"

"کاش میں کہہ سکتی کہ نہ جاؤ رافع۔۔۔بہت یاد آؤ گے مجھے وہ تاسف سے بولی۔۔۔"

"میں ملنے آؤں گا نارافع کی جان اور ایک دن دلہن بنا کر لے جاؤں گا تمھیں اپنے ساتھ۔۔۔۔وہ پیار سے بولا ۔۔۔۔"

"دروازے کے باہر اسے قدموں کی چاپ سنائی دی۔۔۔۔"

"رافع کوئی ہے باہر میں پھر بات کرتی ہوں کہتی وہ کال بند کر گئی۔۔۔۔"

"نکل باہر حرافہ بدمعاش بے غیرت بد چلن عورت۔۔۔۔ سبین نے ایک جھٹکے سے کمرے کا دروازہ کھولا اور اسے گھسیٹتا ہوا باہر لے آیا۔۔۔۔"

"گھسیٹنے کے باعث اس کے ہاتھ میں پکڑا موبائل چھوٹ کے فرش پہ گر گیا۔۔۔۔"

"سبین نے ایک جھٹکے سے موبائل اٹھایا۔۔۔۔ تو تو یار کے ساتھ بھاگنے کے پلان بنا رہی تھی۔۔۔۔ یہ تیرے پاس کہاں سے آیا۔۔۔ یقیناً اس یار نے دیا ہو گا۔۔۔ وہ اسے گھسیٹتا ہوا نیچے لے آیا۔۔۔ زینوں پر گھسیٹنے کے باعث زائرہ کا وجود گاہے بگاہے زخمی ہو چکا تھا۔۔۔ سبین نے بے دردی سے اسے ستبین خان کے قدموں میں دھکا دیا۔۔۔۔"

"سبین کی آنکھوں میں اترا خون دیکھ گھر کی تمام عورتیں لرز اٹھی تھی۔۔۔۔ زائرہ یہ تم نے کیا کر دیا پتر گل جہاں کے منہ سے آہ نکلی۔۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"حرافہ۔۔۔۔۔ سبتین خان آگے بڑھا اور زائرہ کو بالوں سے پکڑتے ہوئے اس کے چہرے پہ تھپڑوں کی بارش کر دی۔۔۔۔ سبتین خان نے اسے دھکا دیا وہ فرش پر اوندھی گری۔۔۔ زائرہ کے منہ سے خون رسنے لگا تھا۔۔۔۔"

"سبین خان نے آگے بڑھ کے اس کے پیٹ میں ٹانگیں ماری۔۔۔۔ زائرہ درد سے تڑپ رہی تھی۔۔۔ مگر کسی میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ اسے بچا پاتے۔۔۔۔ زرناب سسک رہی تھی ۔۔۔ گل جہاں منہ پہ دوپٹہ رکھے بے آواز رو رہی تھی تو لیلہ بیگم کے دل سے سبین کے لیے بد دعائیں نکل رہی تھی۔۔۔۔"

"زائرہ کا قصور کیا تھا؟ یہ کہ اس نے محبت کی تھی۔۔۔ اور محبت تو پاک جذبہ ہے۔۔۔۔ یہ گناہ تو نہیں ہے ۔۔۔۔"

"طاقت سے زیادہ مار کھا کھا کے زائرہ فرش پر اوندھی پڑی کراہ رہی تھی۔۔۔۔ مگر سبین خان اسے بے دردی سے مارے جا رہا تھا فرش پر جا بجا زائرہ کے جسم اور سر سے رسنے والا خون پڑا تھا۔۔۔ ہر آنکھ نم تھی اور ہر دل میں خوف تھا۔۔۔ کسی میں اتنی ہمت نہ تھی کہ آگے بڑھ کے کوئی سبین خان کو روکتا۔۔۔۔"

"بابا سائیں اس جیسی بد کردار عورت کو جینے کا کوئی حق نہیں وہ دھاڑا۔۔۔۔"

"سبتین خان آگے بڑھا اسے بالوں سے پکڑ کر اوپر اٹھایا۔۔۔ سبتین خان کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے اٹھا اور زائرہ کے چہرے پہ یکے بعد دیگرے چار تھپڑ پڑے۔۔۔ اس کے ناک اور ہونٹوں سے خون رس رہا تھا۔۔۔۔"

"سبتین خان آنکھوں میں غصہ لیے اس مردہ ہوتی درد سے کراہتی لڑکی کو تحیر سے دیکھ رہا تھا جس کے منہ سے ایک بار بھی لفظ معافی نہیں نکلا تھا۔۔۔ کیوں مانگتی وہ معافی اس کا تو قصور نہیں تھا اس نے محبت کی تھی۔۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"کن سوچوں میں گم ہیں آپ باباسائیں۔۔۔ سبین دھاڑااور آگے بڑھا۔۔۔"

" تمہیں جینے کا کوئی حق نہیں لڑکی سبین خان نے آگے بڑھ کے اس کا گلہ دبا دیا۔۔۔"

"میرا دم گھٹ رہاہے باباسائیں ماں جی مجھے بچالیں میں مر رہی ہوں اس نے التجا کی۔۔۔"

"مگر کوئی بھی آگے نہ بڑھا۔۔۔۔اس گھر کی عورتوں میں اتنی ہمت نہ تھی کہ وہ مردوں کے سامنے آ کھڑی ہوتی۔۔۔"

"سبتین آپ کو اللہ رسول کا واسطہ اس کو معاف کر دیں۔۔۔اس کو کوئی اور سزا دے دیں پر اس سے زندگی نہ چھینیں۔۔۔اس سے پہلے کے بیٹی کا سانس اس کے وجود کا ساتھ چھوڑتا گل جہاں سبتین کے قدموں میں گر پڑی۔۔۔ سبتین کے پیروں پر ماتھا ٹیکے وہ زارو قطار رو رہی تھی۔۔۔ منتیں سماجتیں کر رہی تھی۔۔۔ سبتین میں نے ساری زندگی آپ کی وفاداری آپ کی غلامی میں گزار دی۔۔۔آپ کے حکم کی تعمیل کی۔۔۔ اسی کے واسطے اسے معاف کر دیں۔۔۔وہ ڈھائیں مار کر رو رہی تھی۔۔۔"

"چھوڑ دو سبین خان۔۔۔ سبتین نے گل جہاں کو شانوں سے تھامتے ہوئے اوپر اٹھایا۔۔۔"

www.kitabnagri.com

"ب۔باباسا۔سائیں یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ لوگوں کو سزا دیتے ہیں اور اپنی اولاد کو بخش دیں گے۔۔۔ سبین نے تحیر بھری نگاہ سبتین خان پہ ڈالی۔۔۔"

"کب کہا میں نے کہ اس کو سزا نہیں ملے گی۔۔۔ سزا ملے گی۔۔۔ ضرور ملے گی۔۔۔یہاں تو ایک بار مرنا تھا وہاں یہ روز مرے گی ہر چڑھتے دن کے ساتھ مرے گی۔۔۔جب تک اس کی زندگی ہو گی۔۔۔ حویلی کا

تہخانہ کھول کے اسے اس میں ڈال دو۔۔۔سکینہ گونگی اسے کھانا دے آئے گی۔۔۔لیکن! اس گھر کی کسی عورت کو بھی میں نے تہخانے کی جانب جاتے دیکھ لیا تو اس کا انجام اس سے بھی برا ہو گا۔۔۔باہر خبر پھیلا دو کل صبح کہ سبتین خان نے بیٹی کو بغاوت کی سزا پر موت کے گھاٹ اتار دیا۔۔۔اس حویلی کے کسی ملازم کو خبر نہیں ہونی چاہیے سوائے سکینہ کے کیونکہ زبان سے عاری ہے وہ اس لیے۔۔۔میں جب دوبارہ ہال میں آؤں تو یہ مجھے یہاں دیکھائی نہ دے۔۔۔انگشت شہادت سے وارن کرتا سبتین خان شانے پہ ڈالی چادر کا پہلو جھاڑتے زینے چڑھ گیا۔۔۔ "

"سبین نیم بے ہوش زائرہ کو گھسیٹتے حویلی کے اسٹور روم کی جانب بڑھا جہاں تہخانہ بنایا گیا تھا تہخانہ کا پٹ وا کر کے اس نے زائرہ کو بے دردی سے اس میں دھکا دیا اور اس پر تلخ نگاہ ڈالتا خود واپس مڑ گیا۔۔۔زائرہ کے منہ سے دبی دبی آہ نکلی۔۔۔۔۔"

****

"کومل روتے روتے نجانے کب سو گئی تھی۔۔۔اس کی آنکھ کھلی تو وہ فرش پر پڑی تھی کمرہ میں ہلکی ہلکی سی روشنی آ رہی تھی۔۔۔شاید صبح ہو گئی ہے وہ یہاں وہاں دیکھتی اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔کیونکہ کمرے میں آتے وقت وہ بیگ ساتھ لائی تھی۔۔۔اس میں سے سمپل سے کپڑے نکال کے وہ واشروم میں گھس گئی۔۔۔اپنا حلیہ تبدیل کر کے وہ کمرے کے دروازے کی جانب بڑھی۔۔۔۔"

"صارم۔۔۔!اس نے اونچی آواز میں اسے پکارا۔۔۔باہر سے کوئی بھی آواز اسے سنائی نہیں دی۔۔۔۔"

"صارم۔۔۔۔پلیز دروازہ کھولو۔۔۔اس دفع وہ قدرے اونچی آواز میں گویا ہوئی مگر بے سود۔۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"صارم۔۔۔کومل نے دروازہ زور سے پیٹا۔۔۔۔"

"کیا مصیبت ہے یار وہ لاؤنج میں پڑے صوفے پر سو رہا تھا۔۔۔عجلت میں اٹھا اور کمرے کی جانب بڑھا۔۔۔۔"

"وہ تھک ہار کے بیڈ پر بیٹھ گئی تھی جب دروازہ کھٹاک کی آواز سے کھلا۔۔۔۔"

"صارم وہ عجلت میں اٹھی اور اس کے گلے لگ گئی۔۔۔۔"

"صارم نے ایک تلخ نگاہ اس پر ڈالی۔۔۔۔"

"صارم تمھیں تو مجھ سے محبت تھی نا۔۔۔تو پھر یہ سب کیا تھا؟ کومل نے اسے حیرت سے دیکھا۔۔۔۔"

"ہاں محبت تو تھی بلکہ ہے بھی پر تم سے نہیں تمھارے کروڑپتی باپ کی دولت سے وہ اسے خود سے الگ کرتے ہوئے بولا۔۔۔۔"

"واہ! اگر محبت نہیں تھی تو میری زندگی کیوں برباد کر دی؟ وہ چیخی۔۔۔۔"

"کہا نا محبت تھی ہے بھی پر تم سے نہیں تمھاری دولت سے۔۔۔صارم نے ہونٹوں پہ مکروہ مسکراہٹ بکھیری۔۔۔۔"

"تو سن لو تمھارا یہ خواب کبھی پورا نہیں ہو گا۔۔۔وہ انگشت سے وارن کرتی بولی۔۔۔۔"

"میں خوابوں کو تعبیر میں بدلنا جانتا ہوں جان من۔۔۔!صارم نے اس کے کھلے بالوں میں انگلی پھنساتے ہوئے کہا۔۔۔۔"

"جب میں ہی نہیں رہوں گی یہاں تو خوابوں کی تعبیر کہاں سے ملے گی وہ پرس کی اسٹریپ شانے پہ ڈالتی دروازے کی جانب بڑھی۔۔۔"

"نہ نہ۔۔۔صارم اس کے آگے آیا اور انگلی کا اشارہ کیا۔۔۔کبھی نہیں جاسکو گی۔۔۔اس نے اس کے ہاتھ سے بیگ جھپٹا۔۔۔اس میں موجود زیورات اور سیل فون نکالتا وہ اپارٹمنٹ لاک کرتا باہر نکل گیا۔۔۔"

"کومل کمرے میں پڑی سسکتی رہ گئی اس نے اپنے پاؤں پہ خود ہی کلہاڑی ماری تھی۔۔۔"

"ثمینہ بیگم۔۔۔ان لوگوں کا کچھ پتہ نہیں چلا۔۔۔جس مکان کے بارے میں انہوں نے بتایا تھا کہ وہ ان کا ہے اس کے مالک سے آج ملا اس کا کہنا ہے کہ وہ یہ مکان ٹیلی کاسٹ ڈراموں کی شوٹنگ کے لیے کرایہ پر دیتا ہے۔۔۔سمجھایا بھی تھا کومل کو کہ یہ لوگ مجھے ٹھیک نہیں لگ رہے وہ تاسف سے کہتے صوفے پر بیٹھ گئے۔۔۔"

"بشارت کچھ بھی کرو میری بیٹی کو ڈھونڈو میں بہت پریشان ہوں۔۔۔نجانے میری بیٹی کس مشکل میں ہے۔۔۔پچھلے ایک ہفتے سے ہمیں کچھ بھی پتہ نہیں ہے۔۔۔ثمینہ سسکی۔۔۔"

"کوشش تو کر رہا ہوں۔۔۔بس دعا کرو ابھی بھی باہر ہی جا رہا اسی معاملے میں کہتا بشارت اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔"

"ٹریفک جام تھا۔۔۔جس کے باعث گاڑیوں کا کافی ہجوم تھا۔۔۔بشارت نے ونڈ اسکرین سے باہر دیکھا تو ایک پل کے لیے ساکت ہو گیا اسے سامنے آٹو میں تیمور عجیب طرز کے حلیے میں دکھائی دیا۔۔۔وہ عجلت سے گاڑی سے نکلا۔۔۔"

"تم یہاں۔۔۔میری بیٹی کہاں ہے؟بشارت نے اسے گریبان سے پکڑا۔۔"

"اپنے شوہر کے ساتھ ہوگی وہ لاپرواہی سے بولا۔۔۔"

"کیا مطلب شوہر کے ساتھ ہوگی۔۔۔ تیمور وہ تمھاری بھی تو بہو ہے بشارت نے تحیر بھری نگاہ اس پہ ڈالی ۔۔۔۔"

"پہلی بات تو یہ ہے صاحب کہ میں تیمور نہیں لیاقت ہوں۔۔۔ایک چھوٹا موٹا فنکار۔۔۔مجھے صارم نے اس کام کے لیے پچاس ہزار روپے دیے تھے۔۔۔میں اس کا باپ نہیں ہوں وہ لاپرواہی سے بولا۔۔۔"

"ایسے کیسے؟کہاں ہے وہ؟بشارت عجلت میں بولا۔۔۔"

"میں نہیں جانتا۔۔۔لیاقت نے گاڑیوں کے ہجوم کی جانب نگاہ دوڑائی۔۔۔"

"تم نے غیر قانونی کام کیا ہے۔۔۔میں کیس کروں گا تم پہ۔۔۔ہاں اگر تم بتاؤ تو نہ صرف سزا سے بچو گے بلکہ بھاری رقم بھی دوں گا۔۔۔بتاؤ ورنہ۔۔۔بشارت نے انگشت شہادت سے اسے وارن کیا۔۔۔"

"میں آرٹسٹ ہوں یہ میرا کام ہے پہلی تو بات ہے قانون مجھے کچھ نہیں کہہ سکتا۔۔۔اور دوسری بات میں جو اپارٹمنٹ جانتا تھا صارم وہ چھوڑ کے جا چکا ہے کسی اور فلیٹ میں۔۔۔اس لیے معذرت۔۔۔!آٹو آگے بڑھ گیا ۔۔۔"

"بشارت لڑکھڑاتے قدموں سے گاڑی کی جانب بڑھا۔۔۔"

"صارم تمھارے سسر کے ہوتے ہوئے وہ پراپرٹی تمھاری کبھی نہیں ہو گی۔۔۔ آصف نے ٹانگیں سامنے پڑے میز پر رکھتے ہوئے کہا۔۔۔"

"تو کیا کروں؟ صارم فرط جذبات میں بولا اور صوفے پر زور سے مکہ رسید کیا۔۔۔"

"ایک پلان تو ہے اگر تم اس پر عمل کرو تو؟ آصف نے بھنویں اچکائے۔۔۔"

"بتاؤ نے کون سا پلان؟ صارم تعجب سے بولا۔۔۔"

"ساس سسر کو قتل کروادو۔۔۔ تو یقیناً ساری پراپرٹی کومل کی ہو جائے گی۔۔۔ جو موقع سے غائب ہے۔۔۔ تم اس تک صرف اس کے باپ کی موت کی خبر پہنچانا۔۔۔ اور اس کی ماں کو موت کے گھاٹ اتارنے کی دھمکی دے کر ساری جائیداد اپنے نام کروالینا۔۔۔"

"کمال آئیڈیا! پر قتل کرے گا کون؟ صارم نے بھنویں تنے۔۔۔"

"جانتا ہوں ایک گینگ کو ملوا دوں گا تمھیں۔۔۔ ڈیل کر لینا بیوی کے زیورات اور مہنگا سیل فون بیچ کے رقم کا بندوبست کرو۔۔۔ پلان بتا کے آصف نے مونچھ کو تاؤ دیا۔۔۔"

"ہوں۔۔۔! گڈ پلان۔۔۔ ڈیل کے لیے بلاؤ یہیں۔۔۔ میں رقم کا بندوبست کرتا ہوں۔۔۔ کہتا وہ مسکرا دیا۔۔۔"

"دونوں نے ہاتھ پہ ہاتھ مارا اور قہقہہ بلند کیا۔۔۔"

****

www.kitabnagri.com

"رافع بابو۔۔۔رافع بابو۔۔۔ سبین سائیں نے۔۔۔رحیم بابا ہانپتے کانپتے پھولے سانس کے ساتھ رافع کے پاس آئے۔۔۔"

"کیا ہوا رحیم بابا آپ اتنے گھبرائے ہوئے کیوں ہیں۔۔۔؟رافع نے انھیں شانے سے تھاما۔۔۔"

"رافع بابو۔۔۔رافع بابو آپ یہاں سے چلے جاؤ۔۔۔ سبین صاحب آپ کو بھی مار دیں گے۔۔۔"

"کیوں مارے گا اور کون سبین۔۔۔؟رافع نے بھنویں سکیڑے۔۔۔"

"رافع بابو آپ نے یہ کیا کر دیا۔۔۔چلے جاؤ آپ۔۔۔ورنہ زائرہ بی بی کی طرح آپ کو بھی سائیں مار دیں گے۔۔۔رحیم بابا لرزتے ہوئے بولا۔۔۔"

"زا۔۔۔زائرہ۔۔۔م۔۔۔مر۔۔۔گ۔۔۔گئی۔۔۔لفظ رافع کے منہ سے ٹوٹ ٹوٹ کر ادا ہوئے۔۔۔حیرت سے آنکھیں کھولے وہ انھیں تک رہا تھا۔۔۔"

"جی۔۔۔اس سے پہلے وہ آپ تک پہنچیں آپ بھاگ جائیں۔۔۔رحیم بابا نے نگاہیں جھکا لی۔۔۔ان کی آنکھیں متورم تھی۔۔۔"

"زائرہ۔۔۔تم۔۔۔مجھے۔۔۔چھوڑ۔۔۔کے نہیں جا سکتی۔۔۔تم اکیلے سزائے۔۔۔عشق نہیں۔۔۔کاٹ سکتی۔۔۔زائرہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔!رافع کے منہ سے چیخ برآمد ہوئی منظر اس کی آنکھوں کے سامنے دھندلایا رافع وہیں گر پڑا۔۔۔"

"رافع بابو۔۔۔رافع بابو۔۔۔رحیم بابا اس کا چہرا تھپتھپانے لگا۔۔۔"

www.kitabnagri.com

"یونیورسٹی انتظامیہ پہنچ چکی تھی۔۔۔ایمبولینس رافع کو لیے ہاسپٹل پہنچ گئی تھی۔۔۔"

"می آئی کم ان سر۔۔۔کاؤنٹر گرل نے اندر جھانکتے ہوئے پوچھا۔۔۔"

"یس کم ان۔۔۔کبیر نے چشمے کہ اوپر سے دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔"

"سر میڈم دیہ آپ سے ملنے آئی ہیں کیا میں بھیج دوں۔۔۔؟اس لڑکی نے شائستگی سے کہا۔۔۔"

"ہاں بھیج دیں۔۔۔کبیر نے لبوں پہ مسکراہٹ بکھیری اور دوبارہ فائل کی جانب متوجہ ہو گئے۔۔۔"

"می آئی کم ان سر کچھ لمحے بعد ایک جانی پہچانی آواز کبیر کی سماعت سے ٹکرائی۔۔۔"

"یس کم ان۔۔۔ہیو آ سیٹ میڈم دیہ۔۔۔کبیر نے فائل سائیڈ پہ رکھتے ہوئے کہا۔۔۔"

"تھینکس !دیہ لبوں پہ مسکراہٹ بکھیرے بیٹھ گئی۔۔۔"

"کیا لیں گی آپ ؟کبیر صاحب شائستگی سے بولے۔۔۔"

"نوتھنگ سر تھینکس۔۔۔!مجھے کیا کرنا ہوگا؟دیہ نے ہچکچاتے ہوئے پوچھا۔۔۔"

"ایک دو قتل کروانے ہیں وہ کر دو گی ؟کبیر صاحب ہنستے ہوئے بولے۔۔۔"

"ہاہاہاہا۔۔۔دیہ ہنس پڑی "...

"فلحال میری سیکریٹری پاکستان میں نہیں ہے تو اس کے آنے تک تو تم میری سیکریٹری بن کے رہو گی بعد میں دیکھیں گے وہ چشمہ اتارتے ہوئے بولے۔۔۔"

"اوکے سر۔۔۔دیہ مسکرائی۔۔۔۔"

"اس سے پہلے کہ دیہ کچھ کہتی کبیر کا موبائل بج اٹھا۔۔۔۔"

"ہیلو! کبیر سپیکنگ۔۔۔واٹ؟ یہ سب کب ہوا۔۔۔میں بس پہنچتا ہوا ڈاکٹر۔۔۔۔کبیر صاحب حواس باختہ ہو گئے۔۔۔موبائل پر دی جانے والی خبر ان کی سوچ کے برعکس تھی۔۔۔۔"

"کیا ہوا سر۔۔۔دیہ پریشانی سے بولی۔۔۔۔"

"کچھ نہیں آپ کل سے جوائن کر لینا کہتے وہ عجلت میں باہر نکل گئے۔۔۔۔"

****

"کبیر صاحب لاہور سے اسلام آباد پہنچ آئے تھے۔۔۔آئی سی یو کے سامنے وہ بے چین یہاں وہاں ٹہل رہے تھے۔۔۔۔"

"آخر ان کے انتظار کی گھڑیاں ختم ہوئی۔۔۔ایک ڈاکٹر آئی سی یو سے باہر نمودار ہوا۔۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ڈاکٹر میرا بیٹا کیسا ہے؟ وہ عجلت میں ڈاکٹر کی جانب بڑھا اور تاسف سے پوچھا۔۔۔۔"

"مسٹر کبیر آپ کا بیٹا کسی شدید صدمے کے باعث کومے میں جا چکا ہے اسے واپس ہوش و حواس کی دنیا میں لانا ناممکن ہے، اب کوئی معجزہ ہی ہو سکتا ہے، تب تک آپ کو صبر کرنا ہو گا ڈاکٹر معذرت کرتا چلا گیا۔۔۔۔"

"نہ۔۔۔نہیں یہ نہیں ہو سکتا...؟ کبیر ملک کی دنیا اس کے سامنے ویران تھی۔۔۔وہ دیوار کے ساتھ ٹیک لگائے زارو قطار رونے لگے۔۔۔۔"

"اس کی آنکھ کھلی تو تہخانے میں ہر سو گہری تاریکی کا راج تھا۔۔۔ تہخانہ بہت حد تک پر اسرار تھا۔۔۔ اسے اندھیرے میں کچھ بھی صحیح سے دیکھائی نہیں دے رہا تھا۔۔۔ اس نے اٹھنا چاہا تو کمر میں درد کی ایک ٹیس ابھری۔۔۔ تہخانے میں ہر سو گرد تھی۔۔۔ ہر چیز مٹی سے اٹی پڑی تھی۔۔۔ وہ خود پر ضبط کرتے ہوئے اٹھی تو اس کا ہاتھ لوہے کی کسی سخت چیز سے ٹکرایا۔۔۔۔"

"اس نے ذرا آنکھیں سکیڑ کر دیکھا تو وہ لوہے کا کوئی ٹوٹا پھوٹا میز تھا۔۔۔ اپنے درد اپنے زخموں سے بے خبر جب وہ اٹھی تو اس کے منہ سے کراہ نکلی اور وہ گر پڑی۔۔۔ خون کی بدبو کے باعث اسے سانس لینا دشوار گزر رہا تھا۔۔۔ اس کے کپڑوں پر جگہ جگہ خون لگا تھا۔۔۔ دونوں ہتھیلیاں فرش پر ٹکائے اس نے اٹھنے کی کوشش کی مگر بے سود۔۔۔ اس کا سر چکرایا اور وہ اوندھی گر پڑی۔۔۔۔"

"ماں جی کیا اب واقع زائرہ کبھی تہخانے سے باہر نہیں آئے گی۔۔۔ زرناب نے متورم نگاہ لیلہ کی چہرے پہ مرکوز کی۔۔۔"

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

Posted on Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Writers .Official

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp No : 0316-7070977

"ہاں شاید کبھی نہیں۔۔۔ تمھاری تائی نے اسے موت سے تو بچا لیا لیکن افسوس اس سے بڑی سزا دلوا دی۔۔۔ لیلہ نے دوپٹے کے پہلو سے آنکھوں کے کنارے صاف کیے۔۔۔۔"

"اچھا ماں جی صبر کریں اور میں تائی جان کے پاس جا رہی ہوں۔۔۔ ان کی حالت بہت پژمردہ سی ہوئی پڑی ہے۔۔۔ کہتی وہ کمرے سے نکل گئی۔۔۔۔"

"سالار۔۔۔!نوسالہ سالار صوفے پہ بیٹھا ہاتھ میں ریموٹ پکڑے کارٹون چینل بدل رہا تھا جب اس کی سماعت سے سبتین خان کی آواز ٹکرائی۔۔۔"

"جی تایا سائیں۔۔۔وہ عجلت میں اٹھا اور ان کی جانب بڑھا۔۔۔"

"سب کو یہاں بلا کے لاؤ۔۔۔سبتین نے ٹانگ پہ ٹانگ چڑھاتے ہوئے کہا۔۔۔"

"جی تایا سائیں کہتا سالار بھاگتے ہوئے زینے عبور کر گیا۔۔۔"

"تائی امی زرناب آپی آپ کو تایا سائیں بلا رہے ہیں ماں جی کو بھی۔۔۔سالار نے کمرے میں آتے ہی آنہیں آگاہ کیا اور خود واپس چلا گیا۔۔۔"

"اگلے لمحے حویلی کے تمام نفوس سبین سمیت لاؤنج میں موجود تھے۔۔۔"

"میں نے آپ سب کو جس بات کے لیے بلایا وہ یہ تھی کہ میں چاہتا ہوں کل شام ہم زرناب کا نکاح کروا دیں سبین سے۔۔۔اب اور کوئی کالک میں خاندان کی عزت پر یا اپنے ماتھے پر نہیں لگا سکتا۔۔۔یقیناً لیلہ کو کوئی مسئلہ نہیں ہو گا۔۔۔زرناب بچپن کی منگ ہے سبین کی۔۔۔سبتین خان نے گلہ کھنکارتے ہوئے کہا اور سوالیہ نگاہ سبین پر مرکوز کر دی۔۔۔"

"جی بابا سائیں مجھے کوئی اعتراض نہیں۔۔۔سبین کے لبوں پہ مسکراہٹ ابھر آئی۔۔۔لیلہ نے خاموشی سے اثبات میں سر ہلا دیا وہ چاہ کے بھی نہ کہہ سکی کہ ابھی زرناب بہت چھوٹی ہے۔۔۔"

"ٹھیک ہے تو پھر تیاریاں کرو۔۔۔سبتین اٹھ کے جاتے ہوئے بولا۔۔۔"

"سکینہ نے تہخانہ کا پٹ وا کیا تو اندر آنے والی ہلکی روشنی سے زائرہ کی آنکھیں چندھیائی۔۔۔اس نے ادھ کھلی آنکھوں سے ہاتھ میں ٹرے لیے اندر آتی سکینہ کو دیکھا۔۔۔"

"وہ بے سدھا سی پڑی کراہ رہی تھی۔۔۔سکینہ نے آگے بڑھ کے اسے اٹھانے کی سعی کی۔۔۔اس کے لباس سے اٹھنے والی خون کی بدبو کے باعث سکینہ بدقت سانس لے رہی تھی۔۔۔ٹرے زنگ آلود لوہے کے میز پہ رکھتی وہ باہر نکل گئی۔۔۔اس کے چلے جانے پہ زائرہ کا دل بے چین ہوا۔۔۔"

"سکینہ گل جہاں کے کمرے میں آئی وہ اشارے سے ان سے زائرہ کے کپڑے اور زخموں پہ لگانے والی مرہم مانگ رہی تھی۔۔۔مگر گل جہاں سمجھنے سے قاصر تھی۔۔۔بہت مشکل سے انہیں سمجھ آیا تو انھوں نے نم آنکھوں سے اس کی جانب دیکھتے ہوئے پوچھا کہ وہ کیسی ہے؟ جس پر سکینہ نے اشارے سے بتایا کہ اس کی حالت بہت پژمردہ سی ہے۔۔۔مرہم اور کپڑے لیے سکینہ کمرے سے نکل گئی۔۔۔"

"جب دوبارہ وہ تہ خانے میں آئی تو اس کے ہاتھ میں کپڑے، ایمرجنسی لائٹ اور جھاڑو تھا، اور ایک ٹرے میں رکھی فرسٹ ایڈ کی کٹ۔۔۔"

"سکینہ نے تہخانے کے ایک کونے کو کافی حد تک صاف کر کے وہاں کارپٹ بچھائی۔۔۔"

"اون۔۔۔اون۔۔۔وہ زائرہ کو اٹھاتے ہوئے کچھ کہنا چاہ رہی تھی جسے سمجھنے سے وہ قاصر تھی۔۔۔"

"زائرہ کے جسم پر جابجا زخم تھے۔۔۔سر پر گہری چوٹ آئی تھی۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"سکینہ نے اس کے کپڑے بدلوا کر اس کے زخموں پہ پٹی کر دی تھی۔۔۔اور اسے ایک کونے میں بچھائے کارپٹ پر بیٹھا دیا تھا۔۔۔"

"کھانے کے نام پر بمشکل زائرہ نے دو چار نوالے لیے تھے۔۔۔۔"

"سکینہ نے تہخانے کی اچھی طرح صفائی کر دی۔۔۔یہ اس کی اپنی رحم دلی تھی جو وہ اتنا کر رہی تھی۔۔۔ورنہ اسے صرف کھانا پہنچانے تک کا حکم تھا۔۔۔۔"

"صفائی کرنے کے بعد وہ لائٹ لوہے کے میز پر رکھتی تہ خانے کے پٹ کی جانب بڑھی۔۔۔۔"

"تم جا رہی ہو۔۔۔زائرہ نے کراہتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔"

"رک جاتی میں پر مجھے اور رکنے کا حکم نہیں ہے۔۔۔شاید وہ اشاروں میں اس سے یہی کہنا چاہتی تھی۔۔۔۔"

"سکینہ تہ خانے سے نکل گئی تھی۔۔۔اور زائرہ درد سے کراہ رہی تھی۔۔۔۔"

"تہ خانے میں ہر سو سناٹا اور اس میں زائرہ کی سسکیوں کی آواز۔۔۔مدھم دھڑکتا دل۔۔۔اور جل تھل آنکھیں۔۔۔۔"

"رافع۔۔۔۔تم۔۔۔کہاں۔۔۔۔ہو۔۔۔۔؟اس کی سسکیوں میں ڈوبی آواز۔۔۔۔"

****

"یہ۔۔۔۔یہ سب کیا ہے۔۔۔۔میرے رافع کو کیا ہوا ہے۔۔۔۔کبیر یہ سب کیا ہے۔۔۔۔سمارا تحیر سے ویل چیئر پہ بیٹھے رافع کو دیکھ کے چیخی۔۔۔۔"

"آنٹی رافع کا ایکسیڈنٹ ہوا ہے۔۔۔وہ کومے میں ___ اس سے زیادہ علی سے کچھ نہ بولا گیا اور وہ منہ ہاتھوں میں دیے رو پڑا۔۔۔"

"را۔۔رافع ی۔۔یہ نہ۔۔نہیں ہو۔۔سکتا رافع مجھ سے بات کرو۔۔۔سمارا اس کے گال تھپتھپاتے ہوئے رو رہی تھی۔۔۔مگر رافع ساکت نگاہوں سے بس انہیں دیکھ رہا تھا۔۔۔"

"کبیر۔۔۔کبیر۔۔۔اسے کہو نا یہ بولے۔۔۔سمارا نے کبیر کو گریبان سے پکڑ کر جھنجھوڑا۔۔۔"

"یہ اب کبھی نہیں بولے گا سمارا۔۔۔کبیر صاحب کی آنسوؤں سے رندھی آواز اس کی سماعت سے ٹکرائی۔۔۔۔"

"نہیں۔۔۔۔۔وہ چیخی۔۔۔"

"آنٹی صبر کریں۔۔۔علی نے رافع کی ویل چیئر کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھی سمارا بیگم کو شانوں سے تھام کر اٹھایا۔۔۔کبیر ویل چیئر لیے اندرونی راہداری کی جانب بڑھ گیا۔۔۔"

"رافع تم کیوں نہیں آئے تھے ہمارے ساتھ؟کاش!تم آجاتے تو یہ نہ ہوتا شاید۔۔۔علی ٹھوڑی پہ انگلی رکھے سامنے ویل چیئر پہ بیٹھے رافع کو دیکھ رہا تھا۔۔۔آنکھوں میں نمی تیر رہی تھی۔۔۔"

"رافع کو کیا ہوا ہے؟رافع۔۔۔!علی الوینہ کی آواز پر سوچوں کے بھنور سے نکلا۔۔۔"

"الوینہ علی کے عقب میں کھڑی حیرت سے رافع کو دیکھ رہی تھی۔۔۔آنکھوں میں سیلاب امنڈ آیا تھا۔۔۔"

"وہ کتنے ہی پل رافع کے سامنے بیٹھے ڈھیروں واقعات کھولے۔۔۔اس سے بے انتہا باتیں کرتے رہے۔۔۔پر وہ ابھی بھی ساکن نگاہ ان پر ڈالے ہوا تھا۔۔۔"

"بشارت مجھے لگ رہا ہے اس کھڑکی کے دوسری طرف ہیولا سا نمودار ہوتا ہے۔۔۔۔ثمینہ آنکھوں میں عجب سا خوف لیے بولی۔۔۔"

"ارے ثمینہ ایسا کچھ نہیں ہے یہ بس تمھارا وہم ہے۔۔۔۔"

"نہیں!ایک بار جا کر دیکھو تو یہ میرا وہم نہیں ہے۔۔۔۔"

"اف۔۔۔!اچھا دیکھتا ہوں۔۔۔بشارت ایک بیزار نگاہ اس پہ ڈالتا کھڑکی کی جانب بڑھ گیا۔۔۔"

"دیکھو ! یہاں کچھ بھی نہیں ہے تمھارا وہم ہے بس!اور کچھ نہیں۔۔۔بشارت کھڑکی کے پردے ادھر ادھر کرتے بولا اور دوبارہ آ کر بیڈ پر لیٹ گیا۔۔۔۔"

"کچھ دیر بعد وہ ہیولا دوبارہ نمودار ہوا۔۔۔۔"

"بشارت میں کہہ رہی ہوں وہاں کوئی ہے۔۔۔ثمینہ نے انگشت شہادت سے اشارہ کیا۔۔۔۔"

"اف۔۔۔!وہم ہے تمھارا میں کھڑکی کھول کے دیکھ چکا ہوں کوئی نہیں ہے۔۔۔سو جاؤ اور مجھے تنگ مت کرو۔۔۔بشارت نے ایک تلخ نگاہ ثمینہ پہ ڈالی اور کروٹ بدل گیا۔۔۔۔"

"شاید میرا وہم ہی ہو۔۔۔اس نے خیال جھٹکا اور تکیہ منہ پہ دیے آنکھیں موند لی۔۔۔۔"

"باس!وہ لوگ شاید سو گئے ہیں۔۔۔ آپ ملازم کو چکما دے کر آجاؤ شکار تیار ہے۔۔۔بڑی مونچھوں والے اس آدمی نے سرگوشی کی۔۔۔۔"

"اوکے!۔۔۔"

"اون۔۔۔ملازم کے منہ سے دبی دبی آواز نکلی۔۔۔اس کے ناک پر رکھا جانے والا رومال اپنا کام دیکھا گیا تھا۔۔۔۔"

"اگلے لمحے وہ کومل ویلا کی دوسری منزل پر موجود بشارت کے بیڈروم کے سامنے تھا۔۔۔۔"

"ثمینہ کے وہم۔۔۔جو درحقیقت ایک سچائی تھی۔۔۔کا نقصان یہ ہوا کہ بشارت کھڑکی کے پٹ مقفل کرنا بھول گیا تھا۔۔۔۔"

"بڑی مونچھوں والے موٹے آدمی کے ہاتھ رکھتے ہی کھڑکی کے پٹ بغیر ارتعاش کے واہو گئے۔۔۔"

"وہ چہرے پہ مکروہ ہنسی لیے قد آور کھڑکی سے کمرے کے اندر گھس گئے۔۔۔۔"

"ثمینہ کی آنکھ کھلی تو سامنے کا منظر دیکھ اس کی آنکھیں حیرت سے پھٹی کی پھٹی رہ گئی۔۔۔۔"

"ایک موٹا آدمی بشارت کے اوپر چاقو لیے جھکا ہوا تھا۔۔۔۔"

"ک۔۔کون ہو تم۔۔۔وہ اٹھ کے بیٹھ گئی۔۔۔اس کا وجود لرز رہا تھا۔۔۔۔"

"موٹے آدمی نے تلخ نگاہ ثمینہ پر ڈالی اور چھرا بشارت کے پیٹ میں گھونپ دیا۔۔۔ آااا وہ ایک جھٹکے سے اوپر آئے اور پھر بیڈ پر گر گئے۔۔۔۔"

"نہ۔۔۔نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ثمینہ کے منہ سے ایک دل خراش چیخ نکلی۔۔۔۔"

"بشارت تڑپ رہا تھا اس کے پیٹ سے نکلنے والا خون بیڈ شیٹ کو گیلا کرنے کے بعد اب فرش کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔۔"

"موٹے آدمی نے بے دردی سے ایک دفعہ اور چھرا بشارت کے پیٹ میں پیوست کر دیا۔۔۔"

"بشارت کی آنکھیں اوپر لگ گئی۔۔۔اس کا سانس اس کے جسم کا ساتھ چھوڑ چکا تھا۔۔۔خون میں لتھڑا اس کا بے جان وجود بیڈ پر پڑا تھا۔۔۔۔"

"ہاہاہاہاہا۔۔۔۔موٹے آدمی اور اس کے ساتھی نے قہقہہ بلند کیا۔۔۔۔"

"ثمینہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے بشارت کے بے جان وجود کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔"

"بڑی مونچھوں والے آدمی نے آگے بڑھ کے ثمینہ کے منہ پہ ٹیپ لگائی اور گھسیٹتا ہوا اسے ساتھ لے گیا۔۔۔۔"

"کومل چائے کا مگ لیے لاؤنج میں پڑے صوفے پر آ بیٹھی۔۔۔۔"

"چائے کی چسکیاں لیتے ہوئے اس کی نگاہ سامنے ٹیبل پہ پڑے اخبار پر پڑی اس نے غیر ارادی طور پر اٹھایا اور اس پر لکھی سطروں پر نگاہ دوڑانے لگی۔۔۔۔"

"ایک جگہ آکر اس کی نگاہ رکھی۔۔۔چہرہ کا رنگ تبدیل ہوا۔۔۔اور اس کے ہاتھ سے چائے کا کپ گر کر ٹوٹ گیا۔۔۔۔"

"وہ پھٹی پھٹی نگاہوں سے سامنے لکھی سطروں کو دیکھ رہی تھی۔۔۔"

"کومل ایجنسی کے مالک مسٹر بشارت کارات بے دردی سے قتل۔۔۔بیوی اور بیٹی موقع پہ فرار۔۔۔"

"نہیں۔۔۔۔۔۔۔پاپا۔۔۔۔۔نہیں۔۔۔۔۔وہ چیخی۔۔۔"

****

"آرہا ہوں کون ہے؟ میکال کافی پیک کیبنٹ میں رکھتے ہوئے بولا اور تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی جانب بڑھا۔۔۔"

"ارے دیہ آپ۔۔۔آیئے نا آنٹی۔۔۔وہ چہرے پہ مسکراہٹ بکھیرے سائیڈ پہ ہوا۔۔۔"

"سوچا آج تمھارے گھر ہی چلی جاؤں۔۔۔وہ خوشدلی سے کہتی آگے بڑھی۔۔۔میکال ڈور لاک کرتا ان کے عقب میں تھا۔۔۔"

"بہت ہی اچھا کیا ہے تم نے جو آنٹی کے ساتھ آگئی۔۔۔"

"دیہ کی نگاہ لاؤنج میں صوفے پہ بیٹھے سفید پوش بزرگ پر پڑی۔۔۔"

"مقدس چہرا، چہرے پہ نور، سفید کپڑوں میں ملبوس وہ باکمال شخصیت کے مالک تھے۔۔۔"

"السلام علیکم !اس نے نگاہیں جھکا کر سر کو خم دے کر سلام کیا۔۔۔"

"واعلیکم السلام جیتی رہو۔۔۔وہ مسکرائے۔۔۔"

"بابا یہ دیہ ہیں اور یہ ان کی امی۔۔۔اور دیہ یہ میرے بابا جان ہیں۔۔۔خیر آپ لوگ کیا لیں گے۔۔تعارف کروانے کے بعد وہ مدے پہ آیا۔۔۔"

"نہیں کچھ بھی نہیں میکال تم بیٹھو۔۔۔دیہ نے ہاتھ سے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔۔۔"

"نہیں میں کافی بنا رہا تھا۔۔کیا آپ لوگ بھی پیے گیں۔۔۔"

"جاؤ میکال بناؤ۔۔۔انھیں چپ پا کر میکال کے بابا بولے۔۔۔"

"جی۔۔۔وہ اثبات میں سر ہلاتا کچن کی جانب بڑھ گیا۔۔۔"

"ثوبانہ بیگم میکال کے بابا سے باتیں کرنے لگ گئی تو وہ اٹھ کے باورچی خانے میں چلی گئی۔۔۔"

"آؤ بیٹھو۔۔۔میکال نے کافی مگ میں انڈیلتے ہوئے کہا۔۔۔"

"تو وہ مسکرا کر بیٹھ گئی۔۔۔"

"تم کام خود کرتے ہو۔۔۔دیہ نے تحیر سے پوچھا۔۔۔"

"ہاں وہ مگ ٹرے میں رکھتے ہوئے مختصر جواب دیتا باہر نکل گیا۔۔۔"

"اب بولو۔۔۔وہ دوبارہ باورچی خانے میں آیا اور شیلف پر پڑا کافی مگ دیہ کی جانب بڑھایا اور خود کافی کا مگ لیے اس کے سامنے پڑی کرسی پر براجمان ہو گیا۔۔۔"

"میں بہت حیران ہوں کہ تم سارا کام کرتے ہو کوئی ملازمہ کیوں نہیں رکھ لیتے۔۔۔دیہ نے بغور اسے دیکھا ۔۔۔۔"

"ویسے ہی نہیں رکھی بچپن سے اس سب کا عادی ہوں۔۔۔خیر تم لوگ شام کا کھانا کھا کر جانا۔۔۔وہ اٹھا اور کٹنگ بورڈ کو شیلف پر رکھتے ہوئے اس پر گوشت رکھا۔۔۔اس کے ہاتھ تیزی سے چل رہے تھے۔۔۔دیہ اسے دیکھتی رہی وہ ہر کام بڑی پھرتی سے سرانجام دے رہا تھا۔۔۔"

"دیہ سے باتیں کرتے کرتے اس نے رات کا کھانا تیار کر لیا۔۔۔دیہ نے کھانا ڈائننگ ٹیبل پہ چن دیا۔۔۔خوش گپیوں میں سب نے کھانا کھایا۔۔۔۔"

"کھانے کے بعد میکال کے اصرار پر انہوں نے چائے پی اور پھر اجازت لیتی گھر کے لیے نکل گئی۔۔۔۔"

"ویسے بسمہ سر کبیر پچھلے ایک ہفتے سے آفس کیوں نہیں آ رہے۔۔۔وہ بسمہ کے کیبن میں بیٹھتے ہوئے بولی ۔۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"سر کے بیٹے کا ایکسیڈنٹ ہوا ہے دماغ پر چوٹ لگنے کے باعث کومے میں چلا گیا ہے۔۔۔کیا تمھیں نہیں پتہ تھا ۔۔۔اس نے تحیر بھری نگاہ اس پہ ڈالی۔۔۔"

"نہیں۔۔۔!وہ نفی میں سر ہلاتی کیبن سے باہر نکل گئی۔۔۔۔"

"صارم۔۔۔۔صارم تم نے اخبار دیکھا۔۔۔وہ ہڑبڑاتے ہوئے بولی۔۔۔۔"

"نہیں۔۔۔کیوں کیا ہوا تمھاری آنکھیں کیوں بھیگی ہوئی ہیں صارم نے ایک اچٹتی نگاہ اس پہ ڈالی۔۔۔"

"صارم نیوز پیپر میں ہے کہ میرے ڈیڈ کا قتل ___ اس سے آگے کومل کچھ نہ بول سکی۔۔۔"

"اوہ! یہ تو مجھے پتہ ہے کوئی اہم خبر پڑھو۔۔۔صارم نے لاپرواہی سے کہا۔۔۔"

"واٹ! تمھیں پتہ ہے؟ پر تم تو کہہ رہے تھے تم نے نیوز پیپر ہی نہیں پڑھا تو پھر کیسے؟ وہ ہکا بکا اسے دیکھے گئ۔۔۔"

"کیوں کہ یہ مرڈر میں نے ہی کروایا ہے۔۔۔صارم نے آگے بڑھ کر اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا اس کا ماتھا شکن آلود تھا۔۔۔"

"نہ۔۔۔نہیں! تم ایسا نہیں کر سکتے۔۔۔صارم۔۔۔تم۔۔۔میرے ڈیڈ۔۔۔کو۔۔۔نہیں۔۔۔مار سکتے۔۔۔ کومل کی آواز سسکیوں میں ڈوبی ہوئی تھی۔۔۔"

"میں سب کر سکتا ہوں۔۔۔دولت کے حصول کے لیے مجھے جس بھی حد تک جانا پڑے۔۔۔میں جاؤں گا ۔۔۔صارم نے کھڑکی کے سرمئی پردوں پر نگاہ ڈالی۔۔۔"

"نہیں صارم۔۔۔کہہ دو کے یہ سب جھوٹ ہے؟ کومل نے حسرت بھری نگاہ اس کے چہرے پہ ڈالی۔۔۔"

"یہ جھوٹ نہیں۔۔۔اس نے شانے اچکائے۔۔۔"

"ڈیڈ۔۔۔وہ ہاتھوں میں منہ گرائے دھاڑیں مار کے رونے لگی۔۔۔"

"ششش! صارم نے ہونٹوں پہ انگلی رکھی۔۔۔رونا نہیں اپنے آنسو صاف کرو۔۔۔کیونکہ ابھی ایک اور جھٹکا باقی ہے۔۔۔وہ گھٹنوں کے بل اس کے سامنے بیٹھتے ہوئے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔۔"

"کومل تحیر سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔"

"صارم نے سائیڈ ٹیبل سے موبائل اٹھایا۔۔۔اور واٹس ایپ پہ کسی کو ویڈیو کال کی کال اٹینڈ ہو جانے پر اس نے اسکرین کومل کے سامنے کر دی۔۔۔۔"

"سامنے کا منظر دیکھ کے کومل کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی۔۔۔۔وہ ایک ڈربہ نما کمرہ تھا جس کے وسط میں کرسی رکھی گئی تھی جس پر ثمینہ کو باندھا گیا تھا۔۔۔اوں۔۔۔۔!وہ منہ پر باندھے کپڑے کے باعث بول نہیں پا رہی تھی۔۔۔سر کو دائیں سے بائیں مارتی وہ بہت بے چین تھی۔۔۔اس کے بازو جابجا جلے ہوئے تھے۔۔۔۔"

"مام۔۔۔!کومل سسک پڑی۔۔۔۔"

"تو دیکھ لیا تم نے اپنی ماں کو۔۔۔اگر چاہتی ہو انہیں کچھ نہ ہو تو جیل جا کر باپ کا خون معاف کر دو۔۔۔کیونکہ کیس تو بن چکا ہے۔۔۔وہ گھمبیر لہجے میں بولا۔۔۔۔"

"نہیں! کبھی نہیں میں تمھیں پھانسی کے پھندے تک لے جاؤں گی وہ چیخی۔۔۔۔"

"لگا دو!اس نے اسکرین کے سامنے آکر اشارہ کیا۔۔۔"

"ثمینہ کے عقب میں کھڑے شخص نے تپتی سلاخ ثمینہ کے بازو پر رکھ کر دبا دی اور اس کے منہ پر باندھا کپڑا کھول دیا۔۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"آآآااااا۔۔۔نہ۔۔۔۔نہیں مجھے۔۔۔۔چھوڑ۔۔۔۔دو۔۔۔۔ثمینہ درد سے کراہ رہی تھی۔۔۔مگر وہ شخص سلاخ کو دبائے ہوئے تھا۔۔۔۔"

"ممی۔۔۔۔نہیں۔۔۔۔ممی۔۔۔چھوڑ دو میری مما کو۔۔۔کومل تڑپنے لگی۔۔۔۔"

"ایسے نہیں کہو کہ میری ہر بات مانو گی۔۔۔ورنہ۔۔۔۔تمھاری ماں کو تڑپا تڑپا کہ ماروں گا۔۔۔وہ انگشت شہادت سے وارن کرتا بولا۔۔۔۔"

"میں مانوں گی بس میری مما کو چھوڑ دو۔۔۔کومل نے اس کے سامنے ہاتھ جوڑے۔۔۔۔"

"چھوڑ دو کریم۔۔۔۔"

"اگلے پل اس آدمی نے سلاخ ثمینہ کے بازو سے الگ کی۔۔۔سارا ماس جل کر سلاخ کے ساتھ چپک گیا تھا جبکہ ثمینہ چیخ رہی تھی۔۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"می آئی کم ان سر حوالدار نے پوچھا"...

"یس۔۔۔۔انسپکٹر نعیم نے رجسٹر سے نگاہ اوپر اٹھائی۔۔۔۔"

"سر کومل آئی ہے مسٹر بشارت کی بیٹی۔۔۔حوالدار نے شاہانہ انداز میں سیلوٹ کرتے ہوئے بتایا۔۔۔۔"

"ہوں۔۔۔۔بھیج دو۔۔۔انسپکٹر نے آنکھوں پر لگا یا چشمہ اتار کے سائیڈ پہ رکھا۔۔۔۔"

"جی سر۔۔۔ سیلوٹ کرتا حوالدار باہر نکل گیا۔۔۔"

"السلام علیکم! کومل نے انسپکٹر کو بغور دیکھتے ہوئے سلام کیا۔۔ دل تو اس کا کیا کہ وہ اس عمر رسیدہ انسپکٹر کے سامنے پھوٹ پھوٹ کے رو پڑے اور بتادے کہ اس کے باپ کا قاتل کون ہے۔۔۔ لیکن! وہ مجبور تھی۔۔۔ خود پر ضبط کرتی وہ کرسی پہ بیٹھ گئی۔۔۔"

"جی تو میڈم کومل آپ کو کسی پر کوئی شک؟ آپ کے فادر کا کوئی دشمن؟ انسپکٹر نے سرسری سی نگاہ اس پر ڈالی۔۔۔"

"مجھے کسی پر شک نہیں ہے۔۔۔ نہ ہی میرے ڈیڈ کا کوئی دشمن تھا۔۔۔ یہ قتل جس نے کیا میں اسے معاف کرتی ہوں۔۔۔ میں چاہتی ہوں کہ آپ اس کیس کی فائل کلوز کر دیں۔۔۔ میرے بابا نے مرنا تھا وہ مر گئے۔۔۔ میں یہ معاملہ بڑھانا نہیں چاہتی۔۔۔ اور نہ ایسا کرنے سے میرے بابا لوٹ آئیں گے۔۔۔ میں یہ معاملہ اللہ کی عدالت میں پیش کر چکی ہوں سو پلیز آپ اس فائل کو کلوز کر دیں۔۔۔ وہ اپنی بات مکمل کرتے ہوئے خاموش ہو گئی۔۔۔"

"کچھ پل گہری خاموشی چھائی رہی۔۔۔ جیسے آپ کی مرضی میڈم۔۔۔ یہاں سائن کر دیں۔۔۔ انسپکٹر نے کچھ سوچنے کے بعد فائل اس کی جانب بڑھائی۔۔۔"

"شکریہ! سائن کرتی وہ اٹھ کے چلی گئی۔۔۔"

"اس کے جانے کے بعد انسپکٹر نے شانے اچکائے عجیب بات ہے۔۔۔"

"میں نے تمھاری بات مانی صارم تمھارے کہنے پہ ڈیڈ کے مرڈر کیس کی فائل کلوز کروادی۔۔۔اب تم میری مما کو چھوڑ دو۔۔۔وہ بے چینی سے بولی۔۔۔ثمینہ کی چیخیں اس کی سماعتوں میں گونج رہی تھی۔۔۔۔"

"ہوں۔۔۔۔!ٹھیک ہے ایک بات بتاؤ۔۔۔تمھارے ڈیڈ کی پراپرٹی کس کے نام ہے۔۔۔صارم نے بغور اسے دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔"

"ڈیڈ نے اپنی زندگی میں ہی میرے نام کردی تھی پر تم کیوں پوچھ رہے ہو؟اس نے بھنویں سکیڑے۔۔۔"

"ہوں۔۔۔گڈ!مطلب کچہری کے چکر بھی نہیں کاٹنے پڑیں گے۔۔۔وہ لبوں پہ مکروہ مسکراہٹ بکھیرتے ہوئے بولا۔۔۔۔"

"کیا مطلب میں سمجھی نہیں؟کومل نے تحیر سے اسے دیکھا۔۔۔۔"

"سمجھتی تو تم کبھی بھی نہیں۔۔۔اتنی ہی سمجھدار ہوتی تو جان نہ لیتی کہ تم سے پیسے مانگنے والا لڑکا کاہے کا امیر ہو گا۔۔۔لیکن خیر!بتائے دیتا ہوں۔۔۔میڈم کومل بشارت۔۔۔جب تک تم اپنی تمام پراپرٹی میرے نام ٹرانسفر نہیں کروگی تمھاری مما کو میں نہیں چھوڑوں گا سمجھی۔۔۔۔!صارم نے انگشت شہادت اس کے ماتھے پہ رکھ کے پیچھے کی جانب دھکیلا۔۔۔۔"

"نہیں میں یہ نہیں کرسکتی۔۔۔۔ویسے بھی صارم میں تمھاری بیوی ہوں میری چیز تمھاری چیز۔۔۔۔چھوڑ دو مما کو اس نے التجا کی۔۔۔۔"

www.kitabnagri.com

"نہیں!ہو گی تو تمھاری ملکیت ہی نا۔۔۔۔مجھے میری ملکیت چاہیے وہ دھاڑا۔۔۔"

"نہیں۔۔۔تمھارا یہ خواب کبھی پورا نہیں ہو گا۔۔۔وہ میرے ڈیڈ کی زندگی بھر کی محنت ہے۔۔۔میں تمھیں نہیں دے سکتی۔۔۔وہ پیچھے ہٹی۔۔۔"

"صارم نے آگین کال ملائی۔۔۔"

"جی باس۔۔۔حکم کریں وہ لڑکا چہکا۔۔۔"

"بڑھیا کو گولی مار دو۔۔۔صارم نے حکم صادر کیا۔۔۔"

"نہ۔۔۔نہیں۔۔۔!رکو صارم۔۔۔میری مما کو چھوڑ دو۔۔۔میں پراپرٹی پیپر پہ سائن کرنے کے لیے تیار ہوں پیپر تیار کرواؤ۔۔۔وہ بیچارگی سے کہتی رو پڑی۔۔۔"

"تیار میں پہلے سے ہی سب کروا چکا ہوں جان من۔۔۔وہ مکروہ ہنسی ہنسا۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"کومل نے کانپتے ہاتھوں سے سائن کیے۔۔۔"

"اب تو سب تمھارا ہے نا۔۔۔چھوڑ دو میری مما کو کومل روتے ہوئے صارم کے قدموں میں گر پڑی۔۔۔"

"صارم نے اسے شانوں سے پکڑ کر اٹھایا اور اس کا رخ اسکرین کی جانب کیا جہاں وہ شخص صارم کے حکم کا منتظر تھا۔۔۔"

"کریم۔۔۔آنٹی۔۔۔کو۔۔۔وہ ایک ایک لفظ چباتے ہوئے بولا۔۔۔کومل کے ہونٹوں پہ مسکراہٹ آگئی وہ اب بھی سمجھ رہی تھی کہ صارم اس کی مما کو چھوڑنے کا حکم دے گا۔۔۔"

"کریم۔۔۔ آنٹی۔۔۔ کو۔۔۔ اڑادو۔۔۔ لفظ تھے کہ سیسے جو کومل کے کانوں میں پگھلا دیے گئے ہوں۔۔۔"

"کریم نے یکے بعد دیگرے ثمینہ بیگم کے دل میں تین گولیاں اتار دی۔۔۔ ان کے منہ سے خون ابلا اور سر لٹک گیا ان کی سانس ان کے وجود کا ساتھ چھوڑ چکی تھی۔۔۔"

"کومل ہکا بکا بس اسکرین کو دیکھے گئی جہاں اس کی ماں کے وجود سے نکلنے والا خون فرش کو رنگین کر گیا تھا۔۔۔۔"

"نہ۔۔۔ نہیں مما۔۔۔ نہیں وہ فرش پر گھٹنوں کے بل بیٹھی چیخ رہی تھی۔۔۔"

"ہاہاہاہا۔۔۔ صارم نے قہقہہ بلند کیا۔۔۔"

"رافع میری جان مجھ سے بات کرو نا۔۔۔ آج اپنی مما کو تنگ نہیں کرو گے؟ سمارا بیگم رافع کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھی تھی۔۔۔"

"رافع ساکت نگاہوں سے انکو دیکھے جا رہا تھا۔۔۔"

"پلیز رافع میری جان مجھ سے بات کرو۔۔۔ اپنی مما کو بتاؤ کہ تمھیں ایسا کون سا صدمہ پہنچا جو تمھیں اس حال تک لے آیا۔۔۔ رافع۔۔۔ سمارا نے اس کا گال تھپتھپایا۔۔۔"

"رافع بولو نا۔۔۔ وہ بے بسی سے رو پڑی۔۔۔"

"سمارا رافع کی ویل چیئر کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھی اس کے گھٹنے پہ ماتھا ٹیکے رو رہی تھی جب اس نے اپنے شانے پر کسی کے ہاتھ کا لمس محسوس کیا۔۔۔"

"کبیر نے اسے شانوں سے تھام کے اٹھایا۔۔۔ سمارا اس کے سینے سے لگی سسک پڑی۔۔۔"

"یقین رکھو۔۔۔ اللہ ہمارے رافع کو ٹھیک کر دے گا۔۔۔ اس کے ہاں دیر ہے اندھیر نہیں۔۔۔ کبیر صاحب آنسو پیتے ہوئے بولے۔۔۔۔"

"انشاءاللہ! سمارا ان سے الگ ہوتے ہوئے بولی۔۔۔۔"

"کچھ پتہ چلا کہ کون سی ایسی بات ہے جس کے باعث ہمارا بیٹا آج اس حال کو پہنچا۔۔۔ سمارا نے تاسف سے پوچھا۔۔۔۔"

"نہیں! رافع کے دوست اس سے پہلے واپس لوٹ آئے تھے۔۔۔ اور یونیورسٹی انتظامیہ کا کہنا ہے کہ وہ نہیں جانتے رافع وہاں بالکل خوش تھا۔۔۔ یہ سب اچانک ہوا۔۔۔ کبیر صاحب نے رافع کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں تھامتے ہوئے کہا۔۔۔۔"

"بس نجانے کیا بات تھی۔۔۔۔ سمارا پھر سے رو پڑی۔۔۔۔"

"ان کا وہ گھر جہاں خوشیاں ہی خوشیاں ہوا کرتی تھی آج غموں میں بدل گئی تھی۔۔۔ اور رافع کے قہقہوں کی جگہ کبیر اور مسز کبیر کی سسکیوں نے لے لی تھی۔۔۔۔"

"آزمائش تھی۔۔۔ اور انہیں اس وقت کو صبر سے کاٹنا تھا۔۔۔۔"

✻✻✻✻✻✻✻✻✻✻✻✻✻✻✻✻✻✻✻✻

"شاہانہ بیڈ روم میں آنکھ کھولنے والی وہ لڑکی جس کے آنکھ کھولتے ہی سامنے کی کھڑکی سے سرسبز وادی سے ڈھکے پہاڑ دیکھائی دیتے تھے۔۔۔ جن کے اوپر سے جھرنے کا پانی گرتا تھا۔۔۔ مخملیں کمبل میں سونے والی وہ بارش کی دیوانی۔۔۔"

"آنکھ کھلنے پر سامنے کا منظر دیکھ کے وہ ہکا بکا رہ گئی۔۔۔ تہخانے میں ایمرجنسی لائٹ کی ٹمٹماتی روشنی میں وہی پرانا خستہ حال میز اس کے سامنے تھا۔۔۔ تہخانے کے ایک کونے میں بان کی کارپٹ پہ لیٹی وہ سوچ رہی تھی یہ میں کہاں آن پہنچی ہوں۔۔۔ دماغ میں ایکدم جھماکا ہوا اور اسے کل کا سارا واقعہ یاد آ گیا۔۔۔ زائرہ کے لبوں پر ایک تلخ مسکراہٹ ابھری۔۔۔"

"اندھیرے سے ڈر جانے والی وہ معصوم پری آج اندھیروں میں تھی۔۔۔ ایک ایسے تہخانے کی تہہ میں بند جہاں روشنی بھولے سے بھی نہ آتی تھی۔۔۔ چاند کی دیوانی اب شاید کبھی چاند کو نہ دیکھ پائے گی۔۔۔ وہ ٹمٹماتی مصنوئی روشنی بھی سکینہ کی عنایت تھی اگر وہ یہ عنایت نہ کرتی تو شاید آج وہ اس روشنی سے بھی محروم ہوتی۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"تہخانے کا پٹ وا ہوا تو وہ سوچوں کے بھنور سے باہر آئی۔۔۔"

"ٹرے میں چائے اور پراٹھا لیے سکینہ تہخانے کے اندر آئی۔۔۔ اس نے ٹرے خستہ حال میز پہ رکھی۔۔۔ اضافی شے جو اس کے ہاتھ میں تھی وہ ایمرجنسی لائٹ تھی۔۔۔ اس نے پہلے والی لائٹ اٹھائی اور بند کر کے جیسے ہی دوسری لائٹ آن کی تو تہخانے میں ایکدم تیز روشنی کا راج قائم ہوا۔۔۔ زائرہ کے دل کو سکون محسوس ہوا۔۔۔"

"پانی کا جگ اس نے زائرہ کی جانب بڑھایا۔۔۔ جس میں سے کچھ پانی مگ میں لے کر وہ منہ ہاتھ دھونے لگی۔۔۔۔"

"سکینہ نے ناشتہ کی ٹرے اس کی جانب بڑھائی جس میں چائے کا کپ اور ایک پراٹھا رکھا ہوا تھا۔۔۔ وہ ایسا ناشتہ تو نہیں کرتی تھی۔۔۔ ہاں شاید اب سب اس پہ محدود کر دیا گیا تھا۔۔۔ یہ ناشتہ بابا سائیں کے حکم پہ بھیجا گیا تھا۔۔۔۔"

"سکینہ اس کے ساتھ کارپٹ پہ بیٹھ گئی۔۔۔"

"اس نے لائٹ کی جانب اشارہ کر کے کوئی بات کی۔۔۔ شاید وہ یہ بتا رہی تھی کہ یہ لائٹ وہ اپنے گھر سے لاتی ہے۔۔۔۔"

"شکریہ! سکینہ تم بہت اچھی ہو۔۔۔ زائرہ نے نوالہ توڑتے ہوئے کہا۔۔۔۔"

"اس نے آسمان کی جانب اشارہ کر کے اس سے کوئی بات کی شاید وہ یہ کہہ رہی تھی کہ اس ظلم کا اللہ ان سے پوچھے گا۔۔۔۔"

"ہاں سکینہ اللہ پوچھے گا۔۔۔ زائرہ اب اس کی باتیں سمجھنے لگی تھی۔۔۔۔"

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

Posted on Kitab Nagri

اگر آپ ہماری ویب پر اپناناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یاشاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کرسکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Writers .Official

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp No : 0316-7070977

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"آج شام زرناب کی شادی ہے۔۔۔سکینہ نے اسے اشارے سے بتایا تو وہ ماجرا سمجھ گئی۔۔۔"

"پھر ایک دکھ بھری مسکراہٹ اس کے چہرے پہ ابھری۔۔۔"

"بمشکل زائرہ نے سات اٹھ نوالے لیے اور ٹرے سکینہ کی جانب بڑھادی۔۔۔"

"اب جب آؤ تو جائے نماز لے آنا۔۔۔اور یہ جگ پانی کا بہت کم ہے۔۔۔جب آؤ تو بڑے برتن میں پانی لانا۔۔۔میں اب اپنا تعلق آسمان والے سے جوڑنا چاہتی ہوں سکینہ زمین والوں نے جو دینا تھا مجھے دے چکے ہیں۔۔۔اس نے اداس نگاہ تہخانے کی دیوار پر مرکوز کر دی۔۔۔۔"

"سکینہ اثبات میں سر ہلاتی باہر نکل گئی۔۔۔۔"

"سکینہ کے چلے جانے کے بعد زائرہ نے اٹھ کے کھڑے ہونے کی کوشش کی۔۔۔اس کے زخموں میں ٹیس اٹھی۔۔۔اور وہ کراہتے ہوئے دوبارہ لیٹ گئی۔۔۔۔"

"رافع۔۔۔اللہ میرے رافع کو ان کے ظلم سے بچانا۔۔۔اس کے دل نے سرگوشی کی وہ چت لیٹے چھت کو گھور رہی تھی۔۔۔۔"

****

"سرخ فراک میں ملبوس۔۔۔ڈارک میک اپ کیے۔۔۔گہری سیاہ آنکھیں جو کاجل سے لبریز تھی۔۔۔باریک نفیس ہونٹ جن کو سرخ لپ اسٹک سے مزین کیا گیا تھا۔۔۔اونچی مغرور ناک۔۔۔زرناب بے حد خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔۔"

"وہ پلکیں جھکائے بیڈ پر بیٹھی تھی۔۔۔جب نکاح خواں سبتین کے ہمراہ کمرے میں آیا۔۔۔۔"

"سبین خان والد سبتین خان دو لاکھ حق مہر جو کہ باشریعت ہے آپ کو قبول ہے۔۔۔۔"

"دل تو اس کا کیا کہ وہ نہ بول دے۔۔۔وہ سبین کے ظلم کو بھولی نہیں تھی جو اس نے زائرہ پر ڈھایا تھا مانا کہ فیصلہ سبتین کا تھا مگر بات کو بڑھانے والا تو سبین ہی تھا۔۔۔بے دردی سے اسے مارنے والا تو سبین خان ہی تھا ۔۔۔پر انجام کے خوف نے اسے ہاں کہنے پر مجبور کر دیا۔۔۔"

"قبول ہے...اس کے منہ سے دبی دبی آواز نکلی۔۔۔"

"وہ اپنے سامنے رکھ میز پر کہنیاں ٹکائے دونوں ہتھیلیاں ایک دوسرے میں پھنسائے بیٹھی تھی۔۔۔"

"فون کی ٹون بجی۔۔۔اس نے کریڈل اٹھا کر کان سے لگایا ہیلو!دوسری جانب کبیر کی آواز ابھری۔۔۔کافی بھیجو۔۔۔"

"جی سر۔۔۔اس کا باس آفس آ بھی چکا تھا اور اسے پتہ بھی نہیں تھا ماتھے پہ ہاتھ مارتی دیہ اٹھ گئی۔۔۔"

"می آئی کم ان سر۔۔۔ہاتھ میں ٹرے لیے اس نے آفس کے نیم وا دروازے سے اندر جھانکتے ہوئے پوچھا۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"یس۔۔۔کبیر نے سرسری سی نگاہ اس پہ ڈالی۔۔۔"

"کیسے ہیں آپ سر۔۔۔؟دیہ لبوں پہ مسکراہٹ بکھیرے بولی۔۔۔"

"ٹھیک ہوں۔۔۔کبیر نے مختصر جواب دیا اور اس کے ہاتھ میں پکڑی ٹرے سے کافی کا مگ اٹھایا۔۔۔"

"سر اور کوئی کام۔۔۔اس نے جھجھکتے ہوئے پوچھا۔۔۔"

"کوئی کام نہیں۔۔۔بیٹھو کبیر نے کرسی کی جانب اشارہ کیا۔۔۔"

"سر آپ کافی پریشان دیکھائی دے رہے ہیں۔۔۔ایک مہینے سے آپ آفس بھی نہیں آئے اور سچ آپ کے بیٹے کی اب طبیعت کیسی ہے۔۔۔وہ ایک ہی سانس میں بولتی چلی گئی۔۔۔۔"

"میرا بیٹا کومے کی حالت میں ہے کبیر نے تاسف سے کہا اور اٹھ کے کھڑکی کے سامنے آ کھڑا ہوا چونکہ ان کا آفس سیکنڈ فلور پہ تھا تو کھڑکی سے باہر نیچے سڑک پر رواں دواں گاڑیاں نظر آ رہی تھی۔۔۔۔"

"اوہ! تو ڈاکٹر کیا کہتے ہیں سر۔۔۔کب تک واپس لوٹے گا وہ۔۔۔؟ دیہ ان کے پیچھے کرسی سے اٹھ آئی۔۔۔"

"کبھی نہیں۔۔۔کبیر نے سرد آہ بھری۔۔۔۔"

"نہیں میں نہیں مانتی سر۔۔۔اس نے نفی میں سر ہلایا۔۔۔۔"

"ماننا تو میں اور میرا دل بھی نہیں ہے دیہ پر حقیقت سے انکار تو نہیں کیا جا سکتا نا۔۔۔کبیر نے کافی مگ خالی کر کے دیہ کی جانب بڑھایا۔۔۔۔"

"سر ہم کوشش سے ناممکن کو ممکن بھی تو بنا سکتے ہیں۔۔۔دیہ بضد تھی۔۔۔۔"

"ہمم۔۔۔دیہ یہ کوئی عمارت نہیں ہے کہ جس کا ستون جڑ نہیں رہا تو ہم بارہا کوشش سے اسے جوڑ لیں گے۔۔۔۔یہ سب منہ کی کہی باتیں ہیں یہ کر لیں گے وہ کر لیں گے۔۔۔حقیقت اس کے منافی ہے۔۔۔جب تک اللہ نہ چاہے وہ لوٹ نہیں سکتا لا علاج ہے۔۔۔کبیر نے انگلی سے آنکھوں کے کنارے صاف کیے۔۔۔۔"

"سر میں اس حقیقت کو نہیں مانتی۔۔۔"ہمت مرداں مدد خدا" جب ہم خود ہی کوشش نہیں کریں گے تو تقدیر بھی ہماری مدد نہیں کرے گی وہ ذرا خفگی سے بولی۔۔۔۔"

"ہمم۔۔۔جاؤ سر نعمان سے علی کنٹریکٹ کی فائل لاؤ۔۔۔اسے بضد پا کر کبیر نے موضوع بدل دیا۔۔۔"

"وہ اثبات میں سر ہلاتی آفس سے باہر نکل گئی۔۔۔"

"سبین خان تم مجھ سے محبت کرتے ہو؟زرناب نے ترچھی نگاہ سبین پہ ڈالی۔۔۔"

"ہاں کرتا ہوں۔۔۔اس نے مختصر جواب دیا اور سگریٹ ہونٹوں سے لگائی۔۔۔"

"اچھا کب سے؟اس نے ایک اور سوال داغا۔۔۔"

"بچپن سے ہی۔۔۔ایسی گفتگو کا مقصد؟سبین نے بھنویں سکیڑے۔۔۔"

"تو پھر زائرہ کو سزا کیوں دی۔۔۔اس نے بھی تو صرف محبت ہی کی تھی نا۔۔۔اتنی بڑی سزا کیوں۔۔۔؟ زرناب کی آنکھیں نم ہو گئی۔۔۔"

"نام مت لو اس حرافہ کا۔۔۔خبردار!آج کے بعد اس کی حمایت میں ایک لفظ بھی بولا..... ورنہ تمھارا حشر بھی اس جیسا یا شاید اس سے بھی برا ہو گا وہ عجلت میں اٹھا اور اس کی چوٹی دبوچ لی۔۔۔"

"اوں۔۔۔اس کے منہ سے دبی دبی چیخ نکلی۔۔۔"

"سبین نے اس کی چوٹی چھوڑی تو وہ زور سے بیڈ پہ جا گری۔۔۔وہ تیز قدم اٹھاتا باہر نکل گیا۔۔۔"

"سکینہ کیا میں تم پہ اعتبار کر سکتی ہوں؟مطلب تم یہ بات جا کر باہر کسی کو بتاؤ گی تو نہیں۔۔۔وہ چہرا گھٹنوں پہ گرائے بیٹھی تھی۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ہاں کیوں نہیں۔۔۔ بھلا میں کیوں بتاؤں گی اللہ معاف کرے۔۔۔ سکینہ نے اشارے سے کہا۔۔۔۔"

"شکریہ سکینہ تم بہت اچھی ہو۔۔۔۔زائرہ نے لبوں پہ زبردستی مسکراہٹ بکھیری۔۔۔ تہخانے میں آنے کے بعد وہ ہنسنا بھول گئی تھی۔۔۔"

"سکینہ نے اس کے پاس بیٹھتے ہوئے اس کا ہاتھ تھاما زائرہ کے ہاتھ بے حد سرد ہو رہے تھے۔۔۔ "

"تم جاؤ میرے کمرے میں الماری کھولو گی تو وہاں ایک سنہری پاؤچ پڑا ہو گا اس کے اندر ایک تصویر ہے وہ نکال لاؤ۔۔۔ لیکن ہاں وہ کسی کو مت دیکھانا۔۔۔ اگر وہ باباسائیں یا سبین کے ہاتھ لگ گئی تو میں تو سزا کاٹ رہی ہوں۔۔۔ اسے بھی سزا کاٹنی ہو گی۔۔۔اس نے ڈبڈباتی آنکھوں سے سکینہ کو دیکھا۔۔۔۔"

"کس کی تصویر ہے وہ؟ سکینہ نے اشارہ کیا۔۔۔۔"

"راف۔۔رافع کی۔۔۔اس نے خستہ حال میز کی جانب زخمی نگاہ اٹھائی۔۔۔۔"

"سکینہ کچھ کہے بنا اٹھ کے چلی گئی۔۔۔۔"

"وہ اکڑو بیٹھی کتنی ہی یادیں کھول بیٹھی۔۔۔ماضی میں کتنے لمحے خوبصورت تھے جو اس نے رافع کے ساتھ گزارے تھے۔۔۔۔"

"زائرہ پرستان کی وہ سفید پری نہیں رہی تھی۔۔۔ تہخانے میں قیام کے ان تین مہینوں نے اسے پرستان کی پری سے اٹھا کے کسی قبرستان کی کسی قبر میں پڑی لاش سے ملا دیا تھا فرق صرف یہ تھا کہ زائرہ کا وجود مردہ نہیں تھا ۔۔۔۔نقاہت چہرے سے عیاں تھی۔۔۔ آنکھیں اندر کو دھنس گئی تھی اور ان کے گرد سیاہ ہلکوں کا راج تھا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

۔۔۔زردی مائل چہرا اور پژمردہ سا وجود۔۔۔وہ کہیں سے بھی وہ زائرہ نہیں لگتی تھی۔۔۔بارش اور چاند کی دیوانی وہ معصوم زائرہ اندھیروں کی عادی بن گئی تھی۔۔۔اب اسے سکینہ کی ایمرجنسی لائٹ کا بھی انتظار نہیں رہا تھا۔۔۔اس کی تاریں تو دو جہان کے رب سے مل چکی تھی۔۔۔سزا ختم ہونی تھی یا اس کی زندگی؟زائرہ کی سوچ کو محور یہیں آ کر ٹوٹ جاتا تھا۔۔۔"

"سکینہ رافع کی تصویر تھامے تہخانے میں آئی۔۔۔"

"لرزتے ہاتھوں سے تصویر تھامتے گزرے کئی پل زائرہ کی آنکھوں کے سامنے لہرائے۔۔۔"

"گہری بھوری آنکھیں۔۔۔اونچی مغرور ناک۔۔۔جیل کی مدد سے نفاست سے بنائے گئے بال۔۔۔گداز ہونٹ۔۔۔بڑھی شیو۔۔۔ایکدم فریش سا چنچل سا رافع۔۔۔تمھارے رافع کے ہوتے کوئی تمھیں چھو بھی نہیں سکتا زائرہ۔۔۔اس کے کانوں میں سرگوشی ہوئی۔۔۔زخمی مسکراہٹ اس کے ہونٹوں پہ ابھری۔۔۔"

"رافع میں آج درد میں ہوں تو تم کہاں ہو؟زائرہ اس کی تصویر پہ ہاتھ پھیرتے ہوئے بے آواز رونے لگی۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"سکینہ نے آگے بڑھ کے اسے سینے سے لگایا۔۔۔"

"وہ سینے پہ تصویر رکھے بان کی کارپٹ پہ لیٹ گئی۔۔۔تصویر کا رخ تہخانے کی چھت کی جانب تھا۔۔۔سکینہ نے اچٹتی نگاہ تصویر پہ ڈالی۔۔۔وہ دل ہی دل میں اس خوبرو نوجوان کی بلائیں لینے لگی۔۔۔"

"آ رہی ہوں کون ہے؟الوینہ گیٹ بیل پر کچن سے باہر نکلی۔۔۔"

"دروازہ کھولنے پر اسے کرنٹ لگا وہ ایک جھٹکے سے پیچھے ہٹی۔۔۔کو۔۔مل تم۔۔یہ کیا حالت بنا رکھی ہے تم نے ؟تم ٹھیک ہونا۔۔الوینہ گھبرا گئی اور سائیڈ پہ ہوتے ہوئے اسے اندر آنے کا راستہ دیا۔۔۔"

"کومل اندر آتے ہی اس کے سینے سے آ لگی۔۔۔اور پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔۔۔۔"

"ارے میری جان ہوا کیا ہے؟ بتاؤ تو سہی مجھے ؟الوینہ نے اسے خود سے الگ کرتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔ "

"کیا تم نے اخبار نہیں پڑھا؟ کومل نے اسے دیکھے بغیر پوچھا وہ الوینہ کے گھر کے صحن میں کسی غیر مرئی نقطے کو گھور رہی تھی۔۔۔۔"

"نہیں تمھیں تو پتہ میں اخبار نہیں پڑھتی۔۔۔الوینہ نے شانے اچکائے۔۔۔۔"

"الوینہ۔۔۔۔صارم نے ڈیڈ کو قتل کروا کے مام کو اغوا کر لیا۔۔۔مجھے بلیک میل کر کے ساری جائیداد اپنے نام کروالی۔۔۔اور مام۔۔۔۔کو بھی۔۔۔۔مار______وہ زارو قطار رونے لگی۔۔۔۔"

"واٹ؟الوینہ اس کے گلے لگ کے رو پڑی۔۔۔۔"

"رضیہ نے کتنے ہی پل انہیں روتے ہوئے پایا۔۔وہ خود بھی روتی رہی پھر آگے بڑھ کے انھیں کندھوں سے تھام کے اندر لے آئی۔۔۔۔"

"تم ادھر بیٹھو میں پانی لے آتی ہوں۔۔۔۔الوینہ نے اسے صوفے پہ بیٹھایا اور خود کچن کی جانب بڑھ گئی۔۔۔۔"

"ویسے صارم اب ہے کہاں؟ الوینہ نے اسے گلاس تھماتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"مجھے نہیں پتہ پچھلے ایک مہینے سے میں نے اس کا انتظار کیا مگر وہ نہیں آیا شاید فرار ہو گیا۔۔۔وہ آنکھوں میں نمی لیے بولی۔۔۔"

"تمھیں فارس سمجھاتا تھا پر تم نہیں مانی نا۔۔دیکھ لو انجام الوینہ صوفے پر آبیٹھی۔۔۔"

"منع تو ڈیڈ نے بھی کیا تھا۔۔۔فارس اب ہے کہاں؟ایک زخمی مسکراہٹ نے اس کے لبوں کو اپنے حصار میں لیا۔۔۔"

"فارس تمھاری شادی کے تین بعد ملک چھوڑ کے چلا گیا تھا۔۔کافی میلز کی مگر جواب نہیں آیا۔۔ان چار ماہ میں کوئی کانٹیکٹ نہیں ہوا میرا یا علی کا اس سے اور تمھیں پتہ ہے رافع کا۔۔الوینہ نے بھنویں تنے۔۔۔"

"نہیں۔۔!کومل نے شانے اچکائے۔۔۔"

"رافع کومے میں چلا گیا تین مہینے ہو گئے۔۔وہ تاسف سے بولی۔۔۔"

"اوہ مائی گاڈ۔۔!یہ سب کیسے ہوا کومل نے تعجب سے پوچھا۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"پتہ نہیں ڈاکٹرز کا کہنا ہے کہ اسے کوئی صدمہ پہنچا ہے۔۔الوینہ نے ریموٹ اٹھا کے ٹی وی آن کیا۔۔۔"

"ویری سیڈ!کومل نے آنکھوں کے کنارے انگلیوں کے پوروں سے صاف کیے۔۔۔"

"لڑکیوں فریش ہو جاؤ میں کھانا لگاتی ہوں۔۔۔رضیہ بیگم نے لاؤنج میں آتے ہی کہا۔۔"

"آؤ کومی۔۔الوینہ اس کا ہاتھ کھینچتی کمرے تک لے آئی۔۔۔"

"یہ میرا کمرہ ہے۔۔۔ تم بھی یہی رہنا۔۔۔ ویسے تو تمھیں الگ کمرہ دیتی پر یونو ہمارا گھر دو کمروں پر مشتمل ہے۔۔۔ مجھے شرمندگی ہو رہی۔۔۔ الوینہ نے بیڈ شیٹ درست کی۔۔۔۔"

"ارے اس میں شرم کی کیا بات شکریہ تو مجھے تمھارا ادا کرنا چاہیے کہ مجھے اس مشکل گھڑی میں تم نے سہارا دیا۔۔۔۔"

"اوکے! نو نیڈ۔۔۔ چلو فریش ہو جاؤ کھانا کھاتے رات کو صارم کے بارے میں سوچیں گے۔۔۔ الوینہ اس کا شانہ تھپتھپاتی باہر نکل گئی۔۔۔۔"

****

"سر میں پچھلے چھ مہینہ سے آپ کو کہہ رہی ہوں مجھے بس ایک بار اپنے گھر لے تو جائیں پلیز سر۔۔۔ دیہ کبیر کے پیچھے بھاگنے کے سے انداز میں چل رہی تھی جو تیز تیز قدم اٹھا رہے تھے۔۔۔۔"

"تم جا کر کیا کر لو گی دیہ۔۔۔؟ وہ ایک دم سے رُوکے اور اسے گھورا۔۔۔۔"

"میں آپ کے بیٹے کو ہوش کی دنیا میں واپس لے آؤں گی سر پلیز۔۔۔ دیہ نے اصرار کیا۔۔۔"

"تم ڈاکٹر ہو؟ جب ڈاکٹر کچھ نہیں کر پائے تو تم کیا کر پاؤ گی؟ وہ درشتگی سے کہتے دوبارہ چل پڑے۔۔۔۔"

"سر پلیز میری بات مان کر تو دیکھیں۔۔۔ ہمیں کوشش تو کرنی چاہیے نا سر۔۔۔ وہ التجائیہ انداز میں گویا ہوئی۔۔۔۔"

"لڑکی تمھارا مسئلہ کیا ہے؟ وہ عجلت میں رکے اور غصے سے پوچھا۔۔۔۔"

"میرا مسئلہ یہ ہے سر کہ میں اس راہنما آدمی کو دکھی نہیں دیکھ سکتی۔۔۔جس نے میرے مشکل وقت میں میرا ساتھ دیا تھا۔۔۔میں اس ہنس مکھ کبیر ملک کو دوبارہ یونہی ہنستا دیکھنا چاہتی ہوں بالکل ویسے جیسے پہلی بار ملاقات پہ دیکھا تھا۔۔۔میں اس بے گناہ نوجوان کو دوسری بار زندگی جینے کا موقع دینا چاہتی ہوں بس یہ ہے میرا مسئلہ ۔۔۔ٹرسٹ می سر۔۔۔وہ ہتھیلیوں میں منہ گرائے رو پڑی۔۔۔۔"

"گاڑی میں بیٹھو۔۔۔کبیر نے آہستگی سے کہا اور آگے بڑھ گئے۔۔۔۔"

"سچی ہم آپ کے گھر جا رہے ہیں۔۔۔اس کی آنکھیں متحیر تھی۔۔۔"

"اب اگر ایک بھی لفظ بولی نا تم تو گاڑی سے باہر نکال دوں گا۔۔۔کبیر نے خفگی سے کہا۔۔۔"

"دیہ مسکراہٹ دبائے ونڈ اسکرین سے باہر دیکھنے لگی۔۔۔۔"

"گاڑی لاہور بحریہ ٹاؤن کی کشادہ سڑکوں پر رواں دواں تھی۔۔۔سڑک کے دونوں اطراف شاہانہ بنگلوں کی لائن تھی۔۔۔وہ پر شوق نگاہوں سے ان بنگلوں کو دیکھ رہی تھی۔۔۔لیکن اس کی نگاہ میں حسرت بالکل نہیں تھی۔۔۔۔"

"گاڑی انھیں بنگلوں میں سے ایک بنگلے کے سامنے رکی۔۔۔اترو۔۔۔کبیر نے اشارہ کیا اور خود گاڑی سے نکل گیا۔۔۔۔"

"دیہ اپنی سائیڈ کا دروازہ کھولے باہر نکلی۔۔۔۔"

"کبیر صاحب کے عقب میں چلتی وہ لاؤنج تک آئی۔۔۔۔"

"نور بانو میڈم دیہ کو رافع کے کمرے میں لے جاؤ۔۔۔وہ صوفے پر براجمان ہوتے ہوئے بولے۔۔۔"

"جی صاحب۔۔۔کہتی وہ دیہ کو لیے سیکنڈ فلور پہ آئی۔۔۔۔"

"رافع کے کمرے کے سامنے چھوڑ کے نور بانو واپس پلٹ گئی تھی۔۔۔۔"

"دیہ نے آہستگی سے دروازہ کھولا۔۔۔بلیو جینز اوپر گرے شرٹ پہنے۔۔۔نگاہ ایک جگہ ساکت وہ سامنے کی دیوار کو گھورے جا رہا تھا۔۔۔۔"

"ہیلو مسٹر رافع! آئی ایم یور نیو فرینڈ دیہ۔۔۔دیہ نے اس کی آنکھوں کے سامنے ہاتھ لہرایا۔۔۔۔"

"رافع کے وجود میں ذرا بھر بھی جنبش نہ ہوئی۔۔۔۔"

"حویلی میں ہر سو سوگواریت چھائی ہوئی تھی۔۔۔۔ایک عجب سا قہرام مچا ہوا تھا۔۔۔عورتوں کے بین۔۔۔لاؤنج میں بچھی چاندنی پر عورتیں بیٹھی گھٹلیاں پڑھ رہی تھی۔۔۔۔"

"سبتین خان کا ایکسیڈنٹ ہوا تھا۔۔۔اور ایسا ایکسیڈنٹ کے اس کی لاش دیکھنے کے قابل بھی نہیں رہی تھی۔۔۔۔انصاف ہوا تھا۔۔۔مظلوموں کی آہ عرش کو ہلا دیتی ہے۔۔۔ان کو اللہ کے ہاں رد نہیں کیا جاتا۔۔۔سبتین خان نے ظلم کی سزا دنیا میں ہی پالی تھی اور آگے اس کا منتظر کھڑا تھا عذاب الٰہی۔۔۔۔۔"

"عورتوں کے بینوں اور چیخوں کی مدھم آوازیں تہخانے تک پہنچ رہی تھی۔۔۔زائرہ بے چین یہاں وہاں ٹہل رہی تھی دل میں عجب سی بے قراری تھی۔۔۔۔"

"سب کو اپنی پڑی تھی۔۔۔اور یہی موقع تھا زائرہ سے ملنے کا۔۔۔لرزتی کانپتی زرناب تہخانے تک آئی۔۔۔۔آج شاید سکینہ تہخانے کے پٹ کو تالا لگانا بھول گئی تھی۔۔۔درحقیقت یہ اللہ کی طرف سے بنایا جانے والا راستہ تھا۔۔۔۔"

"یہاں وہاں دیکھتے ہوئے زرناب نے تہخانے کے پٹ کو وا کیا۔۔۔۔"

"وہ زائرہ تو نہیں تھی۔۔۔۔زائرہ تو کبھی ایسی نہیں تھی۔۔۔تہخانے میں گزارے جانے والے گزشتہ سات ماہ نے اسے کیا سے کیا بنا دیا تھا۔۔۔زرد پڑتا چہرا۔۔۔جس سے ہڈیاں نکل چکی تھی۔۔۔آنکھوں کے گرد سیاہ ہلکے۔۔۔پژمردہ وجود۔۔۔وہ بان کی تپائی پہ اوکڑو بیٹھی تھی۔۔۔۔زرناب کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی۔۔۔۔"

"زا۔۔۔زائرہ لفظ بمشکل اس کی زبان سے ادا ہوئے۔۔۔۔"

"کسی شناسا آواز پہ وہ چونکی اور نگاہ اوپر اٹھائی۔۔۔۔سامنے کھڑے وجود کو دیکھ کر وہ دنگ رہ گئی۔۔۔۔"

"زرناب۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہ عجلت میں اٹھی اور اس سے لپٹ کے بے انتہا رو دی۔۔۔۔"

"زرناب نم آنکھوں سے اس خوفناک تہخانے کو دیکھے رہی تھی جس میں زائرہ نے سات ماہ اکیلے گزارے تھے۔۔۔۔"

"زرناب نے اسے خود سے الگ کرتے ہوئے اس کے چہرے کو ہاتھوں کے پیالے میں بھر لیا۔۔۔اور اس کے ماتھے پہ بوسہ ثبت کیا۔۔۔۔"

"کتنے ہی پل وہ زائرہ کی جانب محبت پاش نظروں سے دیکھتی رہی۔۔۔شاید کہنا چاہتی تھی "اے اتنی مشکلوں کے بعد بھی عشق پہ قائم رہنے والی تیرے عشق کی شدت کو سلام" تم تہخانے میں کیسے آئی؟اور یہ باہر شور کیسا ہے؟زرناب زائرہ کی آواز پر سوچوں کے بھنور سے باہر نکلی۔۔۔۔"

"بتاتی ہوں۔۔۔۔زرناب اسے لیے بان کی تپائی پر بیٹھ گئی۔۔۔۔"

"تم معافی مانگ لو۔۔۔زرناب نے ایک نظر تہخانے کے خستہ حال میز پہ ڈالی۔۔۔۔"

"کس سے اور کیوں؟زائرہ نے متحیر نگاہیں اس پہ مرکوز کی۔۔۔۔"

"سبین سے۔۔۔اپنے گناہ کی۔۔۔زرناب نے آہستگی سے کہا اور نگاہ جھکالی۔۔۔۔"

"کیوں مانگوں؟میں نے کوئی گناہ نہیں کیا ہے زرناب۔۔۔اور ظلم تو انہوں نے کیا ہے پھر میں کس بات کی معافی مانگوں۔۔۔وہ پھٹ پڑی۔۔۔۔"

"میں جانتی ہوں زائرہ پر مجبور تم ہو وہ نہیں ہیں کیا تمھیں ڈر نہیں لگتا اس تہخانے سے۔۔۔زرناب نے بغور اسے دیکھا۔۔۔۔"

"نہیں۔۔۔۔!اور اگر عشق میں سر قلم کر دیں تو بھی کرواؤں گی۔۔۔یہ تہخانے کی سوزندگیاں میرے عشق پہ قربان۔۔۔۔زائرہ کے ہونٹوں پہ ایک زخمی مسکراہٹ کھلی۔۔۔۔"

"اچھا اس کے عشق میں جس نے کبھی تمھارا مڑ کے پتہ ہی نہیں کیا۔۔۔خبر تو پہنچی ہو گی نا اس لڑکے تک۔۔۔پر وہ بزدل بھاگ گیا۔۔۔زرناب نے درشتگی سے کہا۔۔۔۔"

"نہیں مجھے یقین ہے وہ بھاگا نہیں ہے۔۔۔شاید وہ بھی کوئی سزا کاٹ رہا ہو۔۔۔زائرہ نے خستہ حال میز پہ پڑی ایمر جنسی لائٹ کو دیکھا جو اب بجھنے کے قریب تھی۔۔۔۔"

"ٹھیک ہے مرضی ہے تمھاری۔۔۔۔اچھا اب چلتی ہوں میں۔۔۔کسی کو پتہ چل گیا تو بہت برا ہو گا۔۔۔ زرناب نے اٹھتے ہوئے کہا۔۔۔۔"

"ہمم۔۔۔تم یہاں کیسے آئی اور رکو تم نے تو بتایا نہیں باہر شور کیسا ہے؟شور کی مدھم آواز اب بھی تہخانے تک پہنچ رہی تھی۔۔۔۔"

"تایا سائیں کی ڈیتھ ہو گئی ہے بس اسی کا شور ہے۔۔۔۔زرناب نے سرد مہری سے کہا۔۔۔۔"

"با۔۔بابا سا۔۔۔سائیں نہیں یہ نہیں ہو سکتا۔۔۔وہ چیخی۔۔۔۔اور تہخانے کے دروازے کی جانب بڑھی۔۔۔۔"

"رکو کہاں جا رہی ہو؟زرناب اس کے راستے میں آ گئی۔۔۔۔"

"مجھے۔۔۔۔بس۔۔۔ایک۔۔۔بار۔۔۔بابا۔۔۔سائیں کو دیکھنے دو۔۔۔زائرہ نے ہاتھ جوڑے اور گھٹنوں کے بل اس کے سامنے بیٹھ گئی۔۔۔۔"

"وہ دفن ہو چکے ہیں ہم نے بھی نہیں دیکھا ان کی لاش کے چیتھڑے اڑ گئے تھے دیکھنے کے قابل نہیں تھی فوری دفنا دیا۔۔۔۔"

"نہیں ایسا کیسے ہو سکتا ہے؟وہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔"

"ہو گیا ہے زائرہ۔۔۔بلکہ بہت اچھا ہوا ہے۔۔۔ تمھارے ساتھ کیے ظلم کی سزا ہے یہ۔۔۔۔وہ تلخی سے کہتی باہر نکل گئی۔۔۔اور تہخانے کے پٹ مقفل کر دیے۔۔۔۔"

"زائرہ تہخانے کے پٹ پہ ہاتھ مارتی چیخ رہی تھی۔۔۔۔بابا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہ پیچھے ڈھے گئی۔۔۔۔"

"وہ رات زرناب پہ بہت بھاری گزری تھی۔۔۔زائرہ کا پژمردہ وجود اس کی آنکھوں کے سامنے لہرا رہا تھا۔۔۔۔"

****

"ارے آنٹی آپ۔۔۔اوہ انکل بھی ہیں ارے واہ!الوینہ بیرونی گیٹ کھلتے ہی علی کو اس کی فیملی کے ساتھ دیکھے دنگ رہ گئی۔۔۔۔"

"جی ہم۔۔۔کیوں بیٹا ہم نہیں آسکتے؟شاہینہ نے بھنویں تنے۔۔۔۔"

"ارے آنٹی کیوں نہیں آیئے نا۔۔۔وہ عجلت میں بولی۔۔۔۔"

"راستہ دو گی تو آئیں گے نا۔۔۔وہ مسکرائی۔۔۔۔"

"اوہ!آیئے اندر آیئے۔۔۔وہ سر پر ہاتھ مارتی سائیڈ پہ ہوئی۔۔۔۔"

"علی نے اندر بڑھتے ہوئے الوینہ کو جانچتی نظروں سے دیکھا۔۔۔۔"

"انھیں لاؤنج میں بیٹھا کہ خود وہ باورچی خانے میں چلی گئی۔۔۔کچھ منٹ بعد ہاتھوں میں کولڈرنک کی ٹرے تھامے اندر آئی۔۔۔۔"

"امی کہاں ہیں بیٹا آپ کی۔۔۔؟شاہینہ نے ٹرے سے کولڈرنک کا گلاس اٹھاتے ہوئے پوچھا۔۔۔"

"امی کومل کو لے کر بازار گئی ہیں۔۔۔بس آتی ہی ہوں گی وہ گلاس علی کو تھماتے ہوئے بولی۔۔۔"

"کومل آپ لوگوں کے ساتھ رہ رہی ہے۔۔۔علی نے تحیر سے پوچھا۔۔۔"

"ہاں ہمارے ساتھ وہ صوفے پہ بیٹھتی ہوئی آہستگی سے گویا ہوئی۔۔۔"

"اس سے پہلے کہ اور کوئی بات ہوتی۔۔۔ڈور بیل بج اٹھی۔۔۔"

"الوینہ اٹھی اور باہر نکل گئی۔۔۔"

"آپ لوگوں نے کافی دیر نہیں کر دی۔۔۔الوینہ نے دروازہ کھولتے ہی پوچھا۔۔۔"

"ہاں ٹیکسی نہیں مل رہی تھی۔۔۔اور تم گھبرائی ہوئی کیوں ہو؟رضیہ نے بھنویں اچکائے۔۔۔"

"امی مہمان آئے ہیں اور آپ کو تو پتہ ہے مہمانوں کو ہینڈل کرنا میرے بس سے باہر ہے۔۔۔وہ بیچارگی سے کہتی اندر بڑھی۔۔۔"

"السلام علیکم!رضیہ نے شائستگی سے کہا اور شاہینہ سے گلے ملی۔۔۔"

"السلام علیکم آنٹی کومل چہکتے ہوئے ان سے گلے ملی۔۔۔علی سے ہیلو ہائے کر کے وہ شاپنگ بیگ اٹھائے لاؤنج سے نکل گئی۔۔۔"

"رضیہ بہن ہم علی کے لیے الوینہ کا ہاتھ مانگنے آئے ہیں۔۔۔ اگر آپ کو کوئی اعتراض نہ ہو تو۔۔۔ سلمان نے سنجیدگی سے کہا۔۔۔۔"

"ہممم۔۔۔۔ مجھے کیوں اعتراض ہوگا بلکہ میری تو خوش نصیبی ہے کہ میری بچی کا رشتہ آپ کے بیٹے سے جڑ رہا ہے۔۔۔ رضیہ کچھ دیر سوچنے کے بعد بولی۔۔۔۔"

"تو پھر اگلے منگل کو نکاح رکھ لیں۔۔۔ ہم بھی بیرونی ملک جانا چاہتے ہیں بزنس ڈیل کے لیے سوچا اس سے پہلے علی کو کسی ڈور سے باندھ دیں۔۔۔ منگنی ونگنی کے چکر میں ہم نہیں پڑنا چاہتے۔۔۔۔ شاہینہ نے دوٹوک انداز میں کہا۔۔۔۔"

"وہ تو ٹھیک ہے بہن پر مجھے الوینہ کا جہیز بھی تو بنانا ہے۔۔۔ کچھ وقت تو چاہیے۔۔۔ رضیہ نے بغور دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔"

"نہیں اس سب کی ضرورت نہیں ہے ہمارے پاس سب کچھ ہے اللہ کا دیا۔۔۔ آپ بس چار کپڑوں میں بیٹی رخصت کی تیاری کریں۔۔۔۔"

"آخری بات الوینہ کی سماعت سے ٹکرائی۔۔۔ جب وہ چائے اور دیگر لوازمات ٹرے میں سجائے لاؤنج میں داخل ہوئی۔۔۔۔"

"الوینہ یہاں آؤ بیٹا۔۔۔ شاہینہ نے اسے پیار سے بلایا۔۔۔۔"

"الوینہ ہچکچاتے ہوئے ان کے پاس بیٹھ گئی۔۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ہاتھ آگے کرو۔۔شاہینہ نے پرس سے کچھ نکالتے ہوئے کہا۔۔۔"

"لاؤ پہنادوں انگوٹھی تمھیں۔۔۔انہوں نے اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے کہا۔۔۔"

"آؤ تم پہنالو۔۔۔میں نہیں پہناتی گھورو تو مت بیٹا۔۔۔علی لالچائی نظروں سے یہ منظر دیکھ رہا تھا بقول شاہینہ کے۔۔۔"

"ہاہاہاہا۔۔۔۔۔!سب کھلکھلا کے ہنس پڑے۔۔۔"

"نہیں آپ پہنائیں۔۔۔میں تو بس ویسے _____ آپ بھی ناں مما بہت وہ ہیں علی خفگی سے بولا۔۔۔"

"نہیں آؤ پہناؤ ناں۔۔۔شاہینہ الوینہ کے پاس سے اٹھتے ہوئے بولی۔۔۔"

"علی نے ان کے ہاتھ سے انگوٹھی تھامی۔۔۔اور الوینہ کے پاس بیٹھتے ہوئے اس کی انگشت میں اپنے نام کی انگوٹھی سجادی۔۔۔"

"الوینہ نے نگاہ اٹھائی تو وہ علی کی نگاہوں سے جاملی

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

Posted on Kitab Nagri

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Writers .Official

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp No : 0316-7070977

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

جن میں شرارت تھی۔۔۔ الوینہ نے پلکیں جھکالی۔۔۔ ایک خوبصورت مسکراہٹ نے ان دونوں کے ہونٹوں کو اپنے تعاقب میں لیا۔۔۔"

****

"کیا کر لیا تم نے اس ایک مہینے میں دیہ۔۔۔بہت بڑے دعوے کر رہی تھی نا تم۔۔۔ تمھاری محنت کا کوئی فائدہ نہیں نکلا۔۔۔رافع نے تو پلک بھی نہیں جھپکی۔۔۔بس کرو اس کی ماں کو جھوٹے دلاسے مت دلاؤ۔۔۔چلی جاؤ آفس۔۔۔پلیز! کبیر نے اس کے سامنے ہاتھ جوڑے۔۔۔۔"

"سر پلیز ایسا تو مت کریں مجھے شرمندہ تو مت کریں۔۔۔سر میری محنت رائیگاں نہیں جائے گی سر۔۔۔یہ میرا یقین ہے سر۔۔۔بس مجھے ایک ہفتہ اور دے دیں۔۔۔اگر اس میں کوئی فرق نہ آیا تو میں لوٹ جاؤں گی دیہ نے التجا کی۔۔۔۔"

"ہمم۔۔۔۔ٹھیک ہے۔۔۔کبیر نے بیڈ پر پڑی تمام اشیا کو دیکھا۔۔۔جو رافع کی زندگی سے منسلک تھی۔۔۔شاید وہ اسے یاد دلانا چاہتی تھی کہ اس نے ایک زندگی جی تھی۔۔۔۔"

"آنکھوں کے کنارے صاف کرتے کبیر صاحب کمرے سے نکل گئے۔۔۔۔"

"پلز رافع بول لونا۔۔۔لوٹ آؤنا زندگی کی طرف۔۔۔میں نے کبیر سر میں اپنا باپ دیکھا تھا اس لیے آئی تھی یہاں ان کا درد مٹانے۔۔۔مگر! یہاں ایک نیا رشتہ جڑ گیا۔۔۔مجھے تم سے محبت ہو گئی رافع محبت۔۔۔۔پلیز پلک جھپکاؤ پلیز بات کرو۔۔۔۔پتہ ہے رافع مجھے لگتا ہے منزل اب قریب ہے دیکھو نا یہ سب تمھاری چیزیں ہے یہ تصویر دیکھو یہ تمھارے دوست ہیں پلیز بولو۔۔۔۔رافع تم میری محبت ہو تمھیں لوٹنا ہوگا۔۔۔۔سنا تم نے تم میری محبت ہو تم دیہ کی محبت ہو۔۔۔میری محبت۔۔۔وہ اس کے گھٹنوں پہ ماتھا ٹیکے رو پڑی۔۔۔۔"

"محبت۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔محبت۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔محبت۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔رافع کے کانوں میں ارتعاش ہوا۔۔۔۔قہرام برپا کر دیا اس کی سماعتوں میں لفظ محبت نے۔۔۔۔۔"

"چترال کی خوبصورت وادی میں قائم پہاڑوں سے بہتے جھرنے اور ان اونچی چوٹیوں کے بیچ اس دشمن جاں کی مترنم ہنسی کی گونج۔۔۔ماضی الف تا یے اس کی آنکھوں کے سامنے گردش کرنے لگا۔۔۔"

"رافع کے ساکت وجود میں جنبش ہوئی۔۔۔تو دیہ نے نگاہ اوپر اٹھائی۔۔۔"

"سامنے کا منظر دیکھ کے اس کی آنکھوں کو یقین نہیں آیا رافع پلکیں جھپکا رہا تھا۔۔۔"

"دیہ کتنے ہی پل منہ کھولے اسے تکتی رہی۔۔۔پھر اٹھی اور باہر بھاگ گئی۔۔۔"

"وہ یک ٹک باندھے متحیر آنکھوں سے اس لڑکی کو دیکھتا رہا۔۔۔جو اس کے لوٹنے پر پاگل ہو رہی تھی۔۔۔"

"کبیر سر۔۔۔کبیر سر۔۔۔سارہ مادام۔۔۔سارہ مادام۔۔۔وہ عجلت میں زینے عبور کر رہی تھی کئی بار گرتی گرتی بچی۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ارے دیہ آرام سے تم گر جاؤ گی۔۔۔کیا ہوا ہے اس قدر اوتاولی کیوں ہو رہی ہو؟ خیر ہے! سارہ نے بھنویں اٹھائے۔۔۔"

"مادام! وہ رافع۔۔۔وہ پھولے سانس کے ساتھ بول رہی تھی۔۔۔"

"کیا ہوا رافع کو وہ ٹھیک تو ہے؟ سارہ گھبرائی۔۔۔"

"دیہ نے سر اثبات میں ہلایا۔۔۔۔"

"اچھا تو پھر کم آن آرام سے بیٹھو یہاں پھر مجھے بتاؤ کیا ہوا ہے؟ سمارہ نے دیہ کو شانوں سے تھام کے بیٹھانا چاہا ۔۔۔۔"

"مادام رافع سر ہوش میں آگئے ہیں انہوں نے پلکیں جھپکی۔۔۔ دیہ سانس بحال کرتے ہوئے بولی۔۔۔ وہ خوشی سے پھولے نہیں سما رہی تھی۔۔۔"

"واٹ؟ ت۔۔ تم س۔۔ سچ کہہ رہی ہو؟ سمارہ کو اپنی سماعت پر یقین نہیں آیا۔۔۔۔"

"یس مادام بالکل سچ۔۔۔ وہ ہنستے ہوئے کہتی زینے کی جانب بڑھی۔۔۔۔"

"کبیر صاحب جو ان کی بات سن چکے تھے۔۔۔۔ حیرانگی کے عالم میں ان کے عقب میں لپکے۔۔۔۔"

****

"ہائے الوینہ بات سنو! الوینہ موبائل کی رنگ ٹون پر نیند سے بیدار ہوئی۔۔۔۔"

"موبائل جو کئی بار بج چکا تھا۔۔۔۔ سائیڈ ٹیبل پر پڑا ابھی بھی جگمگا رہا تھا۔۔۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر فون اٹھایا ۔۔۔۔"

"علی کے دس میسڈ کالز اور تین میسج کا نوٹیفکیشن موبائل کی روشن اسکرین پر جگمگا رہا تھا۔۔۔۔"

"جی بولو کیا بات ہے۔۔۔ میسج ٹائپ کرتی وہ پھر لیٹ گئی۔۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"فارس پاکستان آرہا ہے۔۔۔اسے ائیر پورٹ سے پک کرنا ہے تم چلو گی۔۔۔۔"

"اوہ واؤ!فارس اتنے ٹائم بعد۔۔۔۔میں چل رہی ہوں۔۔۔ایم سو ایکسائٹڈ یار۔۔۔کومل کو بھی لے آؤں کیا؟ اس نے ایک طویل میسج سینڈ کیا۔۔۔۔"

"نہیں!میں اسے آتے ساتھ اداس نہیں کرنا چاہتا۔۔۔۔تم آجاؤ اگر آنا چاہتی ہو تو۔۔۔۔"

"اوکے میں ریڈی ہو جاؤں گی تم آجانا مجھے ڈراپ کرنے۔۔۔میسج سینڈ کرتی وہ اٹھ کہ وارڈروب کی جانب بڑھ گئی۔۔۔۔۔"

"رافع میری جان۔۔۔۔سمارہ بیگم خوشی سے چیختی ہوئی اس کے گلے لگ گئی۔۔۔۔اس کی پشت سہلاتے وہ روئے جا رہی تھی۔۔۔کیا ہو گیا تھا بیٹا آپ کو؟پتہ ہے مما کتنا تڑپی ہیں آپ کے لیے۔۔۔وہ اس کے چہرے کو ہاتھوں کے پیالے میں بھر کر بار بار چوم رہی تھی۔۔۔۔"

"ہماری باری بھی آئے گی یا نہیں؟کبیر نے شرارت سے کہا تو رافع ہنستا ہوا ان سے لپٹ گیا۔۔۔۔کبیر کی آنکھوں میں نمی اتر آئی تھی پر آج یہ آنسو درد کے نہیں خوشی کے تھے۔۔۔۔"

"رافع نے دیہ کی جانب سوالیہ نگاہ اٹھائی۔۔۔۔"

"اوہ دیہ ہم بیٹے کے لوٹنے کی خوشی میں آپ کو تو بھول ہی گئے۔۔۔بیٹا میں آپ کا بہت مشکور ہوں کبیر نے لجاجت سے کہا۔۔۔۔"

"نہیں سر شکریہ کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔۔بس میں آپ کی زندگی میں خوشیاں لانے کی تمنا لے کر آئی تھی۔۔۔میں مشکور ہوں اللہ رب العزت کی جس نے میری لاج رکھی۔۔۔دعا ہے آپ ہمیشہ مسکراتے رہیں۔۔۔۔"

"رافع اس بات کو سمجھنے سے ابھی تک عاری تھا کہ دیہ کا شکریہ کیوں ادا کیا جا رہا تھا۔۔۔"

"رافع یہ دیہ مادام ہیں۔۔۔میری سیکریٹری۔۔۔انہوں نے آپ کو کومے کی حالت سے باہر لانے میں بے پناہ محنت کی اور یہ کامیاب بھی ہوئی۔۔۔یہ مسیحا بن کے آئی ہیں ان کو تھینکس بول دو۔۔۔اس سے پہلے کہ رافع دیہ کے بارے میں پوچھتا کبیر صاحب خود ہی بول پڑے۔۔۔۔"

"نو سر مجھے شرمندہ تو مت کریں۔۔۔اور اگر آپ کو اعتراض نہ ہو تو میں کچھ دیر رافع سے اکیلے بات کر سکتی ہوں۔۔۔صرف کچھ ٹائم دیہ نے رافع کو بغور دیکھتے ہوئے کہا جو مضطرب سا کسی غیر مرئی نقطے کو گھور رہا تھا۔۔۔۔۔"

"کیوں نہیں بیٹا کر لو بات۔۔۔کبیر باہر نکل گیا تو سمارہ بھی اس کے تعاقب میں باہر کو لپکی۔۔۔۔"

"جی تو مسٹر رافع کیسا فیل کر رہے ہیں آپ؟اس نے کہنی کی مدد سے دروازہ بند کرتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔"

"میں ٹھیک ہوں۔۔۔وہ ابھی تک صدمے کے زیر اثر تھا۔۔۔۔"

"میرا نام دیہ ہے۔۔۔آپ کو زندگی کی طرف لوٹانے کے لیے تھوڑی سی محنت کی میں نے وہ اس کے سامنے بیٹھتے ہوئے بولی۔۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"کیوں کیا یہ ظلم مادام دیہ آپ نے؟اس نے ایک زخمی مسکراہٹ لبوں پہ بکھیری۔۔۔"

"یہ ظلم کیسے ہوا رافع۔۔۔؟میں نے تو آپ کو درد کی کیفیت سے نکالا۔۔وہ حیرت سے اسے تکتے ہوئے ذرا آگے کو ہو کر بیٹھی۔۔۔"

"نہیں تب درد نہیں تھا شاید پر اب درد ہی درد ہے۔۔اس نے فانوس پر زخمی نگاہ دوڑائی۔۔۔"

"میں سمجھنے سے قاصر ہوں۔۔پر میں جاننا چاہتی ہوں کہ وہ ایسا کون سا صدمہ تھا جس نے تم سے تمھارے ہوش و حواس چھین لیے۔۔۔"

"اور اگر میں نہ بتانا چاہوں تو۔۔؟رافع نے بھنویں اچکائے۔۔۔"

"میں پھر بھی جاننا چاہوں گی اتنا تو حق رکھتی ہوں میں۔۔دیہ نے ٹانگیں سامنے پڑے میز پر رکھی۔۔۔"

"اور اگر میں نے وہ قصہ چھیڑا تو میں شاید پھر اسی صدمے کے زیر اثر چلا جاؤں۔۔۔"

"ہوں۔۔پر اگر نہ چھیڑو گے تب بھی درد کی کیفیت شاید تمھیں پھر سے اس مقام تک لے آئے۔۔تو کیا خیال ہے؟دیہ نے ترچھی نگاہ اس پہ ڈالی۔۔۔"

"ہمم۔۔۔میں چترال ویلی گیا تھا وہاں ایک قبائلی لڑکی سے محبت کر بیٹھا۔۔ان کے ہاں محبت کو گناہ خیال کیا جاتا ہے۔۔انہوں نے میری زائرہ کو مار دیا بے دردی سے۔۔جب یہ خبر مجھ تک پہنچی تو میرا سر چکرایا تھا آنکھوں کے سامنے مناظر دھندلائے تھے اس کے بعد کیا ہوا تھا میں نہیں جانتا۔۔رافع نے انگلیوں کے پوروں سے آنکھوں کے کنارے رگڑے۔۔۔"

www.kitabnagri.com

"رافع کسی اور سے محبت کرتا تھا۔۔۔دیہ کے سینے میں کچھ چھن کر کے ٹوٹا تھا۔۔۔وہ بے چین ہوئی تھی پر پھر اس کے ذہن میں خیال ابھرا تھا کہ اب وہ ان کے درمیان نہیں ہے تو اس کی محبت حفاظت میں ہے۔۔۔"

"اوہ! پر اب ایک سوال میرا کیا ہمارے ہاں محبت کو گناہ خیال کیا جاتا ہے؟ دیہ اٹھ کے کھڑی ہو گئی۔۔۔"

"نہیں۔۔۔رافع نے بغور اسے دیکھا۔۔۔"

"ہوں۔۔۔تو کیا عزت کے نام پر موت کے گھاٹ اتار دینا قتل نہیں ہے یہ ہمارے ہاں جرم نہیں ہے۔۔۔دیہ ہاتھ سینے پہ لپیٹتے ہوئے بولی۔۔۔"

"ہاں قتل ہے جرم ہے پر یہ سب تم کیوں پوچھ رہی ہو؟ رافع نے ناسمجھی سے اسے دیکھا۔۔۔"

"مسٹر رافع وہ قبائلی لڑکی محبت میں تمھاری محبت میں موت تک گئی۔۔۔تو کیا تم یہ نہیں سمجھتے کہ اگر تم اس کا بدلہ نہیں لو گے تو تم بھی اس کے مجرموں میں شمار کیے جاؤ گے۔۔۔دیہ چلتی ہوئے اس کی کرسی کے عقب میں آ کھڑی ہوئی۔۔۔"

"ہاں۔۔۔یہ خیال میرے ذہن میں کیوں نہیں آیا؟ اور میں بھی قتل کروں کیا مجرم بن جاؤں؟ وہ اٹھ کے کھڑا ہو گیا۔۔۔"

"آں ہاں! جائز طریقے سے قانون کی مدد سے۔۔۔بدلہ لو اس معصوم کا۔۔۔باقی سوچ لو اور اب میں چلتی ہوں۔۔۔دیہ بیگ اٹھاتی باہر نکل گئی۔۔۔"

"وہ مسیحا چلی گئی تھی۔۔۔پر وہ اب تک دروازے کو دیکھ رہا تھا۔۔۔"

"رافع نے سرد آہ بھری اور ریوالونگ چیئر پر بیٹھتے ہوئے آنکھیں موند لی۔۔۔۔۔"

****

"سناؤ فارس کیسے گزرے دن لندن میں؟ الوینہ نے ٹانگ پہ ٹانگ رکھتے ہوئے کہا۔۔۔"

"بس گزر گئے۔۔۔کیسے گزر گئے اس بات کو چھوڑو۔۔۔ویسے تم لوگ سناؤ کیا پلان ہے؟ فارس نے ویٹر کو اشارہ کیا۔۔۔"

"تیرا بھائی شادی کر رہا ہے عنقریب۔۔۔۔علی چہکا۔۔۔۔"

"ارے واہ! یہ تو بہت اچھی بات ہے فارس نے سرسری سی نگاہ مینیو پہ دہرائی۔۔۔۔"

"یس باس علی نے کہنیاں میز پر ٹکائی۔۔۔۔"

"رافع کا نمبر بند تھا۔۔۔خیریت ہے نا اور کومل تو بہت خوش ہوگی صارم کے ساتھ۔۔۔۔ایک تلخ مسکراہٹ اس کے لبوں پہ ابھری۔۔۔۔"

"رافع کومے میں چلا گیا تھا وادی چترال میں ہی اور کومل کو صارم نے دھوکہ دیا اور تو اور اس کے پیرنٹس کو قتل کر کے ساری جائیداد ہڑپ لی الوینہ نے گلاس پانی کا غٹاغٹ حلق میں اتارا۔۔۔"

"اوہ گاڈ! اب کہاں ہے کومل اور رافع کیسا ہے؟ فارس بے چین ہوا۔۔۔۔"

"کومل الوینہ کے گھر پہ اور رافع کی کچھ خبر نہیں ایک ہفتہ ہوا میں وہاں نہیں گیا۔۔۔ویٹر نے آئس کریم ان کے سامنے رکھی۔۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"تم مجھے کومل کا نمبر دو۔۔۔فارس نے آئس کریم کا چمچ منہ میں رکھتے ہوئے کہا۔۔۔"

"فارس تم اب بھی؟ الوینہ نے تحیر سے پوچھا۔۔۔"

"ہاں! اور وہ محبت ہی کیا جب محبوب کو مشکل میں اکیلا چھوڑ دیا جائے۔۔۔میں کومل کی ہیلپ کروں گا انصاف دلانے میں پھر اس سے مجھے کچھ فرق نہیں پڑتا کہ وہ میری ہو یا نہ ہو۔۔۔فارس نے سرد آہ بھری۔۔۔"

"ہمم۔۔۔کر دوں گی سینڈ تمھیں نمبر۔۔۔الوینہ نے آئس کریم کپ خالی کر کے میز پہ رکھا۔۔۔"

"اوکے! پھر چلیں۔۔۔؟ علی نے بھنویں اچکائے۔۔۔"

"وائے ناٹ۔۔۔میں بل پے کر کے آتا ہوں تم لوگ چلو فارس کاؤنٹر کی جانب بڑھ گیا۔۔۔"

"السلام علیکم! جانی پہچانی رافع کی آواز علی کی سماعت سے ٹکرائی تو وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کے بیٹھا۔۔۔"

"را۔۔۔رافع وہ حیرت سے سامنے لگی وال کلاک کو گھور رہا تھا۔۔۔"

"ہاں رافع۔۔۔اس نے مختصر جواب دیا۔۔۔"

"پر تم تو کومے ___ اس سے آگے علی کچھ نہ بول پایا۔۔۔"

"ہاں میں کومے میں تھا اب ٹھیک ہوں۔۔۔اور تم الوینہ اور فارس آجاؤ چترال ویلی چلنا ہے۔۔۔تم لوگ آؤ گے؟ رافع چند ثانیے رکا اور پھر پوچھا۔۔۔"

"ہاں آجائیں گے پر وہاں کرنا کیا ہے؟ علی ابھی تک ہکا بکا تھا۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"آجاؤ پھر سب بتاتاہوں تم الوینہ اور فارس کو بلوالو میں تم لوگوں کو تمھارے گھر سے پک کرتاہوں رافع نے بات مکمل کر کے فون بند کر دیا۔۔۔"

"اب پتہ نہیں یہ ماجرہ کیا تھا؟ علی نے شانے اچکائے اور شاور لینے چلا گیا۔۔۔"

"رافع نے علی سے بات کرنے کے بعد دیہ کو کال کی اور اس نے بھی آنے کے لیے ہاں کر دی۔۔۔"

"اگلے آدھے گھنٹے میں رافع دیہ کو لیے علی کے گھر کے باہر موجود تھا ہارن دینے پر وہ تینوں اپنے للگیج کے ہمراہ گیٹ کے باہر موجود تھے۔۔۔"

"رافع گاڑی سے نکلا تو وہ تینوں اس سے لپٹ گئے اس کی جدائی کے سوگ میں ہر آنکھ نم تھی۔۔۔۔"

"سب سامان ڈکی میں رکھ کے گاڑی میں بیٹھ گئے۔۔۔"

"ان سے ملیے یہ ہیں بابا کی سیکریٹری دیہ۔۔۔ اور دیہ یہ ہیں میرے دوست فارس علی اینڈ الوینہ۔۔۔ اور گائز دیہ وہ ہستی ہے جو نا صرف مجھے ہوش کی دنیا میں لے آئی بلکہ میرے اندر کا بزدل مرد بھی مارا اس نے۔۔۔ رافع کے لبوں پر مسکراہٹ نمودار ہوئی۔۔۔"

"او تھینکس دیہ ہمارا اتنا اچھا دوست لوٹانے کے لیے۔۔۔ اینڈ نائس ٹو میٹ یو۔۔۔"

"ان کے بیٹھنے پر رافع نے گاڑی چلا دی۔۔۔ رافع ہم وہاں کیوں جا رہے ہیں؟ علی نے بھنویں سکیڑے۔۔۔"

"چل جائے گا پتہ وہاں جا کر۔۔۔ رافع نے اسے دیکھے بغیر کہا۔۔۔"

"نہیں ایسے کیسے بات کا پتہ تو ہونا۔۔۔فارس نے تنبیہہ کی۔۔۔۔"

"کسی قاتل کو سزا دلوانے جا رہا ہوں اس کے ماتھے پہ بل پڑے۔۔۔۔"

"واٹ ؟مزے کا جاک تھا۔۔۔پر ہم مذاق کے موڈ میں نہیں ہیں علی اور فارس نے ہاتھ پہ ہاتھ مارا۔۔۔۔۔"

"میں وادی چترال میں کومے میں چلا گیا۔۔۔کیا بنا وجہ کے ؟رافع نے بھنویں اچکائے۔۔۔۔"

"اوہ ہاں !یہ تو ہم نے سوچا ہی نہیں۔۔۔۔"

"مار دیا اس نے میری زائرہ کو میں نہیں چھوڑوں گا اسے۔۔۔۔زور کی بریک لگنے پر سب کا منہ اگلی سیٹ کی پشت پر لگتے لگتے بچا۔۔۔۔"

"رافع کول ڈاؤن ساری بات سمجھاؤ ہمیں فارس نے اس کے شانے پہ ہاتھ رکھا۔۔۔۔"

"دیہ نے گلا کھنکارتے ہوئے ساری کہانی ان کے گوش گزار کر دی۔۔۔۔"

"جس پر سب نے اپنی واٹر باٹل سے پانی کا ایک ایک گھونٹ گلے میں اتارا زائرہ کی موت پر تو الوینہ رو پڑی۔۔۔۔"

"زائرہ بی بی۔۔۔۔زائرہ بی بی آنکھیں کھولیں۔۔۔سکینہ سسکتے ہوئے اس کا گال تھپتھپا رہی تھی۔۔۔۔"

"زائرہ کے وجود میں ذرا بھر بھی جنبش نہ ہوئی۔۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"سکینہ ہکلاتی ہوئی تہخانے سے باہر نکل گئی۔۔۔۔"

"وہ گھبرائی ہوئی حویلی سے باہر آئی۔۔۔ لیکن سامنے موجود دو لڑکوں کے درمیان اس خوبرو نوجوان کو دیکھ کر ہکا بکا رہ گئی جسے اس نے تصویر میں ساکت دیکھا تھا۔۔۔"

"سبین خان نکلو باہر وہ حویلی کے گیٹ کے قریب پہنچتے ہوئے اونچی آواز میں دھاڑا۔۔۔"

"وہ عجلت میں آگے بڑھی اور رافع کا بازو کھینچ کر جھاڑیوں کی اوٹ میں لے آئی۔۔۔ وہ اشاروں سے کچھ کہہ رہی تھی شاید یہ کہنا چاہتی تھی ایسا نہ کرو۔۔۔۔"

"وہ کب سے انھیں اشارے سمجھا رہی تھی مگر وہ پانچوں اس کے اشارے سمجھنے سے قاصر تھے۔۔۔ وہ چہرے پہ بے چینی لیے اٹھ کے یہاں وہاں دیکھنے لگی۔۔۔ پھر سامنے پتھریلے کچے راستے پر آتی لڑکی کو دیکھ کے چیخی اور ہاتھ کے اشارے سے اسے اپنے پاس بلایا۔۔۔۔"

"وہ لڑکی سے اشاروں میں کوئی بات کر رہی تھی جس پر اس چھوٹی لڑکی نے سکینہ کا ہاتھ تھام کر اسے شاید یقین دلایا تھا۔۔۔ رافع اور اس کے ساتھی یک ٹک باندھے اسے دیکھ رہے تھے۔۔۔"

"کچھ لمحے بعد سکینہ اس لڑکی کا بازو تھامے ان کے پاس آ گئی۔۔۔۔"

"ایک بڑے پتھر پر بیٹھتے ہوئے اس نے اشارے سے کچھ کہا جس کا لڑکی نے ترجمہ کیا۔۔۔ میں جو بات کہنے والی ہوں آرام سے سننا۔۔۔ میں نے تمھیں پہچان لیا ہے تم وہ ہو جس کی خاطر زائرہ بی بی سزا کاٹ رہی ہیں۔۔۔ مجھ سے ڈر نا مت میں تمھاری ہمدرد ہوں۔۔۔۔"

"کاٹ رہی ہے۔۔۔؟ کیا مطلب زائرہ تو مر گئی ہے نا۔۔۔رافع نے حیرت سے اسے دیکھا۔۔۔"

"نہیں مری وہ تہخانے میں بند ہے۔۔۔اور ابھی بہت بیمار ہے شاید۔۔۔بے ہوش ہے۔۔۔میں آپ کی مدد کروں گی اگر آپ ساتھ دو تو۔۔۔اس لڑکی نے اشاروں میں کی گئی سکینہ کی بات انھیں سمجھا دی۔۔۔"

"زائرہ نہیں مری تھی وہ زندہ تھی۔۔۔رافع کے ہونٹوں پہ مسکراہٹ بکھری اور دیہ کا دل چھن کرکے ٹوٹا تھا۔۔۔ہاں میں دوں گا ساتھ تم چلو۔۔۔رافع عجلت میں اٹھا سکینہ نے اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔۔۔"

"زائرہ بی بی کے بابا سائیں کا انتقال ہو گیا ہے آج سب دربار پہ سلام کے لیے جا رہے ہیں۔۔۔میں حویلی کے پچھلے دروازے سے واقف ہوں وہاں کوئی چوکیدار نہیں ہے اب سے ٹھیک پندرہ منٹ بعد آپ وہاں آ جانا میں زائرہ بی بی کو آپ کے ساتھ بھگا دوں گی۔۔۔یہ حقیقت ہے کہ میں سبتین خان کی وفادار ملازمہ ہوں پر میں زائرہ بی بی کا دکھ نہیں دیکھ سکتی۔۔۔لڑکی نے ہوبہو اس کے اشاروں کو لفظوں میں تبدیل کرتے ہوئے ان کے گوش گزار کر دیا۔۔۔"

"اوکے! ہم آ جاتے ہیں رافع کی خوشی کی انتہا نہ تھی۔۔۔"

"سکینہ اٹھ کے حویلی چلی گئی۔۔۔"

"ٹھیک آدھے گھنٹے بعد وہ انھیں لیے حویلی کے تہخانے تک آئی سکینہ نے تہخانے کا پٹ وا کیا۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"کھنڈر نما تہخانہ۔۔۔دیوار کے ساتھ رکھا خستہ حال میز۔۔۔۔تہخانے میں خراب ایمر جنسی لائٹ کی ٹمٹماتی روشنی۔۔۔کونے میں رکھی بان کی تپائی پر زائرہ کا نیم مردہ سا وجود پڑا تھا۔۔۔۔رافع پھٹی پھٹی آنکھوں سے زائرہ کو دیکھ رہا تھا۔۔۔"

"اب آپ لوگ زائرہ بی بی کو لے کر نکل جاؤ یہ نہ ہو کوئی آجائے سکینہ نے کہا۔۔۔"

"پانی۔۔۔زائرہ کھانستے ہوئے بولی۔۔۔۔"

"رافع نے آگے بڑھ کے پانی کا گلاس اس کے لبوں سے لگایا جسے وہ غٹاغٹ پی گئی۔۔۔گہرا سانس اندر کھینچتے ہوئے اس نے نگاہ اٹھائی اور سامنے کھڑے وجود کو دیکھ کر ہکا بکا رہ گئی۔۔۔۔"

"را۔۔۔رافع آ۔۔۔آپ یہ۔۔۔یہاں؟ لفظ بمشکل اس کے منہ سے ادا ہوئے۔۔۔۔"

"ہاں میں تمھیں لینے آیا ہوں چلو۔۔۔رافع نے اسے ہاتھ سے پکڑ کے اٹھانا چاہا۔۔۔۔"

"نہ۔۔۔نہیں میں نہیں آسکتی بھئیا تمھیں مار دیں گے وہ سسکی۔۔۔۔"

"چلو میں نے کہا۔۔۔اور اس بار دیکھتے ہیں کون مرتا ہے۔۔۔رافع نے اسے بازو سے تھام کر کھڑا کیا۔۔۔۔"

"سکینہ کے لبوں پر مسکراہٹ تھی۔۔۔۔"

"ٹھیک ہے پر ایک شرط پہ۔۔۔اس نے رافع کی جانب دیکھا۔۔۔۔"

"کہو ہر شرط منظور۔۔۔رافع نے پیار بھری نگاہ اس پہ ڈالی۔۔۔۔"

"سکینہ میری مشکل وقت کی دوست ہے اور اس کا اس دنیا میں کوئی نہیں اس کے چچا کے سوا جو اس کے ساتھ بہت برا سلوک کرتے ہیں۔۔۔اور میرے جانے کے بعد یہ بھئیا کے ظلم کا نشانہ بن جائے گی۔۔۔کیا ہم اسے ساتھ لے جائیں۔۔۔؟زائرہ نے اس کے چہرے کی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔"

"کیوں نہیں اس کا تو پہلے بھی میں احسان مند ہوں۔۔۔چلو سکینہ۔۔۔رافع نے اسے اشارہ کیا تو وہ بغیر چوں چراں کے ان کے ساتھ چل پڑی۔۔۔"

"گاڑی وادی چترال کے قبائلی علاقے سے نکل کر اسلام آباد روڈ پہ رواں دواں تھی۔۔۔کافی عرصے بعد خود کو ان روشنیوں اور ٹھنڈی ہواؤں میں محسوس کر کے وہ پرانی زائرہ بن چکی تھی ونڈ اسکرین سے باہر دیکھتی وہ مسکرا رہی تھی۔۔۔رافع کچھ ثانیے بعد اسے دیکھ کے مسکرا دیتا تھا۔۔۔سب بہت خوش تھے دیہ بھی۔۔۔کیونکہ حقیقی محبوب وہی ہوتا جو اپنے محبوب کو خوش دیکھ کر خوش ہونا کہ غمگین۔۔۔"

"زائرہ۔۔۔اس نے رافع کی آواز پر رخ اس کی جانب موڑا۔۔۔"

"ہم تھانے جا رہے ہیں تم رپورٹ لکھواؤ گی سبین کے خلاف۔۔۔لکھواؤ گی نا؟رافع نے بھنویں اچکائے۔۔۔"

"ہاں!اس نے سر اثبات میں ہلا دیا۔۔۔"

"گڈ یہی امید تھی مجھے کہتا رافع دوبارہ ڈرائیو کرنے میں محو ہو گیا۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"جی تشریف رکھیے۔۔۔انسپکٹر نے متحیر نگاہ اس کے نقاہت بھرے وجود پہ ڈالی اور ہاتھ کے اشارے سے اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔۔۔"

"شکریہ۔۔۔بیٹھتے ہوئے اس نے آہستگی سے کہا۔۔۔"

"جی مادام! فرمایئے ہم آپ کی کیا مدد کر سکتے ہیں۔۔۔انسپکٹر نے بال پوائنٹ کان کے پیچھے اڑستے ہوئے پوچھا۔۔۔۔"

"سر مجھے میرے باپ اور بھائی نے تشدد کے بعد آٹھ ماہ تہخانے میں بند رکھا اس دوران ایک بھی جھلک میں نے دنیا کی نہیں دیکھی۔۔۔باپ تو مر گیا۔۔۔لیکن بھائی۔۔۔مجھے انصاف چاہیے۔۔۔زائرہ گلوگیر لہجے میں گویا ہوئی۔۔۔"

"ہوں۔۔۔!مادام کس قصور کے تحت آپ کے ساتھ یہ سلوک کیا گیا؟انسپکٹر نے اسے جانچتی نظروں سے دیکھا۔۔۔"

"محبت۔۔۔ہاں محبت قصور تھا میرا۔۔۔وہ کسی غیر مرئی نقطے کو گھورتی ہوئی بولی۔۔۔"

"اوکے! ظلم ہوا آپ کے ساتھ لیکن ڈونٹ وری ہم آپ کو انصاف ضرور دلوائیں گے۔۔۔رپورٹ لکھوائیں آپ انسپکٹر نے فائل سے ایک کاغذ نکالتے ہوئے کہا۔۔۔"

"ہیلو کومل میں فارس بات کر رہا ہوں کیسی ہو تم؟فارس کومل کے کال پک کرتے ہی اچنبھے سے بولا۔۔۔"

"فا۔۔فارس تم۔۔۔وہ بی یقینی کے عالم میں بولی۔۔۔"

"ہاں میں ہوں۔۔۔ تمھارے بارے میں سب پتہ چل گیا ہے میں وادی چترال گیا تھا ابھی راستے میں ہوں تم تیار رہو میں تمھیں لینے آرہا ہوں صارم کا حساب چکتا کرنا ہے فارس نے درشتگی سے کہا۔۔۔"

"پر وہ کیسے کومل حیران ہوئی۔۔۔ اور الوینہ لوگ کہاں ہیں کومل نے پوچھا۔۔۔"

"قانونی طور پہ۔۔ غیر قانونی طریقہ اس نے اختیار کیا تھا ہم نہیں کریں گے۔۔۔ ویسے بھی یہ غنڈوں کی روش ہے اور ہم امن پسند شہری ہیں۔۔۔ ڈونٹ وری میں فون رکھتا ہوں پہنچ کے بات کرتے ہیں اور الوینہ علی رافع کے ساتھ ہیں ضروری کام کے سلسلے میں۔۔۔ اور میں تمھاری خاطر آرہا ہوں۔۔۔"

"فا___ وہ کچھ کہنا چاہتی تھی پر کال بند ہو چکی تھی۔۔۔"

"وہ یک ٹکی باندھے موبائل کو گھور رہی تھی۔۔۔ اس نے بہت پہلے ہیرا گنوا دیا تھا۔۔۔"

"مگر مادام کومل آپ اس کیس کی فائل خود بند کروا چکی ہیں اب ہم کچھ نہیں کر سکتے۔۔۔ خوبرو نوجوان انسپکٹر نے کہا۔۔۔"

"تب میں دھمکیوں کے زیر اثر تھی سر تب میری ماں زندہ تھی ان کی قید میں۔۔۔ وہ سسک پڑی۔۔۔"

"کہا نا مادام ہم کچھ نہیں کر سکتے اب یہ کیس بہت پرانا ہے۔۔۔ انسپکٹر کہتے ہوئے فائلیں سمیٹنے لگا۔۔۔"

"سر کیا آپ ایک قاتل کو بخش دیں گے یوں سر عام کھلا چھوڑ دیں گے۔۔۔ سر ہم محب وطن ہیں امن پسند شہری ورنہ ہم بھی اس جیسی روش اختیار کرتے اور آپ کے پاس ہر گز نہ آتے فارس کرسی پر ذرا آگے کو ہو کر بیٹھا۔۔۔"

"بوڑھا انسپکٹر جو اس وقت موجود تھا جب اس کیس کی فائل بند ہوئی تھی۔۔۔ اور اب شاید وہ پر موٹ ہو گیا تھا ۔۔۔ان کی ساری گفتگو سن چکا تھا۔۔۔"

"انسپکٹر احمد بشارت ہمدانی مرڈر کیس کی فائل اوپن کرو اور صارم تیمور کو ڈھونڈو جلدی۔۔۔ کومل اور فارس مہدی شاہ کی آواز پر مڑے۔۔۔۔"

"آپ کو انصاف ملے گا۔۔۔ مہدی شاہ نے کومل کے سر پہ ہاتھ رکھا۔۔۔"

"ایک زخمی مسکراہٹ کومل کی لبوں پہ ابھری۔۔۔"

"کہاں گئی وہ حرافہ ۔۔۔ اور اور وہ باباسائیں کی وفادار گونگی۔۔۔ موقع پاتے ہی بھگا لے گئی اسے۔۔۔ میں نہیں چھوڑوں گا۔۔۔ میں نہیں چھوڑوں گا۔۔۔ سین آپے سے باہر ہو رہا تھا اپنے سامنے آتی ہر چیز کو تہس نہس کر رہا تھا۔۔۔"

لیلہ، گل جہاں اور زرناب سہمی ہوئی تھی ان کا وجود لرز رہا تھا۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"اور یہ کہاں ہے وہ سانڈ جو باہر کھڑا ڈیوٹی دے رہا ہے اسے چھوڑوں گا نہیں میں حرام خور۔۔۔وہ باہر کی جانب لپکا۔۔ سبین نے گریبان سے پکڑ کر چوکیدار کو زمین پر پٹخا اس سے پہلے وہ اسے مارتا پولیس پہنچ چکی تھی ۔۔۔۔"

"بس۔۔۔۔!بہت ہو گئی تیری سرداری تیرا رعب۔۔۔باہر کے دن پورے ہوئے اب چل تھانے کی چوکھٹ تیرا انتظار کر رہی ہے سعید ہتھ کڑی لگاؤ اسے۔۔۔انسپکٹر دھاڑا۔۔۔۔"

"ابے سالے تو پکڑے گا سبین خان کو پکڑے گا تو۔۔۔میرے یہ کرایے کے غنڈے تیری بوٹی بوٹی کر کے کتوں کو ڈال دیں گے۔۔۔۔گلزار۔۔۔ سبین نے گلزار کو آواز دی۔۔۔۔"

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Writers .Official

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp No : 0316-7070977

"جی سائیں وہ بھاگا مگر یہ کیا وہ تو انسپکٹر کے قدموں میں آگرا۔۔۔سائیں میں بہت غریب ہو سائیں اس کے ظالم درندے باپ نے میری پینو کو قتل کر دیا تھا سائیں بے گناہ۔۔۔ اسے لے جاؤ مجھے انصاف دو۔۔۔۔ہاں سائیں ہمیں انصاف چاہیے ہم غریبوں کا لہو پسینہ ایک کرتا ہے یہ شخص اور آخر میں ظلم کرتا ہے سائیں ہم پہ ظلم ۔۔۔۔سارے نوکر اکٹھے ہو گئے۔۔۔۔"

www.kitabnagri.com

"سعید لگاؤ ہتھکڑی۔۔۔انسپکٹر نے گلزار کو شانوں سے تھام کر اٹھایا ملے گا تمھیں انصاف۔۔۔۔"

"سبین نے ایک قہر آلود نظر نوکروں پہ ڈالی۔۔۔۔کر لوں گا تم لوگوں کا میں۔۔۔۔کر لینا کر لینا اگر باہر آئے تو ۔۔۔۔حوالدار اسے موبائیل میں دھکا دیتے ہوئے بولا۔۔۔۔"

"بول اب سالے کیوں اتنے مہینے معصوم لڑکی کو قید رکھا۔۔۔یہ کہاں کا قانون ہے۔۔؟بول۔۔۔سپاہی اسے بیلٹ سے مار رہا تھا۔۔۔"

"یہ میرے خاندان کا اصول ہے اور اسے میں نہیں توڑوں گا۔۔یونہی ہر پینو کو مرنا پڑے گا اور یونہی ہر حرافہ زائرہ کو تہخانوں میں بند رہنا پڑے گا۔۔۔سبین منہ سے آیا خون ایک طرف تھوکتے ہوئے بولا۔۔۔"

"یہ تو تو باہر گیا تو تیرا یہ اصول قائم رہے گا نا۔۔۔بول کہ تو گناہگار ہے۔۔بول کتے۔۔۔انسپکٹر نے اسے گدی سے پکڑتے ہوئے جھنجھوڑا۔۔۔"

"نہیں ہوں میں گناہگار۔۔۔نہ ہی مجرم۔۔۔میں دین پہ ہوں۔۔۔وہ گال پہ بہتا خون صاف کرتے ہوئے بولا۔۔۔"

"یہ تیرا من گھڑت دین ہے۔۔۔کیا دین سیکھاتا ہے کہ قاتل بنو۔۔۔بول۔۔۔کیا یہ دین سیکھاتا ہے؟ حوالدار نے اس کی کمر پہ بیلٹوں کی بوچھاڑ کردی۔۔۔"

"ہاں۔۔۔عزت کے نام پہ سب جائز ہے۔۔۔وہ اپنی ضد پہ اڑا تھا۔۔۔"

"سعید ہٹ جاؤ اس کے جن میں نکالتا ہوں انسپکٹر نے شرٹ کی آستین کھولتے ہوئے کہا۔۔۔"

"یس سر۔۔۔!حوالدار سیلوٹ کرتا باہر نکل گیا۔۔۔"

"انسپکٹر شرٹ اتار چکا تھا ڈور لاک کرتے ہوئے وہ اس کی جانب بڑھا۔۔۔ہوں!تو تم یہ قبول نہیں کرو گے کہ تم مجرم ہو۔۔۔رائٹ؟انسپکٹر اس کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھا۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"نہیں۔۔۔!میں مجرم نہیں ہوں وہ سبین خان ہی کیا جو ضد پہ نہ اڑا رہے اس کی تربیت ہی ایسی تھی۔۔۔لوگوں کی مائیں تربیت کرتی تھی پر یہاں تو معاملہ الٹ تھا اس نے بچپن سے آج تک ہر سبق سبتین خان سے پڑھا تھا ۔۔۔۔"

"ہوں!مجھے لوگ باجوہ کہتے ہیں۔۔۔بڑے بڑوں کے جن نکال کے منوا لیتا ہوں میں۔۔۔تو تو ں پھر کیا چیز ہے یہ جو تیرا منہ ہے نا اسی سے بولے گا تو ں کہ تو ں مجرم ہے۔۔۔انسپکٹر نے اس کے دونوں گال اپنے ہاتھ میں دبا کر کہا اور ایک زوردار تھپڑ اس کے منہ پہ رسید کیا۔۔۔۔"

"سبین توازن برقرار نہ رکھتے ہوئے دیوار کے ساتھ جا گرا۔۔انسپکٹر تیری یہ وردی اتروا دوں گا میں۔۔۔۔ اور کتے کی موت ماروں گا تجھے۔۔۔۔کتے کی موت۔۔۔۔!سمجھا تو ں۔۔۔۔ سبین خان نے انگشت شہادت سے اسے وارن کیا۔۔۔۔"

"ارے واہ!پونچھ کٹ گئی پر بل نہیں گیا۔۔۔انسپکٹر نے ایک زوردار ٹانگ اس کے پیٹ میں رسید کی اس کے بعد انسپکٹر باجوہ نے اسے بے انتہا مارا۔۔۔یہاں تک کہ وہ اوندھے منہ گرا کراہ رہا تھا۔۔۔انسپکٹر باجوہ کھونٹی پہ کھڑی شرٹ اٹھاتا باہر نکلنے لگا۔۔۔۔سن انسپکٹر میں مجرم نہیں ہوں۔۔۔اس نے کراہتی ہوئی آواز میں کہا اور بے ہوش ہو گیا۔۔۔۔"

"انسپکٹر پلٹا اور پھر قہر آلود چہرا لیے باہر نکل گیا۔۔۔۔"

"کیا ہوا سر وہ مانا اپنا جرم۔۔۔؟حوالدار نے انسپکٹر کے آتے ہی پوچھا۔۔۔۔"

"نہیں! انسپکٹر نے غٹاغٹ گلاس پانی کا حلق میں اتارا۔۔۔ اچھا سنو بے ہوش ہو گیا ہے جب ہوش میں آئے پوچھنا اگر نہ مانا تو کال کوٹھری میں لے جا کر ابلتا پانی اس کے بدن پہ ڈالنا میں دیکھتا ہوں کیسے ہار نہیں مانتا انسپکٹر نے سر کرسی کی پشت سے ٹیکا دیا۔۔۔"

"اوکے سر! ایک بات کہوں سر۔۔۔؟ حوالدار ہچکچایا۔۔۔"

"ہاں کہو۔۔۔ انسپکٹر نے اسے دیکھے بغیر کہا۔۔۔"

"باجوہ صاحب آپ اپنا ایک الگ ہی رعب رکھتے ہیں۔۔۔ بڑے بڑوں کو مات دیتے ہیں۔۔۔ وہ لبوں پہ مسکراہٹ سجائے بولا۔۔۔"

"ہوں! بس ڈیوٹی سے انصاف کرتا ہوں۔۔۔ اور اپنے بچوں کو حلال کھلاتا ہوں بس۔۔۔ انسپکٹر نے آگے ہوتے ہوئے کہنیاں میز پہ ٹکائی۔۔۔"

"حوالدار مسکراتے ہوئے باہر نکل گیا۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

سرمئی شام تھی پر جیل کے کمرے میں گہری تاریکی کا راج تھا۔۔۔ سبین خان دیوار کے ساتھ سر لڑھکائے کراہ رہا تھا۔۔۔"

" دروازہ چر کی آواز کے ساتھ کھلا اور حوالدار اندر نمودار ہوا۔۔۔ سناؤ برخوردار کیا فیصلہ کیا ہے تم نے۔۔۔ جرم قبول کرو گے اپنا یا نہیں؟ انسپکٹر اسے کے سامنے کھڑا تھا۔۔۔ "

"نہیں! کبھی نہیں میں نہیں مجرم۔۔۔ سبین نے غیض سے کہا۔۔۔"

"ہوں! مطلب تم سیدھی طرح سے نہیں مانو گے حوالدار نے گال پر انگلی سے خارش کی۔۔۔"

"میں کسی طرح بھی نہیں مانوں گا۔۔۔ سبین نے ہٹ دھرمی دیکھائی۔۔۔"

"اوہ! تو پھر چلو کال کوٹھڑی کا کھولتا پانی اور باجوہ صاحب تمھارے انتظار میں ہیں۔۔۔ ویلکم حوالدار نے دروازے کی جانب اشارہ کیا۔۔۔ نقیب الرحمن ہاتھ کڑی لگاؤ اور لے جاؤ کال کوٹھڑی۔۔۔ حوالدار نے سپاہی کو حکم صادر کیا۔۔۔"

"اگلے چند منٹ میں وہ کال کوٹھڑی میں موجود تھا۔۔۔ میں اب بھی کہہ رہا ہوں یہ سزا بہت کڑی ہے مان جاؤ اپنا جرم۔۔۔ باجوہ اس کے قریب آیا۔۔۔"

"نہیں! میں تمھاری خواہش کبھی پوری نہیں کروں گا۔۔۔ وہ لڑکھڑا رہا تھا۔۔۔"

"ہاہاہا۔۔۔! تمھاری بہتری کے لیے کہا ہے۔۔۔ میرا کیا جاتا ہے۔۔۔ سعید باندھو اس کے بازو۔۔۔ سعید نے حکم کی تعمیل میں اس کے بازو اوپری زنجیر کے ساتھ باندھ دیے ایسے کہ دونوں بازو دائیں بائیں کھلے تھے۔۔۔"

"آآآآ۔۔۔ کھولتے پانی کی بالٹی جسم پر جاتے ہی سبین کے منہ سے دلخراش چیخیں نکلی۔۔۔"

"بول مانے گا جرم۔۔۔ انسپکٹر نے کھولتا پانی اس کے وجود پہ ڈالتے ہوئے پوچھا۔۔۔"

"نہ۔۔۔ نہیں وہ اب بھی ضد پہ اٹکا ہوا تھا۔۔۔"

"انسپکٹر نے بجلی کی سخت تار سے اسے مارنا شروع کر دیا۔۔۔ میں۔۔۔ میں۔۔۔ مجرم۔۔۔ ہوں ہاں۔۔۔ میں۔۔۔۔ قبول۔۔۔ کرتا۔۔۔ ہوں۔۔۔ اپنا۔۔۔ جرم۔۔۔ بس۔۔۔ کرو۔۔۔ میرا۔۔۔ وجود۔۔۔ جل۔۔۔ رہا۔۔۔ مجھے۔۔۔ معاف۔۔۔ کر دو۔۔۔۔ جلے ہوئے جسم پر تاروں کے نشانات۔۔۔ یہ واقع ہی ایک شدید سزا تھی۔۔۔۔"

"معافی کا فیصلہ عدالت میں ہو گا۔۔۔ انسپکٹر باجوہ کال کوٹھڑی سے باہر نکل گیا۔۔۔۔"

"سبین کا بیان ریکارڈ کر لیا گیا تھا جسے کل عدالت میں پیش کیا جانا تھا۔۔۔"

دوسری جانب زائرہ کا نکاح ہو چکا تھا وہ اب صرف رافع کی محبوبہ نہیں رہی تھی متاع حیات بن چکی تھی۔۔۔"

"گڈ مارننگ سر! ایک خوشخبری ہے سر آپ کے لیے صارم تیمور کا پتہ معلوم ہو گیا ہے۔۔۔ لیکن وہ آج ہی ملک چھوڑ کے فرار ہو رہا ہے شام چھ بجے کی فلائٹ سے انسپکٹر نے مہدی شاہ کو کال کر کے آگاہ کیا۔۔۔"

"ہوں! گڈ جاب.... ائیر پورٹ پہ ناکا بندی کروا دو۔۔۔ ائیر پورٹ کے سارے سٹاف کو الرٹ کر دو کہ ایک قاتل بھاگ رہا ہے وہ کڑی نگاہ رکھیں میں پہنچ رہا ہوں مہدی شاہ نے کال بند کر دی۔۔۔"

"صارم خیال سے نکلنا اور اپنے ساتھ میرا حصہ نہ بھولنا۔۔۔ آصف چہرے پہ مکروہ مسکراہٹ لیے بولا۔۔۔ بالکل تمھیں تمھارا حصہ بھی ملے گا ضرور۔۔۔ وہ انسپکٹر احمد کی آواز پہ چونکے اور اسے دیکھتے ہی دائیں جانب

بھاگے مگر چاروں اطراف انھیں پولیس نے گھیر رکھا تھا۔۔۔بے بسی کی عالم میں صارم اور اس کا دوست پولیس کے آدمیوں کے بیچ کھڑے تھے۔۔۔"

"چل سالے جیل۔۔۔تجھے دولت سے نوازوں انسپکٹر نے اسے گھسیٹتے ہوئے موبائیل میں ڈالا۔۔۔"

"کال کوٹھڑی کے وسط میں صارم تیمور دو کھونٹیوں کے سے باندھا ہوا تھا۔۔۔"

"بول قبول کر اپنا جرم۔۔۔بول کے توں قاتل ہے۔۔۔احمد نے زوردار بیلٹ اس کی پسلیوں کے عین پاس مارا۔۔۔جو اس کی پسلیوں پر نشان چھوڑ گیا۔۔۔"

"نہیں میں نہیں ہوں قاتل۔۔۔وہ کراہتے ہوئے بولا۔۔۔"

"انسپکٹر کے ماتھے پہ شکنیں نمودار ہوئی۔۔۔ایک جھٹکے سے انسپکٹر پلٹا اور کھولتے پانی کی یکے بعد دیگرے تین بالٹیاں اس کے وجود پہ انڈیل دی۔۔۔"

"آآآاااااا۔۔۔میں نہیں مجرم۔۔۔نہیں ہوں قاتل۔۔۔صارم کے وجود سے جلن اٹھ رہی تھی۔۔۔مگر وہ دولت کے نشے میں اب بھی آخری حد تک چور تھا۔۔۔"

"توتوں نہیں مانے گا۔۔۔ٹھیک پر مجھے بھی منوانا آتا ہے انسپکٹر احمد نے زوردار تھپڑ اس کے منہ پہ رسید کیا۔۔۔"

"اب کی بار اس کے وجود کو زنجیروں سے چھلنی کر دیا گیا تھا۔۔۔صارم کے جسم کی کئی جگھوں سے خون رس رہا تھا۔۔۔جسم پر نیل ہی نیل تھے۔۔۔مگر!وہ اب بھی جرم قبول کرنے سے انکاری تھا۔۔۔"

"انسپکٹر احمد نے آخری حربہ اپنایا اسے کھولا اور ٹانگ سے ٹھوکر ماری تو وہ زمین بوس ہوا۔۔۔انسپکٹر احمد نے پلاس سے اس کے ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے ناخن کھینچا۔۔۔"

"آآآااااا۔۔۔انسپکٹر میں نہیں مانوں گا دولت میرا خواب ہے بچپن کا۔۔۔وہ کراہتے ہوئے بولا۔۔۔"

"انسپکٹر احمد نے اس کی باتوں پر غور کیے بغیر اپنا فعل جاری رکھا۔۔۔"

"ہاتھوں کی انگلیوں کے ناخن کھینچے جا چکے تھے۔۔۔خون ابل رہا تھا۔۔۔اور اب بات ٹانگوں تک آ پہنچی تھی۔۔۔"

"پاؤں کے انگوٹھے کا ناخن کھینچتے ہی اس کا ظرف جواب دے گیا۔۔۔انسپکٹر۔۔۔۔چھوڑ۔۔۔دو۔۔۔آآآاااا!اس کی چیخوں نے کال کوٹھڑی میں تہلکا مچا دیا۔۔۔"

"میں قبول۔۔۔کرتا ہوں۔۔۔میں مجرم ہوں۔۔۔میں قاتل ہوں۔۔۔چھوڑ دو۔۔۔۔صارم نے خون آلود ہاتھ اس کے سامنے جوڑے۔۔۔"

"انسپکٹر احمد نے اسے ایک جھٹکے سے چھوڑ دیا اور سپاہی کو حکم صادر کرتا باہر نکل گیا۔۔۔"

"صارم تیمور کا بیان ریکارڈ ہو چکا تھا جسے کل عدالت میں پیش کیا جانا تھا۔۔۔"

"عدالت لگ چکی تھی۔۔۔کومل فارس اور اپنے وکیل کے ہمراہ عدالت پہنچ چکی تھی۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"مگر یہاں تو ماجرا ہی الٹ تھا۔۔۔صارم کی طرف سے کوئی بھی نہیں تھا دلائل کی ضرورت ہی نہیں تھی ۔۔۔۔"

"مسٹر صارم تیمور آپ کا کوئی وکیل یا کوئی دلائل دینے والا؟جج صاحب نے اسے بغور دیکھتے ہوئے پوچھا ۔۔۔۔"

"نہ۔۔۔نہیں!میرا کوئی نہیں ہے۔۔۔تنہا ہوں۔۔۔وہ تاسف سے بولا۔۔۔۔۔"

"ہوں!جج نے ٹھوڑی پہ ہاتھ رکھا۔۔۔۔"

"جج صاحب میں کچھ کہنا چاہتی ہوں۔۔۔کومل کھڑے ہوتے ہوئے بولی۔۔۔"

"جی اجازت ہے۔۔۔جو بھی کہنا ہے کٹہرے میں کہو جا کر۔۔۔۔"

"صارم یتیم مسکین لوگ تو اللہ رب العزت کے بڑے نیک بندے ہوتے ہیں۔۔۔وہ محنت کرتے ہیں اللہ سے اپنی تاریں جوڑتے ہیں۔۔۔اور پھر اللہ انھیں ڈھیروں ڈھیر خوشیاں،کامرانیاں،اور دولت کے ساتھ اپنی محبت سے بھی نوازتا ہے۔۔۔لائک مسٹر فارس۔۔۔۔مگر افسوس صارم تم نے غلط روش اختیار کی۔۔۔فارس دارالامان میں پلنے والا ایک یتیم مسکین بچہ ہے جس نے نیک نیتی،سچائی،اور اللہ کی بندگی کو اپنایا دوسروں سے ہمدردی کا جذبہ ہی تھا جو اسے آج بلندیوں تک لے آیا۔۔۔اور تمھارے اندھے لالچ،دولت کی حوس نے تمھیں آج کٹہرے میں لا کھڑا کیا افسوس صد افسوس۔۔۔میں تمھیں معاف کر دیتی اگر کہ تم میرے پیرنٹس کے قاتل نہ ہوتے شکریہ!کومل نے سرد آہ بھری اور کٹہرے سے نکل گئی۔۔۔۔"

"یہ عدالت تمام گواہوں اور ثبوتوں کی روشنی میں صارم تیمور کو دو بے گناہ افراد کو بے دردی سے قتل کرنے کے جرم میں دفع 302 کے تحت سزائے موت کی خبر سناتی ہے اور پولیس کو حکم دیتی ہے کہ کل کا سورج طلوع ہونے سے پہلے ہی صارم کو پھانسی پہ لٹکا دیا جائے۔۔۔اس کے ساتھ ساتھ عدالت یہ حکم بھی صادر فرماتی ہے کہ کومل بشارت کی تمام جائیداد ان کے نام پہ ٹرانسفر کی جائے۔۔۔اور اس قتل میں ملوث آصف ڈوگر کو دس سال کی قید بامشقت کی سزا سناتی ہے۔۔۔عدالت کا وقت ختم ہوا۔۔۔جج چشمہ آنکھوں پہ لگاتے اٹھ گیا۔۔۔"

"وہ مسکراتی ہوئی فارس کے ساتھ چلتی آ رہی تھی جب اس کے عقب میں اس نے قدموں کی چاپ سنی مڑ کر دیکھا تو انسپکٹر احمد صارم کو لے کر اس کی جانب بڑھ رہا تھا۔۔۔"

"مادام کومل اس کی آخری خواہش کی تکمیل کی صورت میں ہم اسے یہاں لے آئے۔۔۔یہ آپ سے کچھ کہنا چاہتا ہے۔۔۔بول کمینے جو بھی کہنا ہے جلد کہہ۔۔۔انسپکٹر احمد نے غصے سے کہا۔۔۔"

"کوم۔۔۔کومل مجھے معاف کر دینا ہو سکے تو۔۔۔تم نے میری آنکھیں کھول دی پر اب تو دیر ہو چکی ہے۔۔۔صارم نے ہتھ کڑی میں جکڑے لرزتے ہاتھ اس کے سامنے جوڑے اس کی آنکھیں بھیگی ہوئی تھی۔۔۔کومل کی نگاہ اس کی انگلیوں پر پڑی جو ناخنوں سے عاری تھی۔۔۔تو درد کی آخری شدت سے گزرا تھا وہ کومل کو جھرجھری آ گئی۔۔۔"

"میں نے تمھیں معاف کیا اس گناہ کے لیے جو تم نے مجھ پر ظلم کر کے سر انجام دیا۔۔۔اور ڈیڈ مام کے قتل کی سزا تم کل پا لو گے۔۔۔میں اللہ سے تمھاری مغفرت کی دعا کروں گی۔۔۔ہمیشہ! کہتی وہ پلٹ گئی۔۔۔"

"صارم نے ایک زخمی نگاہ دور جاتی کومل کی پشت پہ ڈالی اور انسپکٹر کے ہمراہ چل پڑا۔۔۔۔"

"فارس ہم قبرستان چل سکتے ہیں؟ آج مام ڈیڈ سے ملنا چاہتی ہوں بتانا چاہتی ہوں کہ ان کا مجرم اپنے انجام کو پہنچ گیا اور ان سے معافی مانگنا چاہتی ہوں اپنی نافرمانی کی وہ سڑک پر کسی غیر مرئی نقطے کو گھورتی ہوئی بولی۔۔۔۔"

"ہمم! وائے ناٹ فارس مسکراتے ہوئے گاڑی کی جانب بڑھ گیا۔۔۔۔"

"فارس نے کومل کے پیرنٹس کی قبر پہ فاتحہ پڑھی اور پھر پیچھے ہٹ گیا وہ کومل کو وقت دینا چاہتا تھا تنہا وقت تاکہ وہ اپنے دل کا بوجھ ہلکا کر سکے۔۔۔۔"

"ماما بابا میں آپ کے مجرم کو آج انجام تک پہنچا آئی۔۔۔ بابا میں آپ کی بات مان لیتی تو شاید آج آپ میرے درمیان ہوتے مگر شاید قدرت کو یہی منظور تھا ہو سکے تو مجھے معاف کر دیجیے گیا۔۔۔ وہ کتنے ہی پل ہاتھوں میں منہ گرائے سسکتی رہی پھر اٹھ کے فاتحہ پڑھی اور گلاب کے پھول قبروں پر ڈالتی واپس مڑی تو سامنے اسے فارس منتظر نظر آیا۔۔۔۔"

"ہاتھوں کی انگلیوں سے آنکھوں کے کنارے صاف کرتی وہ فارس کی جانب بڑھی۔۔۔ فارس آج میں بہت خوش ہوں ایک عجب سا بوجھ تھا لگتا تھا جو کسی پہاڑ کے نیچے دب چکا ہے پر آج پر سکون ہوں میں۔۔۔۔ لیکن پوری نہیں ادھوری ہوں میں وہ کیکر کے درختوں کے جھنڈ کی جانب دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔۔"

"تو پوری کیسے ہو گی۔۔۔؟ فارس نے بھنویں اچکائے۔۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

"کومل نے اپنا ہاتھ اس کی جانب بڑھایا۔۔۔فارس چند ثانیے اسے بغور دیکھتا رہا پھر اپنا ہاتھ اس کی ہتھیلی پہ رکھ دیا۔۔۔"

"ہاں اب مکمل ہو گئی ہوں میں۔۔۔اس نے مسکراتے ہوئے نگاہ آسمان کی جانب اٹھادی۔۔۔"

"تو چلیں مسز فارس، فارس نے بغور اس کی آنکھوں میں دیکھا۔۔۔"

"کومل مسکراتے ہوئے اس کے قدم کے ساتھ قدم ملا کر اس کا ہاتھ تھامے قبرستان سے نکلتی سڑک پر چلتی جارہی تھی۔۔۔"

"دیہ تم سمجھ کیوں نہیں رہی میری بات آئی ایم فالنگ ان لو ود یو۔۔۔ٹرائے ٹو انڈراسٹینڈ پلیز۔۔۔میکال نے ایک ایک لفظ پہ زور دیا۔۔۔"

www.kitabnagri.com

"میں سمجھ رہی ہوں پر میکال میں رافع سے محبت کرتی ہوں اور اس کی جگہ کسی اور کو ہرگز نہیں دے سکتی وہ سامنے پڑے پتھر کو ٹانگ سے ٹھوکر مارتی ہوئی بولی۔۔۔"

"یہ تمھارا حتمی فیصلہ ہے؟ میکال نے بغور اسے دیکھا۔۔۔"

"ہاں۔۔۔!وہ مختصر جواب دیتی نظریں چرا گئی۔۔۔"

"تم وہی غلطی دہرا رہی ہو۔۔۔تم خود جس درد سے گزر رہی ہو اسی سے مجھے بھی گزارنا چاہتی ہو دیہ۔۔۔اور تمھارا یہ فیصلہ سراسر غلط ہے۔۔۔تم مجھے اپنا کر میرا درد تو دور کرتی ہی۔۔۔خود بھی ایک محبت کرنے والے

متاع حیات کو پا کر اپنے درد اپنی تنہائی کو مٹا سکتی تھی مگر! جیسی تمھاری مرضی میکال نے شانے اچکائے اور پلٹ گیا دیہ اس کی پشت کو تکتی رہی۔۔۔"

"تم مجھے اپنا کر میرا درد تو دور کرتی ہی۔۔۔خود بھی مجھے اپنا کر ایک محبت کرنے والا متاع حیات پا کر اپنے درد اپنی تنہائی کو مٹا سکتی تھی مگر! جیسی تمھاری مرضی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میکال کا جملہ دیہ کے کانوں میں گونج رہا تھا۔۔۔وہ بے چینی سے کروٹیں بدل رہی تھی۔۔۔۔تم پھر وہی غلطی دہرا رہی ہو۔۔۔۔۔تمھارا یہ فیصلہ سراسر غلط ہے۔۔۔۔۔۔آآآآآآ....!وہ اپنے کانوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے چیخی۔۔۔۔"

"کتنے ہی لمحے وہ میکال کو سوچتی رہی۔۔۔آخر اس نے فیصلہ کر ہی لیا۔۔۔"

"میکال تم مجھ سے صبح ملنے کے لیے چناب کے کنارے پہنچو۔۔۔میں پہنچ جاؤں گی مجھے تم سے ایک ضروری بات کرنی ہے۔۔۔"

"ایسی بھی کیا بات ہے جو چناب کنارے کھڑے ہو کر کرنی ہے۔۔۔وہ حیران ہوا۔۔۔"

"یہ وہیں بتاؤں گی۔۔۔اچھا اب فون رکھتی ہوں۔۔۔کہتے ہوئے دیہ نے کال بند کر دی۔۔۔"

"صبح اس کی آنکھ کھلی تو گھڑی صبح کے نو بجا رہی تھی۔۔۔اوہ مائی گاڈ!وہ چیخی اور جھٹکے سے اٹھ کے واشروم کی جانب لپکی۔۔۔اگلے پندرہ منٹ کے اندر وہ بالکل تیار تھی۔۔۔بیگ اٹھائے وہ باہر بھاگی۔۔۔"

"دیہ کہاں جا رہی ہو؟ناشتہ تو کرتی جاؤ ثوبانہ بیگم نے اسے آواز دی۔۔۔۔"

"آکر بتاؤں گی۔۔۔!وہ عجلت میں کہتی دہلیز پار کر گئی۔۔۔"

"عجیب ہے یہ لڑکی بھی ثوبانہ نے شانے اچکائے۔۔۔"

"میکال گھڑی پر نظر دوڑاتے بے چینی سے یہاں وہاں ٹہل رہا تھا۔۔۔ کیا اس نے مجھے پاگل بنایا؟ نہیں نہیں ایسی تو نہیں ہے وہ۔۔۔ میکال نے خیال جھٹکا اور دائیں جانب رخ پھیرا تو وہ اسے سامنے آتی دیکھائی دے رہی تھی ہوا سے دیہ کے کمر تک آتے بال اڑ رہے تھے۔۔۔"

"سوری!لیٹ آنکھ کھلی تمھیں ویٹ کرنا پڑا ہو گا دیہ نے پھولے سانس کو بحال کیا۔۔۔"

"ارے نہیں۔۔۔ کہو کیا بات تھی میکال نے دریا میں کھڑی کشتی کی جانب نگاہ دوڑائی۔۔۔"

"اتنی بھی کیا جلدی ہے۔۔۔ آؤ نا وہاں بیٹھ کے بات کرتے ہیں۔۔۔ دیہ اس کا ہاتھ کھینچتے ہوئے سیاحوں کے لیے پڑے مخصوص بینچوں کی جانب لے آئی۔۔۔"

"میکال ایک بینچ کی دائیں جانب والی کرسی کھینچ کر بیٹھا۔۔۔"

"ہوں!تم نے کہا کہ میرا فیصلہ سراسر غلط ہے پھر میں نے بھی سوچا تو محسوس کیا کہ واقع ہی غلط ہے۔۔۔ اور ویسے بھی کہتے ہیں نا شادی اس سے کرو جو تمھیں چاہتا ہے نہ کہ اس سے جسے تم چاہتے ہو۔۔۔ کیونکہ تمھیں خوش وہی رکھ سکتا ہے ایم رائٹ؟ دیہ اس کے سامنے والی کرسی پر بیٹھتے ہوئے بولی۔۔۔"

"یس رائٹ۔۔۔!تو فائنلی تم دیہ میکال بننے کے لیے تیار ہو گئی۔۔۔ میکال مسکراہٹ دباتے ہوئے بولا۔۔۔"

"ہاں پر ایک شرط ہے میری۔۔۔دیہ اٹھ کے چناب کے کنارے آئی۔۔۔۔"

"کیسی شرط؟ وہ عجلت میں اٹھا اور اس کے عقب میں آ کھڑا ہوا۔۔۔۔"

"تم مجھے کبھی رافع سے محبت کرنے سے نہیں روکو گے۔۔۔وہ شخص میرے دل میں ضرور رہے گا۔۔۔۔وہ میرا اچھا دوست رہے گا بس تم کبھی شک کی نگاہ سے نہیں دیکھو گے کیا ایسا کر سکتے ہو تم؟ دیہ پلٹی۔۔۔۔"

"ہاں کبھی شک نہیں کروں گا۔۔۔میں یہ جانتا ہوں کہ رافع زائرہ سے محبت کرتا ہے اور محبت بھی ایسی کہ جس میں وہ زائرہ کی موت کی جھوٹی خبر پر مہینوں صدمے میں رہا۔۔۔اور موقع آتا تو میں بھی یہ کر گزرتا۔۔۔ میکال نے ہونٹ ڈانت تلے دبایا۔۔۔۔"

"میکال۔۔۔۔مطلب تم چاہتے ہو میں تہخانے میں بند ہو جاؤں میں نہیں کروں گی تم سے بات وہ چہرے پہ بناوٹی ناراضگی کے تاثرات لیے لہروں کی جانب بھاگی۔۔۔اس کے پاؤں ٹخنوں سے اوپر تک پانی میں ڈوب چکے تھے وہ ہنستی ہوئی بھاگتی جا رہی تھی کہ ایک لہر زور سے آئی۔۔۔اس سے پہلے کے پانی کی لہر اسے اپنے ساتھ لے جاتی میکال نے آگے بڑھ کے اسے تھام لیا۔۔۔پاگل ہو؟ میکال نے خفگی سے کہا۔۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ششش! دیہ نے اس کے لبوں پہ اپنی انگشت شہادت رکھ دی۔۔۔پاگل ہوں یا دیوانی جو بھی ہوں اب سے صرف تمھاری ہوں دیہ اس کی آنکھوں میں بغور دیکھتے ہوئے مسکرائی جواباً میکال بھی مسکرا دیا۔۔۔۔"

"عدالت لگ چکی تھی زائرہ رافع علی الوینہ سکینہ اور وکیل کے ہاں موجود تھی۔۔۔۔"

"دوسری جانب ان کی مخالف سمت میں زرناب لیلہ خان اور گل جہاں موجود تھی اپنے وکیل کے ہمراہ۔۔۔۔"

"زائرہ حسرت بھری نگاہوں سے ماں کو تک رہی تھی کہ جج صاحب کی آواز اس کی سماعت سے ٹکرائی۔۔۔"

"جی مسٹر چیمہ آپ اپنی معقلہ کے بارے میں کیا دلائل پیش کرنا چاہیں گے؟ جج نے بغور مسٹر چیمہ کو دیکھا۔۔۔۔"

"جج صاحب سبین خان جو میری معقلہ کے رشتے میں سگے بھائی ہیں جنہوں نے زائرہ خان کو لفظ عزت کے نام پر آٹھ مہینے تہخانے میں بند رکھا، اس دوران کھانے کی کم فراہمی، لباس کی قلت سمیت کئی دکھوں سے میری معقلہ کو گزرنا پڑا، جو شاید اس کے دل میں گہرا گھاؤ ڈال گئے، جج صاحب میں آپ سے ریکوئسٹ کرتا ہوں کہ میری معقلہ کو انصاف دیا جائے ان کی تکلیف کا ازالہ کیا جائے، میرے گواہان میں فرسٹ سکینہ ہے جو زبان سے عاری ہے جنہیں زائرہ کی نگرانی پہ مبعوث رکھا گیا تھا، اس کے علاوہ سبتین خان اور ان کے بیٹے کی زائرہ کی موت کی پھیلائی گئی جھوٹی خبر نے میری معقلہ کے شوہر رافع کبیر کو کومے کی حالت تک پہنچا دیا جس کے گواہ رافع کے یہ دوست علی اور الوینہ ہیں اور ڈاکٹر طاہر حمید۔۔۔ بس یہی کہنا تھا شکریہ! وکیل نے ڈاکٹر کی جانب اشارہ کر کے بات مکمل کی۔۔۔"

"جج صاحب ہم بھی گواہی دیں گے۔۔۔ کورٹ کے دروازے کے سامنے کھڑے گاؤں کے لوگ۔۔۔۔"

"ہوں! کہو جج صاحب نے آہستگی سے کہا۔۔۔۔"

"جج صاحب یہ مجرم ہیں انہوں نے نا صرف زائرہ بی بی پر بلکہ ہم پر بھی بیش بہا ظلم کیے۔۔۔ جج صاحب انصاف کیجیے ایک بوڑھا آدمی ہاتھ جوڑتے ہوئے بولا۔۔۔۔ ہاں جج صاحب انصاف کیجیے۔۔۔ پوری ریلی بلند آواز میں کہنی لگی۔۔۔۔"

"آرڈر آرڈر۔۔۔!جی مسٹر کھنا آپ کچھ کہنا چاہیں گے اپنے معقل کی صفائی میں جج صاحب نے سبین خان کے وکیل کی جانب دیکھا۔۔۔"

"سبین خان کے وکیل نے ثبوت اور گواہ تو پیش کیے مگر وہ اتنے ٹھوس نہیں تھے جتنے زائرہ کے تھے۔۔۔"

"جج صاحب کچھ دیر سوچنے کے بعد بولے۔۔۔"

یہ عدالت تمام گواہوں اور ثبوتوں کو مد نظر رکھتے ہوئے سبین خان کو حراست کے جرم میں پندرہ سال کی قید بامشقت سناتی ہے، اور پولیس کو حکم دیتی ہے کہ سبین کو فوری طور پر گرفتار کر لیا جائے۔

رکیں!جج صاحب اس نے ہاتھ سے اشارہ کیا اور عجلت میں کٹھرے کی جانب بڑھی۔ میں نے سبین خان کو معاف کیا اس لیے نہیں کہ یہ میرا بھائی ہے اس لیے کہ یہ میری دوست کا میری کزن کا میری بہن کا شوہر ہے، میں اسے روزانہ تھانوں کے چکر کاٹتے ہوئے نہیں دیکھ سکتی نہ کونوں کھدروں میں چھپ کر روتے ہوئے دیکھ سکتی ہوں، کیونکہ میں خود اس درد سے واقف ہوں۔

میں آپ سے درخواست کرتی ہوں کہ سبین خان کو باعزت بری کر دیا جائے۔ میرا یہ خاندان جو عورت کو عزت کا معیار خیال کرتا ہے در حقیقت عورت کو جوتی کی نوک پہ بھی نہیں لکھتا پر میں ایسی بالکل نہیں ہوں میں مرد کی حقیقی معنوں میں عزت کرتی ہوں اس لیے بھی انھیں معاف کر دیا۔ میں امید کرتی ہوں تاریخ میں نہ وہاں کوئی پینو عزت کے نام پہ قتل ہو گی اور نہ کسی زائرہ کو مہینوں تہخانے میں بند رہنا پڑے گا۔ تہخانے کے نام پر اس کو جھرجھری آ گئی نم آنکھوں کے کنارے صاف کرتی وہ کٹھرے سے نکل گئی۔

سارے کورٹ میں تالیوں کی آوازیں گونجنے لگی سبین خان نے نگاہیں جھکا لی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

عدالت ختم ہو چکی تھی لوگ باہر نکل رہے تھے وہ رافع اور سبھی دوستوں کے ہمراہ چلتے ہوئے گاڑی کی جانب بڑھ رہی تھی۔۔۔اب خوش ہو نا زائرہ اپنے فیصلے سے مطمئن تو ہو نا؟ الوینہ نے اس کے ساتھ چلتے ہوئے پوچھا ۔۔۔۔"

"ہاں میں بہت خوش ہوں وہ لبوں پہ مسکراہٹ لیے بولی۔۔۔۔"

"گڈ! رافع سنا تم نے تمھاری بیوی بہت خوش ہے اس خوشی میں پارٹی تو بنتی ہے نا علی نے زور سے کہا۔۔۔"

"آ گئے پھر اپنی روش پہ۔۔۔۔لیکن اپنی زائرہ پہ تو یہ جان بھی قربان پارٹی تو بہت معمولی ہے۔۔۔رافع نے زائرہ کو جانچتی نظروں سے دیکھا۔۔۔۔"

"سب کھکھلا کے ہنس پڑے۔۔۔۔"

"بات سنو۔۔۔وہ جانی پہچانی آواز پہ رکی اور پلٹی تو سبین خان کو فیملی سمیت ان کی جانب بڑھتے ہوئے پایا ۔۔۔۔"

"جی بھائی جان۔۔۔زائرہ نے خوش دلی سے کہا۔۔۔۔"

"ہو سکے تو مجھے معاف کر دینا میری بہن۔۔۔۔میں مجرم ہوں تمھارا۔۔۔پر میرا وعدہ ہے وہاں اب کوئی پینو قتل یا زائرہ قید نہیں ہو گی سبین کی آنکھوں میں نمی اتر آئی سبین نے ہاتھ جوڑے۔۔۔۔"

"نہیں بھائی جان مجھے شرمندہ تو مت کریں زائرہ نے سبین کا ہاتھ تھام کر ہتھیلی کی پشت پہ اپنے ہونٹ رکھ دیے ۔۔۔میں نہیں آپ سے خفا دعا ہے آپ صدا مسکراتے رہیں۔۔۔"

"ہو سکے تو میری بہن کو خوش رکھنا۔۔۔بلکہ ضرور رکھنا ورنہ۔۔۔۔!سبین رافع سے بغل گیر ہوتے ہوئے بولا۔۔۔"

"ورنہ کیا؟رافع نے سبین سے الگ ہوتے ہوئے پوچھا۔۔۔"

"ورنہ تہخانے میں بند کر دوں گا۔۔۔وہ مسکرایا۔۔۔"

"ہاہاہاہاہا۔۔۔!سب نے باآواز بلند قہقہہ لگایا۔۔۔"

"سب سے ملتی زائرہ رافع کے سنگ گاڑی میں بیٹھ کے چلی گئی تھی۔۔۔خان فیملی خوشی خوشی گھر لوٹ گئی تھی ۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

....After One Month....

ڈائننگ ٹیبل پر سارہ بیگم کبیر صاحب رافع اور زائرہ موجود تھے۔۔۔سکینہ نے ناشتے کے لوازمات میز پر رکھتے ہوئے سارہ بیگم سے اشاروں میں کچھ کہا جس کو زائرہ نے لفظوں کی شکل دی "بی بی جی آپ تو دن بہ دن پیاری سے پیاری ہوتی جارہی ہیں کیا بات ہے"۔

"رکو....!تم بھی رافع جیسی ہوتی جا رہی ہو۔۔۔میں نہیں بولوں گی تم سے سمارہ نے منہ بنایا تو سکینہ سمیت سب کھکھلا کے ہنس پڑے۔۔۔اب دکھ پھر سے کہیں نہیں تھا کہیں بھی نہیں۔۔۔وہ آزمائش سے نکالے جا چکے تھے۔۔۔اللہ کی رحمتوں کی بارش تھلے ہنستا مسکراتا ملک خاندان۔۔۔"

"۔۔۔ختم شدہ۔۔۔"

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

Posted on Kitab Nagri

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Writers .Official

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp No : 0316-7070977